

اللہ کی رحمت کا خزانہ

مجموعہ وظا یا زیدہ سورہ

مترجم عربی اردو

قرآن حکیم کی منتخب تفسیر اور ان کے فضائل و افعال کا ذکر اور ان کا طریقہ
تج و تحریک کے فضائل و مسائل اور شریف اور مسنون اور مشہور اور نادر و نایاب

ترتیب

جناب لانا نذیر احمد صاحب نقشبندی مجددی

ادارہ السالکین لاہور

لاہور کراچی

طبع اول : ۱۴۰۹ھ
 باہتمام : اشرف برادرزہ لاہور
 پریس : ارشد سلمان وہاب پرنٹرز لاہور
 قیمت :

ادارۃ اشرف برادرزہ پبلشرز اینڈ کمپیوٹرز

☆ ممبران روڈ
 مرکز آرڈو بازار، کراچی ۷۴۱۰۱

☆ ۱۰۰۔ اندری روڈ، پاکستان
 آفس ————— ۶۳۵۲۵۵ - ۶۳۵۲۹۱

☆ روڈ ۲۴ شیشا، ایل روڈ ۷۵۰۰۰
 فون ۶۳۳۱۳۱، فیکس ۶۳۳۱۳۵ - ۶۳۳۱۳۰

فہرست مندرجات

۵۲	سورۃ کافرون	۷	ابستدائیہ
۵۳	سورۃ اخلاص	۱۰	فضائل سورۃ فاتحہ
۵۳	سورۃ فلق	۱۰	فضائل سورۃ کہف
۵۴	سورۃ الناس	۱۱	فضائل سورۃ یٰسین
۵۵	فضائل آخری آیات سورۃ بقرہ	۱۱	فضائل سورۃ الرحمن
۵۶	فضائل آیتہ الکرسی	۱۲	فضائل سورۃ واقعہ
۵۸	فضائل نماز	۱۳	فضائل سورۃ ملک
۵۹	نماز اشراق کی فضیلت	۱۳	فضائل سورۃ الزلزال
۵۹	نماز چاشت کی فضیلت	۱۴	فضائل سورۃ کافرون
۵۹	نماز آدابین کی فضیلت	۱۴	فضائل سورۃ اخلاص
۶۰	نماز تہجد کی فضیلت	۱۵	فضائل سورۃ فلق و سورۃ الناس
۶۰	نماز استخارہ کی فضیلت	۱۷	سورۃ فاتحہ
۶۲	نماز حاجت کی فضیلت	۱۸	سورۃ کہف
۶۳	فضائل نماز جمعہ	۳۳	سورۃ یٰسین
۶۳	نماز توبہ کی فضیلت	۴۰	سورۃ الرحمن
۶۴	فضائل قرآن شریف	۴۴	سورۃ واقعہ
۶۶	حج بیت اللہ شریف	۴۸	سورۃ ملک
۶۶	فضیلت حج	۵۲	سورۃ الزلزال

۹۰	طواف زیارت	۶۷	طریقہ حج
۹۱	[گیا رہیں بارہویں اور تیرہویں تاریخ میں حجرات کی رمی]	۶۸	مسجد حرام میں داخل ہونے کے آداب
۹۲	طواف وداع	۶۸	طواف کرنے کا طریقہ
۹۳	نقشہ افعال حج	۷۲	اضطباع اور رمل
۹۵	فضائل عمرہ	۷۳	طواف کی دعائیں
۹۶	فضیلت طواف	۷۳	پہلے چکر کی دُعا
۹۷	زیارت مدینہ منورہ	۷۴	دوسرے چکر کی دُعا
۹۹	مسجد نبوی میں داخلہ	۷۵	تیسرے چکر کی دُعا
۹۹	حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو دو سلام	۷۶	چوتھے چکر کی دُعا
۱۰۰	حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سلام	۷۸	پانچویں چکر کی دُعا
۱۰۱	حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام	۷۹	چھٹے چکر کی دُعا
۱۰۲	ریض الجنۃ میں ستونہ بٹے رحمت	۸۰	ساتویں چکر کی دُعا
۱۰۴	مسجد نبوی میں نماز کا ثواب	۸۱	دُعا مقام ابراہیم
۱۰۵	درود شریف	۸۲	دُعا مقام ملتزم
۱۰۶	فضائل درود شریف	۸۳	دُعا زم زم
۱۱۰	نام غلام دُشمنی کے خاص فضائل	۸۴	سعی کرنے کا طریقہ
۱۱۲	دُشمنی کے لئے کثرتِ رزق	۸۵	۷۔ ذوالحجہ کے احکام
۱۱۳	[درود شریف برائے حفاظت بمبج آفات و بلیات]	۸۵	۸۔ ذوالحجہ کے احکام
۱۱۳	[درود شریف برائے زیارت حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم]	۸۵	۹۔ ذوالحجہ کے احکام
۱۱۶	دُعا مانگنے کی فضیلت	۸۷	۱۰۔ ذوالحجہ کے احکام
		۸۸	مریضوں اور عورتوں کی رمی کا وقت
		۸۹	ذبح
		۹۰	حلق

۱۲۹	گھر سے باہر جاتے وقت کی دعا	۱۲۱	حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی صبح و شام کی دعائیں
۱۳۰	کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دعا	۱۲۲	ہر زمانے کے بعد کی دعا
۱۳۰	مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دعا	۱۲۲	مجلس کا کفارہ
۱۳۱	اگر کسی ملاک ڈیو تو یہ دعا پڑھیں	۱۲۳	پھوڑا پھنسی اور زخم کے لیے دعا
۱۳۱	ننانوے بیماریوں کی دعا	۱۲۳	عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے والوں کے لیے حضور کی دعا
۱۳۱	مدینہ منورہ میں وقفا اور شہاد کی دعا	۱۲۳	اس دعا کے پڑھنے سے خوشی نصیب ہو
۱۳۲	برائے دفع جن و شیاطین و سحر	۱۲۴	بیت اٹھلا میں جانے اور آنے کی دعا
۱۳۸	برائے حصول حفظ و امان	۱۲۴	رات کو سونے کے وقت کی دعا
۱۴۰	وہ ذکر جس کی فضیلت کسی بھی وقت اور سب کے ساتھ مخصوص نہیں	۱۲۵	سید الاستغفار
۱۴۲	کلمہ توحید کی فضیلت	۱۲۶	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے
۱۴۲	کلمہ شہادۃ کی فضیلت	۱۲۶	قرضا اور فراخی رزق کی دعا
۱۴۸	تسبیح و تحمید کی فضیلت	۱۲۶	دنیا اور آخرت کے غموں کے لیے
۱۵۵	صلوۃ الیسح کا طریقہ اور ثواب	۱۲۷	موت کے علاوہ ہر چیز سے حفاظت
۱۵۹	لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت	۱۲۷	نیند میں ڈر جانے کی دعا
۱۶۰	رضیت باللہ کی فضیلت اللہ سے عہد پیمان	۱۲۷	درو کے لیے دعا
۱۶۲	اللہ تعالیٰ کی حمد کا ایک اور طریقہ	۱۲۷	سو کر اٹھنے کی دعا
۱۶۳	استغفار اور اس کی فضیلت	۱۲۸	وضو کے وقت کی دعا
۱۶۰	استغفار کا طریقہ	۱۲۸	کسی خاص شخص یا گروہ سے خوف کے وقت کی دعا
۱۶۳	اللہ تعالیٰ کے ذکر کی فضیلت کا بیان	۱۲۹	پریشانی اور گھبراہٹ کی دعا
۱۸۴	اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی کا بیان	۱۲۹	شب قدر کی دعا
۱۸۶	چہل احادیث نبوی		

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضور علیہ السلام تشریف لائے میں نے آپ کے چہرہ مبارک سے پہچان لیا کہ آپ کو کوئی اہم چیز پیش ہے۔ آپ نے وضو فرمایا اور کسی سے بات نہ کی میں حجرہ سے چمٹ کر کھڑی ہو گئی کہ میں سُنوں آپ کیا فرماتے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی تعریف فرمائی اور فرمایا اے لوگو! اللہ پاک تم سے فرماتا ہے بھلی بات کا لوگوں کو حکم دو، اور بُری بات سے روکو۔ اس سے پہلے کہ تم دُعا کرو اور میں تمہاری دُعا قبول نہ کروں۔ تم مجھ سے مانگو اور میں تم کو نہ دوں۔ تم مجھ سے امداد طلب کرو اور میں تمہاری امداد نہ کروں۔ ان کلمات سے زیادہ آپ نے کچھ نہ فرمایا اور ممبر سے اُتر آئے (مسلم شریف)

ف۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادِ عالی کا مطلب بالکل واضح ہے کہ اگر ہم

لوگوں کو دین کی طرف تسغیب دیں اور برائی سے روکیں جن میں سب سے پہلے ہمارے گھر کے بیوی بچے والدین عزیز و اقارب پڑوسی اور بعد میں تمام مسلمان شامل ہیں کہ اسی طرح حضور علیہ السلام

نے دعوت دین پہلے اپنے گھر سے شروع فرمائی اور بعد میں تمام دنیا کو دعوت دی اور برائی سے روکا۔ ہمارے بچے تمام بے حیائی کے کام کرتے ہیں۔ ہماری مائیں بہنیں بیوی بچیاں بے پردہ بازاروں میں پھرتی ہیں۔ کوئی نماز نہیں پڑھتا جس کے متعلق اللہ کریم نے بار بار قرآن شریف میں تاکید فرمائی اور حضور علیہ السلام ساری زندگی حتیٰ کہ جب حضور علیہ السلام دنیا سے تشریف لے جا رہے تھے تو آپ کے آخری الفاظ مبارک یہ تھے کہ الصَّلَاةُ الصَّلَاةُ نماز نماز، آخری سانس تک نماز کی پابندی کی تاکید فرماتے رہے۔ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اُس شخص کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں جس نے نماز نہ پڑھی۔ اللہ کریم نے قرآن شریف میں ارشاد فرمایا: "اے ایمان والو! بچو اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے" حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے سترگنا تیز ہے۔ تو برائیوں سے نہ روکنے اور نیکی کی طرف نہ بلانے کی نحوست یہ ہوگی کہ نہ ہماری دعائیں قبول ہوں گی اور نہ ہی ہماری مرادیں پوری ہوں گی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے گا۔

ہماری اس بد اعمالی کی وجہ سے بالکل اسی طرح ہمارے ساتھ ہو رہا ہے ہر جگہ مسلمان مصیبتوں پریشانیوں میں مبتلا ہیں اور ہر شخص اسی بات کا رونا روتا ہے کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ اللہ ہماری پریشانیاں دور نہیں کرتا۔ اللہ ہماری امداد نہیں کرتا، لیکن جس وجہ سے ہم پریشانیوں میں مبتلا ہیں اُس کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے ہیں چاہیے کہ ہم فوراً اللہ کریم کے حضور اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کریں اور آئندہ اللہ کریم کے احکام پر عمل کرنے کا پکا ارادہ کریں پھر دیکھیے کہ اللہ کریم ہماری تمام دعائیں قبول فرمادیں گے ہماری سب مرادیں پوری ہوں گی۔ اور اللہ کریم ہماری ہر طرح امداد فرمادیں گے۔ اُن کا وعدہ ہے اِنْ تَنْصُرُوا اللَّهَ يَنْصُرْكُمْ (ترجمہ: اگر تم اللہ کے

دین کی مدد کرو گے اللہ تمہاری مدد فرمائے گا) اسی غرض سے یہ قرآن شریف کی گیارہ سورتیں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مبارک دعائیں ترتیب دی ہیں کہ ہم سب مسلمان اس کو پڑھ کر اللہ کریم کے احکام عالیہ پر عمل کر کے اللہ کریم کو راضی کریں۔ اللہ کریم ہمارے حال پر اپنا خاص فضل فرمائیں۔ ہم سے درگزر فرمائیں اور ہمیں اپنی رضا مندی والے کاموں کی توفیق عطا فرمائیں۔ اور ناراضگی والے کاموں سے بچائیں آمین۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ
وَهُوَ حَسْبُنَا وَنِعْمَ الْوَكِيلُ :

ترجمہ : اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور توفیق کے بغیر کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طاقت نہیں اور وہی ہمارے لیے کافی ہیں اور وہی ہمارے کارساز ہیں :



دین کا دور رکھنے والے محیر حضرات کی خدمت میں عرض

یہ کتاب جس میں یازدہ سورہ شریف کے ساتھ حضور علیہ السلام کی پیاہنی دعائیں، متعلقات طریقیہ، فضائل و رُوح شریف، فضائل نماز وغیرہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کے غلاف ہیں کہ اس کا ہر گھر میں ہونا بحد ضروری ہے۔ اور حج کرنے والے حضرات بھی اس سے پورا نفع حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کتاب کی عام اشاعت کی اجازت ہے۔ اس کو زیادہ سے زیادہ چھپوا کر مفت تقسیم کریں، یہ صدقہ جاریہ ہے اپنے والدین، عزیز و اقارب کے ایصالِ ثواب کے لیے اس کی اشاعت کریں۔ انشاء اللہ بہت نفع ہوگا۔ لوگ اس میں حسد لیں، ان سب لوگوں کی کوششیں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں۔ آمین

فضائل سُورۃ فاتحہ

سُورۃ فاتحہ کو قرآنِ کریم میں بہت سی خصوصیات حاصل ہیں :
 اول یہ کہ قرآنِ کریم اسی سے شروع ہوتا ہے۔ نماز اسی سے شروع ہوتی ہے،
 اور نزول کے اعتبار سے بھی سب سے پہلی سُورۃ جو مکمل نازل ہوئی، یہی سُورۃ
 ہے۔ سُورۃ اِقرأ منزل۔ اور مدثر کی چند آیات ضرور اس سے پہلے نازل ہو چکی تھیں،
 مگر مکمل سُورۃ سب سے پہلے یہی نازل ہوئی۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ
 میں میری جان ہے کہ سُورۃ فاتحہ کی نظیر نہ تو رات میں نازل ہوئی نہ انجیل اور زبور میں،
 اور نہ خود قرآنِ کریم میں کوئی دوسری سُورۃ اس کی مثل ہے (رواہ ترمذی شریف)
 حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ سُورۃ فاتحہ ہر بیماری کی شفا ہے۔

ف: ہر مرض کے لیے سورۃ فاتحہ سات بار پڑھ کر پانی دم کر کے پلا دیں،
 اللہ کریم انشاء اللہ شفا عطا فرما دیں گے +

فضائل سُورۃ کہف

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
 ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے سُورۃ کہف کی پہلی دس آیات حفظ کر لیں، وہ دجال
 کے قبتہ سے محفوظ رہے گا۔ (مسلم شریف)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن سورت کھف پڑھے۔
 اُس کے قدم سے لے کر آسمان کی بلندی تک نور ہو جائے گا جو قیامت
 کے دن روشنی دے گا۔ اور پچھلے جمعہ سے اس جمعہ تک کے سب گناہ
 معاف ہو جائیں گے۔ (ابن کثیر)

فضائل سورت یسین

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

یسین قلب القرآن ہے یعنی قرآن کا دل ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورت یسین کو
 خالص اللہ تعالیٰ اور آخرت کے لیے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ اس کو
 اپنے مَرَدوں پر پڑھا کر وہ (نسائی شریف)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ
 جس مرنے والے کے پاس سورت یسین پڑھی جائے اس کی موت آسان ہو جاتی ہے۔
 اور یحییٰ بن کثیرؒ نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورت یسین پڑھے وہ شام تک
 خوشی اور آرام سے رہے گا اور جو شخص شام کو پڑھے وہ صبح تک خوشی میں رہے گا۔

فضائل سورت الرحمن

حضرت علیؓ کریم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے کہ ہر شے کے لیے زینیت ہے قرآن کی زینیت سورت الرحمن ہے (یعنی تشریف) ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورت الرحمن سورت واقعہ اور سورت حدید کے پڑھنے والے کو ایک فرشتہ آسمان وزمین کے رہنے والوں میں جنت الفردوس کا رہنے والا کہہ کر بکارت ہے اور فرمایا کہ جو شخص سورۃ الرحمن پڑھتا ہے گویا وہ اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا شکر ادا کرتا ہے :

فضائل سورت واقعہ

ابن کثیر نے بحوالہ ابن عساکر ابو ظبیہ سے یہ واقعہ نقل کیا ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مرض وفات میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیادت کے لیے تشریف لے گئے۔ حضرت عثمانؓ نے پوچھا مَا تَشْتَكِي (تمہیں کیا تکلیف ہے) تو فرمایا ذُنُوبِي (یعنی اپنے گناہوں کی تکلیف ہے۔ اللہ اللہ یہ ہے صواب کرم کا خوف خدا) پھر پوچھا مَا تَشْتَهِي (یعنی آپ کیا چاہتے ہیں) تو فرمایا رَحِمْتَ رَبِّي (میں اپنے رب کی رحمت چاہتا ہوں) پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے کسی طبیب کو بلاتا ہوں، تو فرمایا اَطِيبُ امْرَضَتِي (یعنی مجھے طبیب ہی نے بیا کر لیا ہے) پھر حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ میں آپ کے لیے بیت المال سے کوئی عطیہ بھیج دوں تو فرمایا - لَا حُلَاجَةَ لِي فِيهَا (مجھے اس کی کوئی حاجت نہیں) حضرت عثمانؓ نے فرمایا کہ عطیہ لے لیجئے وہ آپ کے بعد آپ کی لڑکیوں کے کام آئے گا۔ تو فرمایا کہ کیا آپ کو میری لڑکیوں کے بارے میں یہ فکر ہے کہ وہ فقر و فاقہ میں مبتلا ہو جائیں گی مگر مجھے یہ فکر اس لیے نہیں کہ میں نے اپنی لڑکیوں کو تاکید کر رکھی ہے کہ ہر رات سورت واقعہ پڑھا کریں کیونکہ میں نے

رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُنَّاتِهِ :

مَنْ قَرَأَ سُورَةَ الْوَاقِعَةِ كُلَّ لَيْلَةٍ
لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ أَبَدًا

جو شخص ہر رات میں سُورۃِ واقِعہ پھا کر لے گا
وہ کبھی فاقہ نہیں ہوگا (ابن ماجہ)

فَضَائِلُ سُورَةِ مُلْكٍ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا ہے المانعۃ المنجیۃ
تَجِیۡہُ مِنَ عَذَابِ الْقَبْرِ (ترجمہ: یہ سُورۃ عذاب کو، دکنے والی اور عذاب سے
نجات دینے والی ہے۔ یہ اپنے پڑھنے والے کو عذابِ قبر سے بچائے گی)۔ ترمذی شریف،
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ سُورۃ مُلْکِ ہر مومن کے دل
میں ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کتاب اللہ میں ایک سُورۃ ہے جس کی آیتیں تو
صرف تیس ہیں، قیامت کے روز اپنے پڑھنے والے کی اتنی شفاعت کرتی ہیں کہ اُس کی غفرت
نعمی باقی ہے ہر رات کو عشاء کی نماز کے بعد اس سُورۃ کو پڑھنا چاہیے :

فَضَائِلُ سُورَةِ الزَّلْزَلِ

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے قرآن کی کوئی جامع سُورۃ پڑھا
دیتے جسے پڑھا کر دل آپ نے اُس کو سُورۃِ اَزْزَلِزَلِ پڑھا دی اُس سے
فائدہ ہو گا اُس شخص نے عرض کیا قسم ہے اُس ذاتِ پاک کی جس نے آپ کو رسول بنا کر بھیجا۔
اُس سے زیادہ کچھ نہیں پڑھوں گا۔ پھر چلا گیا۔ آپ نے یہ سن کر دو مرتبہ فرمایا اس چپاے

آدمی نے فلاح پائی اس بیچارے آدمی نے فلاح پائی۔ اور ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ سورت الزلزال نصف قرآن کے برابر ہے : (ترمذی شریف)

فضائل سورت کافرون

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فجر کی سنتوں میں پڑھنے کے لیے دو سنتیں بہترین ہیں سوۃ کافرون اور سوۃ اخلاص (قل ھو اللہ) منہری بعض صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمیں کوئی دعا بتلادیجئے جو ہم سونے سے پہلے پڑھا کریں۔ آپ نے قل یا ایہا الکافرؤن پڑھنے کی تلقین فرمائی اور فرمایا کہ یہ سورت شرک سے برأت ہے : (ترمذی شریف)

فضائل سورت اخلاص

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا۔ کہ سب جمع ہو جاؤ میں تمہیں ایک تہائی قرآن سناؤں گا۔ جب صحابہ کرام جمع ہو گئے تو آپ تشریف لائے اور قل ھو اللہ احد پڑھی اور ارشاد فرمایا کہ یہ سورت ایک تہائی (یعنی تیسرا حصہ) قرآن کے برابر ہے، ائمہ شریف ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ مجھے اس سوۃ سے بڑی محبت ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس کی محبت نے تمہیں جنت میں داخل کر دیا۔ اور فرمایا کہ جو شخص سونے کے ارادہ سے بستر پر لیٹے اور پھر دائیں کروٹ پر لیٹ کر سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھ لیا کرے تو قیامت کے دن پروردگار عالم فرمائے گا اے میرے

ہند سے تو اپنی دائیں جانب کی جنت میں چلا جا۔ ۱: ابن کثیر

فضائل سُورۃ فلق و سُورۃ الناس

سُورۃ فلق اور سُورۃ ناس دونوں سُورتیں ایک ساتھ ایک ہی واقعہ میں نازل ہوئیں مگر ان میں نے ان دونوں سُورتوں کی تفسیر یکساں لکھی ہے اس میں فرمایا ہے کہ ان دونوں سُورتوں کے منافع و برکات اور سب لوگوں کو ان کی حاجت و ضرورت ایسی ہے کہ کوئی انسان ان سے مستغنی نہیں ہو سکتا۔ ان دونوں سُورتوں کو سحر نظر بد اور تمام آفات جسمانی و روحانی کے دور کرنے میں اذیہ فلیہم ہے اور حقیقت کو سمجھا جائے تو انسان کو اس کی ضرورت اپنے سانس اور کھانے پینے اور لباس سب چیزوں سے زیادہ ہے۔ اس کا واقعہ مسند احمد میں اس طرح ہے کہ :-

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کر دیا تھا جس کے اثر سے آپ بیمار ہو گئے۔ پھر اہل امین نے آپ کو اگر اطلاع دی کہ آپ پر ایک یہودی نے جادو کیا ہے اور جادو کا حمل جس چیز میں کیا گیا ہے وہ فلاں کنویں کے اندر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں آدمی بھیجے وہ جادو کی چیز کنویں سے نکال لائے۔ اُس میں گرہیں لگی ہوئی تھیں اللہ تعالیٰ نے یہ دونوں نازل فرمائیں۔ آپ ہر گرہ پر ایک ایک آیت پڑھ کر ایک ایک گرہ کھولتے رہے یہاں تک کہ سب گرہیں کھل گئیں اور آپ سے اپنا تک ایک بوجھ سا اتر گیا (ابن کثیر)

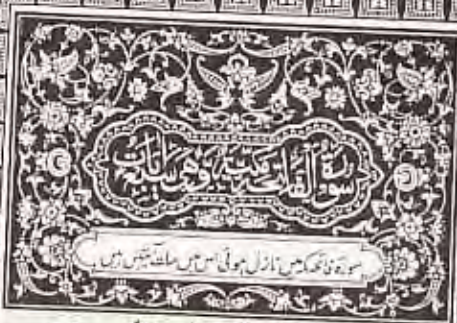
حضرت عائشہ صدیقہ فخرانی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کئی بیماری پیش آتی تو دونوں سُورتیں پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر دم کر کے سامنے بدن پر پھیر لیتے تھے۔ (ابن کثیر)

حضرت عبداللہ بن حبیب سے روایت ہے کہ ایک بار بارش اور سخت اندھیری تھی۔ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تلاش کرنے نکلے جب آپ کچھ پالیا تو آپ نے فرمایا کہ میں نے عرض کیا کیا کہوں؟

آپؐ نے فرمایا: قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ اور مَعُوذَتَيْنِ (یعنی قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) پڑھو جب صبح ہو اور جب شام ہو تین مرتبہ پڑھنا تمہارے لیے بہر تکلیف سے امان ہوگا (ترمذی شریف)

حضرت جبریلؑ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ جب سفر میں جاؤ تو وہاں تم اپنے سب فقار سے زیادہ خوش حال باہر جاؤ تو وہاں اسامان زیادہ ہو جائے گا انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بے شک میں ایسا چاہتا ہوں آپؐ نے فرمایا کہ آخر قرآن کی پانچ سورتیں سُورۃ کافرون، سُورۃ نصر، سُورۃ اخلاص، سُورۃ فلق، سُورۃ ناس پڑھا کرو اور ہر سورت کو بسم اللہ سے شروع کرو اور بسم اللہ ہی پر ختم کرو حضرت جبریلؑ فرماتے ہیں کہ اُس وقت میرا حال یہ تھا کہ سفر میں اپنے دوسرے ساتھیوں کے بالمقابل قلیل الزاد تھا۔ حال ہوتا تھا جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم پر عمل کیا میں بے بہر حال میں رہنے لگا۔ (مظہری)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ پھول لے کر آیا تو آپؐ نے پانی اور نمک منگوایا اور یہ پانی کانٹے کی جگہ پر لگاتے جاتے تھے اور قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ، قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ، قُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھتے جاتے تھے (مظہری)



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله الذي جعل هذه السورة فاتحة لكل صلاة

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ① الرَّحْمَنِ

سبحان الله الذي جعل هذه السورة فاتحة لكل صلاة

الرَّحِيمِ ② يَا أَيُّكَ نَعْبُدُ

نعمت رحمہ والا مالک روز جزا کا وہ تیری ہی پرستش کرتے ہیں

وَيَا أَيُّكَ نَسْتَعِينُ ③ اهْدِنَا الصِّرَاطَ

اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں ③ بتلا ہم کو

الْمُسْتَقِيمَ ④ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ⑤

سیدھی ⑤ راہ اُن لوگوں کی جن پر تو نے فضل فرمایا ⑤

غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ⑥

جن پر نہ غصہ ہوا ⑥ اور نہ وہ گمراہ ہوئے ⑥

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَعَشْرًا إِثْنَا عَشْرًا
 شروع ابتد کے نام سے جو یہ عمران نہایت تم والہ ہو اس میں ہیں اور بارہ رکوع

الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَهُ
 سب تعریف اللہ کو جس نے آدمی اپنے بند پر کتاب اور نہ رکھی اس میں

عَوَجًا ۱ قِيمًا لِيُنْذِرَ بَأْسًا شَدِيدًا لِّمَنْ لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ
 کچھ کجی و ٹیپک آدمی تاکہ ڈر سکے ایک سخت آفت کا اللہ کی طرف سے و اور خوشخبری دے ایمان لائے والوں کو
 الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْرًا حَسَنًا ۲ مَا كَثِيرٌ
 جو کرتے ہیں نیکیاں کہ ان کے لئے اچھا بدلہ ہے جس میں

فِيهِ أَبَدًا ۳ وَيُنْذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَدًا ۴ مَا لَهُمْ
 رہا کریں ہمیشہ و اور ڈرنا ہے ان کو جو کہتے ہیں اللہ رکھتا ہے اولاد و کچھ نہیں

بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِبَائِهِمْ كِبَرٌ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ
 ان کو اس بات کی اور نہ ان کے باپ دادوں کو کیا بڑی بات نکلتی ہے ان کے منہ سے

إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا ۵ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَفْسِكَ عَلَى آثَارِهِمْ
 سب سمجھو ہے جو کہتے ہیں و سو کہیں ٹوٹھونٹ ڈالے گا اپنی جان کو ان کے پیچھے

إِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفًا ۶ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى
 اگر وہ نہ مانیں گے اس بات کو پہنچا پہنچا کر ہم نے بنایا ہے جو کچھ

الْأَرْضِ زِينَةً لِّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۷ وَإِنَّا
 زمین پر ہے اس کی رونق تاکہ جانیں لوگوں کو کون ان میں اچھا کرتا ہے کام و اور ہم کو

لَجَعَلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيدًا جُرُزًا ۸ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ
 کرنا ہے جو کچھ اس پر ہے میدان چھانٹ کر و کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور

الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا ۹ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ
 کھوکھ کے رہنے والے ہماری قدروں میں عجب اچھا تھے و جب جا بیٹھے وہ جوان

إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ

پہلو کی کھوہ میں پھر بولے اے سب سے ہم کو اپنے پاس سے بخشش اور پوری کر دے

لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا ۝ فَضَرَبْنَا عَلَىٰ أَذَانِهِمْ فِي الْكَهْفِ سِنِينَ

ہمارے کام کی درستی چھوٹک دے ہم نے ان کے کان اس کھوہ میں چند برس

عَدَدًا ۝ ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَىٰ لِمَا لَبِثُوا

گنتی کے وقت پھر ہم نے ان کو اٹھایا کہ معلوم کریں دو فرقوں میں کس نے یاد رکھی ہے جتنی

أَمَدًا ۝ مَخْنُوقٌ عَلَيْهِمْ نَبَأُهُمْ بِالْحَقِّ ۖ إِنَّهُمْ فِتْيَةٌ آمَنُوا

مدت وہ ہے کہ ہم سناویں تجھ کو ان کا حال تحقیقی وہ کسی جوان ہیں کہ یقین لائے

بِرَبِّهِمْ وَزِدْنَاهُمْ هُدًى ۝ وَرَبَطْنَا عَلَىٰ قُلُوبِهِمْ إِذْ قَامُوا

اپنے رب پر اور زیادہ ہدی ہم نے ان کو سوجھ بوجھ اور گروہ دی ان کے دل پر کہ جب کھڑے ہوئے

فَقَالُوا رَبَّنَا رَبُّ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ لَنْ نَدْعُو مِنْ دُونِهِ لَمَّا

پھر بولے ہمارا رب ہے رب آسمان اور زمین کا نہ پکاریں گے ہم اس کے سوائے کسی کو مہمور

لَقَدْ قُلْنَا إِذَا شَطَطًا ۝ هَؤُلَاءِ قَوْمُنَا اتَّخَذُوا مِنْ دُونِهِ آلِهَةً

نہیں تو کہی ہم نے بات عقل سے دور کہ یہ ہماری قوم ہے ٹھہرائے انہوں نے اللہ کے سوائے اور مہمور

لَوْلَا يَأْتُونَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطَانٍ بَيِّنٍ فَمَنْ أَظْلَمُ مِنْهُمْ افْتَرَىٰ

کیوں نہیں لاتے ان پر کوئی سند کھلی پھر اس سے بڑا گندہ کار کون جس نے باغدا

عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝ وَإِذْ اعْتَزَلْتُمُوهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ إِلَّا اللَّهَ فَاوَا

اللہ پر جمع ہو گئے اور جب تم نے کنارہ کر لیا ان سے اور جن کو وہ مہمور تھے میں اللہ کے سوائے تو اب

إِلَى الْكَهْفِ يَنْشُرْ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ رَحْمَتِهِ وَيَهَيِّئْ لَكُمْ مِنْ أَمْرِكُمْ

ما مہمور اس کھوہ میں پھیلانے تم پر رب تمہارا کچھ اپنی رحمت سے اور بنا دے تمہارے واسطے تمہارے کام

مَرْفُوقًا ۝ وَتَرَى الشَّمْسَ إِذَا طَلَعَتْ تَزَّوُّرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ

میں آمٹ اور تو دیکھے دھوپ جب نکلتی ہے کج کر جاتی ہے ان کی کھوہ سے

الْيَمِينِ وَإِذَا غَرَبَتْ تَقَرُّضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِي فَجْوَةٍ

داہنے کو اور جب ڈوبتی ہے کھڑا جاتی ہے ان سے بائیں کو اور وہ میدان میں ہیں

مِنْهُ ذَلِكَ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ مَنْ يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِ وَمَنْ

اس کے یہ ہے اللہ کی قدرتوں سے جس کو راہ دیوے اللہ وہی آئے راہ پر اور جس کو

يُضِلُّ فَلَنْ تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُرْشِدًا ۝ وَتَحْسِبُهُمْ أَنْ يَنْقُطَ وَهُمْ

وہ بھلائے پھرتے رہتے اس کا کوئی رفیق راہ پر لائے والا نہیں اور تو سمجھتے وہ جاتے ہیں اور وہ

مَرْقُودٌ ۝ وَنَقَلِبُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ ۝ وَكَلْبُهُمْ

مورے میں اور گردش دلاتے ہیں ہم ان کو داہنے اور بائیں اور گھٹا ان کا

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيدِ لَوِ اطَّلَعْتَ عَلَيْهِمْ لَوَلَّيْتَ مِنْهُمْ

پسار رہا ہے اپنی بائیں پر جو کھٹ پر اگر تو جھانک کر دیکھے ان کو تو پیٹھ سے کر بھاگے

فِرَارًا ۝ وَلَمَلِئْتُ مِنْهُمْ رُعبًا ۝ وَكَذَلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا

ان سے اور بھڑکتے سمجھ میں ان کی دہشت و اداسی طرح ان کو جگا دیا ہم نے سزا پس میں پوچھنے

بَيْنَهُمْ ۝ قَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضُ

گئے ایک بولا ان میں کتنی دیر ٹھہرے تم بولے ہم ٹھہرے ایک دن یا ایک دن

يَوْمٍ ۝ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ۝ فَابْعَثُوا أَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ

سے کم بولے تمہارا رب ہی خوب جانے والی دیر تم رہے ہو اب بھیجو اپنے میں سے ایک کو یہ روپیہ دیکر

هَذِهِ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلْيَنْظُرْ أَيُّهَا أَزْكَى طَعَامًا فَلْيَأْتِكُمْ بِرِزْقٍ

اپنا اس شہر میں پھر دیکھے کونسا کھانا سستا ہے سولائے تمہارے پاس اس میں

مِنْهُ وَلْيَتَلَطَّفْ وَلَا يُشْعِرَنَّ بِكُمْ أَحَدًا ۝ إِنَّهُمْ إِنْ يَظْهَرُوا

سے کھانا اور نرمی سے جائے اور جتنا دے تمہاری خبر کسی کو نہ لوگ اگر خبر پائیں

عَلَيْكُمْ يَرْجُمُوكُمْ أَوْ يُعِيدُوكُمْ فِي مِلَّتِهِمْ وَلَنْ تُفْلَحُوا إِذَا

تمہاری پتھروں سے مار ڈالیں تم کو یا تو مائیں تم کو اپنے دین میں اور تب تو بھلا نہ ہو گا تمہارا

أَبَدًا ۲۰ وَكَذَلِكَ أَعِزَّنَا عَلَيْهِمْ لِيَعْلَمُوا أَنَّ وَعْدَ اللَّهِ حَقٌّ وَ

پہلی و اور اسی طرح خجہا ہر کردی ہر نے ان کی تاکہ لوگ جان لیں کہ اللہ کا وعدہ ٹھیک ہے اور

أَنَّ السَّاعَةَ لَا رَيْبَ فِيهَا إِذْ يَتَنَازَعُونَ بَيْنَهُمْ أَمْرُهُمْ فَقَالُوا

قیامت کے آنے میں وہو کر نہیں جب جھگڑ رہے تھے آپس میں اپنی بات پر فخر کرنے لگے

أَبْنُوا عَلَيْهِمْ بُنْيَانًا رَبُّهُمْ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ غَلَبُوا

بنائے ان پر ایک عمارت ان کا رب خوب جانتا ہے انکا حال بولے وہ لوگ جن کا

عَلَى أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَسْجِدًا ۲۱ سَيَقُولُونَ ثَلَاثَةٌ

کام غالب تھا ہم بنائیں گے انکی جگہ پر عبادت خانہ اب یہی کہیں گے دو تین ہیں

رَابِعُهُمْ كَلْبُهُمْ وَيَقُولُونَ خَمْسَةٌ سَادِسُهُمْ كَلْبُهُمْ رَجَا

چوتھا ان کا کتا اور یہ بھی کہیں گے وہ چھ ہیں پچھٹا ان کا کتا یہ وہی تھانہ دیکھتے

بِالْغَيْبِ وَيَقُولُونَ سَبْعَةٌ وَثَامِنُهُمْ كَلْبُهُمْ قُلْ رَبِّي أَعْلَمُ

چند چلانے والے اور یہ بھی کہیں گے وہ سات ہیں اور آٹھواں ان کا کتا تو کہ میرا رب خوب جانتا ہے

بَعْدَ تَبَهُمَ مَا يَعْلَمُهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ ۲۲ فَلَا تُنَارِفْ فِيهِمْ إِلَّا مَرَاءً

ان کی گنتی ان کی خبر نہیں رکھتے مگر چھوڑ سے لوگ سہمت جھگڑا انکی بات میں مگر سرسری

ظَاهِرًا وَلَا تَسْتَفْتِ فِيهِمْ مِنْهُمْ أَحَدًا ۲۳ وَلَا تَقُولَنَّ لِشَايٍ

جھگڑا اور مت تحقیق کر ان کا حال ان میں کسی سے مت اور نہ کہنا کسی کام کو

إِنِّي فَاعِلٌ ذَلِكَ غَدًا ۲۴ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللَّهُ ۲۵ وَادْكُرْ رَبَّكَ إِذَا

کہیں یہ کرونگا کسل کو شکر یہ کہ اللہ چاہے اور یاد کرے اپنے رب کو جب

نَسِيتَ وَقُلْ عَسَى أَنْ يَهْدِيَنِّي رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَذَا رَشَدًا ۲۶

بھول جائے اور کہ امید ہے کہ میرا رب مجھ کو دکھلائے اس سے زیادہ نزدیک راہ کی کٹ

وَكَيْتُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ۲۷ قُلْ

اور وہ تھوڑی سی اپنی کچھو میں تین سو برس اور ان کے اوپر نوٹ تو کہ

اور وہ تھوڑی سی اپنی کچھو میں تین سو برس اور ان کے اوپر نوٹ تو کہ

اللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثُوا لَهُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ أَبْصَرَهُ

التدخرب جانشاہ جتنی مدت ان پر گزری اسی کے پاس میں جیسے بھید آسمان اور زمین کے کیا عجیب دیکھتا

وَاسْمِعْ مَا لَهُمْ مِّنْ دُونِهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلَا يُشْرِكُ فِي حُكْمِهِ أَحَدٌ ۝۱۶

اور سنا ہے وہ کوئی نہیں بندوں پر اس کے سوائے غبار اور نہیں شریک کرتا اپنے حکم میں کسی کو

وَإِن لِّمَّا أَوْحَىٰ إِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَ

اور پڑھ جو وحی ہوئی تجھ کو تیرے رب کی کتاب سے کوئی بدلنے والا نہیں اسکی باتیں اور

لَنْ يَجْعَلَ مِنَ دُونِهِ مُلْتَحَدًا ۝۱۷ وَأَصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ

کس نے نہ پائے گا تو اس کے سولے چھینے کو جگہ و اور رو کے رکھ اپنے آپ کو ان کے ساتھ جو

يَدْعُونَ رَبَّهُمْ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيدُونَ وَجْهَهُ وَلَا تَقْدُ

پکارتے ہیں اپنے رب کو صبح اور شام طالب ہیں اس کے منہ کے دل اور دھڑکیں

عَيْنُكَ عَنْهُمْ تُرِيدُ زِينَةَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَلَا تُطِعْ مَنْ أَغْفَلْنَا

تیری آنکھیں انکو چھوڑ کر تلاش میں رونق فدا گانی دنیا کی دل اور دکھانا اسکا جس کا دل غافل کیا

قَلْبَهُ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ أَمْرُهُ فُرُطًا ۝۱۸ وَقُلْ

ہم نے اپنی یاد سے اور پیچھے پڑا سو اب اپنی خوشی کے اور اس کا کام ہے جد پر نہ ہٹاؤ اور کہ

الْحَقُّ مِنْ رَبِّكُمْ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمَرْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيُكْفُرْ إِنَّا

سچی بات ہے تمہارے رب کی طرف سے پھر جو کوئی چاہے مانے اور جو کوئی چاہے نہ مانے وہ ہم نے

أَعْتَدْنَا لِلظَّالِمِينَ نَارًا أَحَاطَ بِهِمْ سُرَادِقُهَا وَإِنْ يَسْتَغِيثُوا

تیار کر رکھی ہے گنہگاروں کے واسطے آگ کہ گھیر رہی ہیں ان کو اس کی تباہی و اور اگر فریاد کریں گے

يُعَاثُوا بِمَاءٍ كَالْهَمَلِ يَشْوَى الْوُجُوهُ بُئْسَ الشَّرَابُ وَسَاءَتْ

تو ملے گا پانی جیسے پیپ بھون ڈلے منہ کو کیا برا پینا ہے اور کیا برا

مُزْتَفًّاءً ۝۱۹ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ إِنَّا لَا نُضِيعُ

آرام و بیشک جو لوگ یقین لائے اور کیں نیکیاں ہم نہیں کھوٹے

أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلًا ۖ أُولَٰئِكَ لَهُمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي

پہلے اس کا جس نے بھلا کیا کام وہ ایسوں کے واسطے باغ ہیں جن کے بہتی ہیں

مِنْ تَحْتِهِمُ الْأَنْهَارُ يُحَلَّوْنَ فِيهَا مِنْ أَسَاوِرَ مِنْ ذَهَبٍ وَ

کے نیچے نہریں پہنائے جائیں گے انکو وہاں سنگین سونے کے ٹکڑے اور

يَلْبَسُونَ ثِيَابًا خُضْرًا مِّنْ سُندُسٍ وَاسْتَبْرَقٍ مُّتَّكِئِينَ

پہنیں گے کپڑے سبز باریک اور کاٹے ریشم کے واکمیر لگاتے ہوئے

فِيهَا عَلَى الْأَرَائِكِ نِعَمَ الثَّوَابِ وَحَسُنَتْ مَرْتَفَعًا ۚ وَأَصْرَفَ

ان میں تختوں پر کیا خوب بدلہ ہے اور کیا خوب آرام ٹ اور بٹلا

لَهُمْ مِّثْلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِأَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ أَعْنَابٍ وَ

ان کو مثل دو مردوں کی ایک کر دیئے ہرے ان میں سے ایک کیلئے دو باغ انکو کے اور

حَفَفْنَاهُمَا بِبَخْلِ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا نَرًّا ۖ كَلَّا الْجَنَّتَيْنِ

گروان کے کھجوروں اور رکھی دونوں کے بیچ میں کھیتی وک دونوں باغ

أَنْتَ أَكْلَاهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِنْهُ شَيْئًا وَفَجَّرْنَا خِلْفَهُمَا نَهْرًا ۚ وَ

اگر آپ اپنا بیوہ اور نہیں گھٹاتے اس میں سے کچھ نہ اور بھادی ہم نے ان دونوں کے بیچ نہر ڈالی

كَانَ لَهُ ثَمَرٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهِ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَنَا أَكْثَرُ مِنْكَ

لہذا اس کو پھل نہ پھر بولا اپنے ساتھی سے جب آپس کرنے لگا اس سے میرے پاس زیادہ پھل ہے

مَالًا وَأَعَزُّ نَفَرًا ۖ وَدَخَلَ جَنَّتَهُ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهِ ۚ قَالَ مَا

مال اور آبرو کے لوگ نہ اور گیا اپنے باغ میں اور وہ بڑا کر دہ تھا اپنی جان پر نہ بولا نہیں آتا

أَكُنُّ أَنْ تَبِيدَ هَذِهِ أَبَدًا ۚ وَمَا أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً ۚ وَ

کہ کوئی حال کہ خراب ہووے یہ باغ کبھی اور نہیں خیال کرتا ہوں میں کہ قیامت ہونے والی ہے اور

لَنْ رُّدُّدْتُ إِلَىٰ رَبِّي لَأَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ۚ قَالَ

پہنچاؤں گی میں اپنے رب کے پاس پاؤں گا بہتر اس سے وہاں پہنچنے کا

لَهُ صَاحِبُهُ وَهُوَ يُحَاوِرُهُ أَكَفَرْتَ بِالَّذِي خَلَقَكَ

اس کو دوسرے نے جب بات کرنے لگا کیا تو منکر ہو گیا اس سے جس نے پیدا کیا تجھ کو

مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُطْفَةٍ ثُمَّ سَوَّاهُ رَجُلًا ۖ لَكِنَّهُ هُوَ اللَّهُ

مٹی سے پھر قطروں سے پھر پورا کر دیا تجھ کو مرد ہمیشہ تو یہی کہتا وہ ان ہی بات پر

رَبِّي وَلَا أُشْرِكُ بِرَبِّي أَحَدًا ۚ وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ

میرا رب اور نہیں ماننا شریک اپنے رب کا کسی کو ٹ اور جب تو آیا تھا اپنے باغ میں کہوں نہ تھا تو نے

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ إِنَّ تَرَنَّا أَقَلَّ مِنْكَ مَلَاوُ

جو چاہے اللہ سو ہو طاقت نہیں مگر جو ہے اللہ اگر تو دیکھتا ہے مجھ کو کہ میں کہوں تجھ سے مال اور

وَلَكِنَّا ۖ فَعَسَىٰ رَبِّي أَنْ يُؤْتِيَنَّ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ

اولاد میں تو امید ہے کہ میرا رب دیوے مجھ کو تیرے باغ سے بہتر ٹ اور بھیجے

عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَاءِ فَتُصْبِحُ صَعِيدًا زَلَقًا ۚ أَوْ يُصْبِحُ

اس پر لڑکا ایک جھونکا آسمان سے پھرنے کو رو جائے میدان صاف یا بھیجے

مَاءً وَهَاجُورًا فَلَئِنْ تَسْتَيْطِعَ لَهُ طَلَبًا ۚ وَأُحِيطَ بِثَمَرِهِ فَأُصْبِحَ

پورے اسکا پانی خشک پھر نہ سکے تو اس کو ڈھونڈ کر ٹ اور نہیٹ لیا اسکا سارا بچل پھر صبح کو

يُقَلِّبُ كَفْيَهُ عَلَىٰ مَا أَنْفَقَ فِيهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا

رہ گیا ہاتھ نہ جاتا ٹ اس مال پر جو اس میں لگا یا تھا اور وہ گرا چلا تھا اپنی چیزوں پر ٹ

وَيَقُولُ يَلَيْتَنِي لَمْ أُشْرِكْ بِرَبِّي أَحَدًا ۚ وَلَمْ تَكُنْ لَهُ فِئَةٌ

اور کہنے لگا کیا خوب ہوتا اگر میں شریک نہ بنانا اپنے رب کا کسی کو ٹ اور نہ ہوتی اس کی جماعت

يَنْصُرُونَهُ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَمَا كَانَ مُنتَصِرًا ۚ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ

کہہ دے اس کی اللہ کے سوا اور نہ ہوا وہ خود بدلے سکے ٹ یہاں سب اختیار ہے

لِلَّهِ الْحَقُّ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَخَيْرٌ عُقْبًا ۚ وَاضْرِبْ لَهُم مَّثَلًا

اللہ سچے کا اسی کا انعام بہتر ہے اور اچھا ہے اسی کا دیا ہوا بدلہ ٹ اور بتا دے ان کو مثل

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا كَمَاۤ اَنْزَلْنٰهُ مِنَ السَّمَآءِ فَاَخْتَلَطَ بِهٖ نَبَاتٌ

دنیا کی زندگی کی جیسے پانی ہم نے آسمان سے پھر لانا نکالا اسکی وجہ سے زمین کا

الْاَرْضِ فَاَصْبَحَ هَشِيْمًا تَذُرُوْهُ الرِّیْحُ وَاَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ

چیز پر قدرت رکھتا ہے جو کچھ چھوڑا چھوڑا ہوا ہے اور اللہ کو ہر

شَیْءٍ مُّقْتَدِرًا ۝۱۵۰ اَلْمَالُ وَالبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْيَا وَ

چیز پر قدرت رکھتا ہے مال اور بیٹے دنیوی ہیں دنیا کی زندگی میں اور

الْبَقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَخَیْرٌ اَمَلًا ۝۱۵۱ وَ

باقی رہنے والی نیکیوں کا بہتر ہے تیرے رب کے یہاں بدلہ اور بہتر ہے توقع رکھنا اور

یَوْمَ نُسِیْرُ الْجِبَالِ وَتَرٰی الْاَرْضَ بَارِزَةً وَحَشَرْنٰهُمْ فَلَمْ

جس دن ہم چلائیں پہاڑ اور تو دیکھے زمین کو کھلی ہوئی ہے اور گھیر جائیں گے ان کو پھرنے

نُعَادِرْ مِنْهُمْ اَحَدًا ۝۱۵۲ وَعَرَضُوْا عَلٰی رَبِّكَ صَفًّا لِّقَدْ جِئْتُمُوْنَا

پھوٹیں ان میں سے ایک کوئی اور سامنے آئیں تیرے رب کے صف باندھ کر آپہنچے تم ہمارے پاس

کَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍۭۤ اَبَلْ زَعَمْتُمْ اَلَنْ نَّجْعَلَ لَكُمْ مَّوْعِدًا ۝۱۵۳

جیسا ہم نے بنایا تھا تم کو پہلی بار نہیں تم تو کہتے تھے کہ نہ مقرر کرینگے ہم تمہارے لئے کوئی وعدہ

وَوَضِعَ الْکِتٰبُ فَتَرٰی الْمُجْرِمِیْنَ مُشْفِقِیْنَ خٰفِیَةً وَّیَقُوْلُوْنَ

اور رکھا جائیگا حساب کا لاف پھرتو دیکھے گنہگاروں کو ڈرتے ہیں اس سے جو ہمیں دکھا ہوا ہے اور کہتے ہیں

یٰوٰیلتنا مَا لَیْذَا الْکِتٰبِ لَا یُعَادِرُ صَغِیْرَةً وَّلَا کَبِیْرَةً اِلَّا

اے خرابی کیسا ہے یہ کافذ نہیں چھوٹی اس سے چھوٹی بات اور بڑی بات جو

اَحْصٰہَا وَوَجَدُوْا مَا عَمِلُوْا حَاضِرًا وَّلَا یُظْلَمُ رُبُّكَ اَحَدًا ۝۱۵۴

اس میں نہیں گنتی اور پائیں گے جو کچھ کیا ہے سامنے ہے اور تیرا رب ظلم نہ کرے گا کسی پر نہ

وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْا اِلَّا اِبْلِیْسَ ط کَانَ

اور جب کہا ہم نے فرشتوں کو سجدہ کرو آدم کو تو سجدہ میں گر پڑے مگر ابلیس تھا

مَنْ الْجَنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ

جن کی قسم سے سونگل بھاگا اپنے رب کے حکم سے سو کیا اب تم ٹھہرتے ہو اسکو اور اسکی اولاد کو رفیق

مِنْ دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا ۝۵۰ مَا

میرے سولے اور وہ تمہارے دشمن ہیں بُرا اتھار لگا بے انصافوں کے بدلہ دکھلائیں

أَشْهَدُ تَهُمُ خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَا خَلْقَ أَنْفُسِهِمْ

یہاں تھائیں نے ان کو بنانا آسمان اور زمین کا اور نہ بنانا خود ان کا

وَمَا كُنْتَ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّينَ عَصَدًا ۝۵۱ وَيَوْمَ يَقُولُ نَادُوا

اور میں وہ نہیں کہ بنائوں بہکانے والوں کو اپنا مددگار اور جس دن فرمائے گا پکارو

شُرَكَاءِيَ الَّذِينَ زَعَمْتُمْ فَدَعَوْهُمْ فَلَمْ يَسْتَجِيبُوا لَهُمْ

میرے شریکوں کو جن کو تم مانتے تھے پھر پکاریں گے سودہ جواب نہیں گے ان کو

وَجَعَلْنَا بَيْنَهُم مَّوْبِقًا ۝۵۲ وَرَأَى الْمَجْرُمُونَ النَّارَ فَظَنُّوا أَنَّهُمْ

ادھر کر دیں گے ہم ان کے اور ان کے بیچ ٹرنے کی جگہ اور دیکھیں گے گنہگار آگ کو پھر سمجھ لیں گے کہ ان کو

مُوَاقِعُوهَا وَلَمْ يَجِدُوا عَنْهَا مَصْرِفًا ۝۵۳ وَلَقَدْ صَرَّفْنَا فِي هَذَا

پڑنا ہے اس میں اور بدل سکیں گے اس سے رستہ اور نیک پھر پھر کہ سمجھائی ہم نے

الْقُرْآنَ لِلنَّاسِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ وَكَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ

اس قرآن میں لوگوں کو ہر ایک مثل اور ہے انسان سب چیز سے زیادہ

جَدَلًا ۝۵۴ وَمَا مَنَعَ النَّاسَ أَنْ يُؤْمِنُوا إِذْ جَاءَهُمُ الْهُدَىٰ وَ

جھگڑا لوٹ اور لوگوں کو جو رہا اس بات سے کہ یقین لے آئیں جب پہنچی ان کو ہدایت اور

يَسْتَغْفِرُوا رَبَّهُمْ إِلَّا أَنْ تَأْتِيَهُمْ سُنَّةُ الْأَوَّلِينَ أَوْ يَأْتِيَهُمُ

گناہ بخشتو آئیں اپنے رب سے سو اسی انتھارنے کہ پہنچے ان پر رسم پہلوں کی یا آگاہ ہوا ان پر

الْعَذَابُ قَبْلًا ۝۵۵ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِينَ إِلَّا مُبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ

عذاب سامنے کا ف اور ہم جو رسول بھیجتے ہیں سو خوشخبری اور ڈرنا کے کوٹ

وَيَجَادِلُ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالْبَاطِلِ لِيُدْحِضُوا بِهِ الْحَقَّ وَ

اور جھگڑا کرتے ہیں کافر جو بھول جھگڑا کر ٹھٹھا دیں اس سے سچی بات کوٹ اور
اتخذُوا آيَتِي وَمَا أَنْزَرُوا هُزُوا ۝۵۶ وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ ذُكِّرَ بآيَاتِ
لہر لیا انہوں نے میرے کلام کو اور جو ڈر نہائے گئے ٹھٹھا اور اس سے زیادہ ظالم کون جس کو سمجھایا اسکے بچے

رَبِّهِ فَأَعْرَضَ عَنْهَا وَنَسِيَ مَا قَدَّمَتْ يَدُهُ إِنَّا جَعَلْنَا عَلَى

اللام سے پھر نہ بھیر لیا اسکی طرف سے اور بھول گیا جو کچھ آگے بھیج چکے ہیں اسکے ہاتھ ہم نے ڈال دیے ہیں انکے
قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً أَنْ يَفْقَهُوهُ وَفِي آذَانِهِمْ وَقْرًا وَإِنْ تَدْعُهُمْ إِلَى

دلوں پر پردے کر اس کو نہ سمجھیں اور اسکے کانوں میں ہے بوجھ اور اگر تو ان کو بلائے

الْهُدَىٰ فَلَنْ يَهْتَدُوا إِذًا أَبَدًا ۝۵۷ وَرَبُّكَ الْغَفُورُ ذُو الرَّحْمَةِ لَوْ

راہ پر تو ہرگز آئیں راہ پر اس وقت کبھی و اور تیرا رب بڑا بخشنے والا ہے رحمت والا اگر

يُؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبُوا السَّيِّئَاتِ لَكُمْ الْعَذَابُ بَلْ لَكُمْ مَوْعِدٌ لَّنْ

ان کو پکڑے ان کے کیے پر تو جلد ڈالے ان پر عذاب و پران کے لئے ایک عہد ہے کہیں

يَجِدُوا مِنْ دُونِهِ مَوْيلًا ۝۵۸ وَتِلْكَ الْقُرَىٰ أَهْلَكْنَاهُمْ لَمَّا ظَلَمُوا

انہیں کے اس سے دوسرے ملجھ جائے کو جگہ و اور سب بستیاں ہیں جن کو ہم نے بارت کیا جب وہ ظالم ہو گئے

جَعَلْنَا لِهِمْ هَلِكَةً مَّوْعِدًا ۝۵۹ وَإِذْ قَالَ مُوسَىٰ لِفَتَاهُ لَا أَبْرَحُ

اور لڑکھا تھا ہم نے ان کی ہلاکت کا ایک وعدہ و اور جب کہا موسیٰ نے اپنے جوان کو میں نہ ہٹوں گا

حَتَّىٰ أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ أَوْ أَمْضِيَ حُقُبًا ۝۶۰ فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ

جہاں تک نہ پہنچ جاؤں جہاں ملتے ہیں دو دریا یا چلا جاؤں قزوں و پھر جب پہنچے دونوں دریا

بَيْنَهُمَا نِسْيَا حُوتَهُمَا فَاتَّخَذَ سَيْبِلُهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ۝۶۱ فَلَمَّا

ان کے پاس تک بھول گئے اپنی ٹھیلی پھر اس نے اپنی راہ کر لی دریا میں سرنگ بنا کر و پھر جب

جَاوَزَا قَالَ لِفَتَاهُ إِنِّي خَدَّاءٌ نَّا لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا

کہ ہم نے گھبراہٹ سے اپنے جوان کو ہم سے پاس ہمارا کھانا ہم نے پانی اپنے اس سفر میں

نَصَبًا ۱۳ قَالَ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحَوْتَ

مخلف و بولا وہ دیکھا تو نے جب ہم نے جگہ کی جیسی اس پتھر کے پاس سوئیں بھول گیا بھلی
وَمَا أُنْذِرُ إِلَّا الشَّيْطَانَ أَنْ أَذْكُرَهُ وَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ

اور یہ مجھ کو بھلا دیا شیطان ہی نے کہ اس کا ذکر کروں و اور اس نے کر لیا اپنا راستہ دریائیں

عَجَبًا ۱۴ قَالَ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْعَثُ فَارْتَدَّ عَلَى أَثَارِهِمَا قَصَصًا ۱۵

عجیب طرح کہا یہی ہے جو ہم بجاتے تھے پھر اٹھے پھر اپنے پیرو بجاتے و

فَوَجَدَا عَبْدًا مِنْ عِبَادِنَا آتَيْنَاهُ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَعَلَّمْنَاهُ مِنْ

پھر پایا ایک بندہ ہمارے بندوں میں کاجس کو دی تھی ہم نے رحمت اپنے پاس سے اور سکھایا تھا اپنے

لَدُنَّا عَلِيمًا ۱۶ قَالَ لَهُ مُوسَى هَلْ أَتَبَعَكَ عَلَى أَنْ تَعْلِمَ مِنَّمَا

پاس سے ایک علم و کہا اس کو موسیٰ نے کہے تو تیرے ساتھ رہوں اس بات پر کہ مجھ کو سکھائے کہ جو

عُلِمَتْ رُشْدًا ۱۷ قَالَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۱۸ وَكَيْفَ تَصْبِرُ

پہچان سکھائی ہے بھلی راہ و بولا تو نہ ٹھہر سکے گا میرے ساتھ اور کیونکر ٹھہرے گا

عَلَى مَا لَمْ يَحْظَ بِهِ خُبْرًا ۱۹ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَ

دیکھ کر یسی چیز کو کہ تیرے قابو میں نہیں اسکا بھناٹا کما تو پائے گا مگر اللہ نے چاہا کہ مجھ کو ٹھہرنے والا اور

لَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ۲۰ قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّى

ممانوں گا تیرا کوئی حکم و بولا پھر اگر میرے ساتھ رہنا ہے تو مت پوچھو مجھ سے کوئی چیز جب تک

أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا ۲۱ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا رَكِبَا فِي السَّفِينَةِ خَرَقَهَا

میں شروع نہ کروں تیرے آگے اسکا ذکر و پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب چڑھے کشتی میں اس کو پھاڑ ڈالا

قَالَ أَخَرَقْتُهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا إِمْرًا ۲۲ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ

موسیٰ بولا کہ تو نے اس کو پھاڑ ڈالا کہ وہ اس کے لوگوں کو بہت تو نے ہی ایک چیز بھاری و بولا میں نے نہ کہا تھا

إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۲۳ قَالَ لَا تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَ

تو نہ ٹھہر سکے گا میرے ساتھ کما مجھ کو نہ کہو میری بھول پر اور

لَا تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ۖ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا لَقِيََا غُلَامًا فَقَتَلَهُ ۖ

۱۔ اے عورت! میری بات کو میری بات سے بھریاں نہ کر۔ ۲۔ پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ملے ایک لڑکے سے تو اس کو مار ڈالا۔

قَالَ أَقْتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ۖ لَقَدْ جِئْتَ شَيْئًا ثَكْرًا ۖ

۱۔ وہی لڑکا تو نے مار ڈالی ایک جانِ سچھی سے بغیر عوض کسی جان کے جس تک تو نے کی ایک چیز نامعقول کی۔

قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ۖ

۱۔ میں نے تجھ کو نہ کہا تھا کہ تو نہ میرے ساتھ رکھ سکتا۔

إِنْ سَأَلْتَهُ عَنْ شَيْءٍ بَعْدَ هَا فَلَا تَصِحِّبْنِي قَدْ بَلَغْتَ مِنْ

۱۔ اگر تجھ سے پوچھوں کوئی چیز اس کے بعد تو میرے ساتھ نہ رہو تو مار چکا میری

لَدُنِّي عَذْرًا ۖ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا آتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلُهَا

۱۔ افسانہ سے انہوں نے کہا کہ جب پہنچے ایک گاؤں کے لوگوں تک کھانا چاہا تو ان کے گھر سے

فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَ فَأَقَامَهُ

۱۔ انہوں نے نہ مانا کہ ان کو سمان نہیں پھر پائی دیں ایک دیوار جو گرا جاتی تھی اس کو پورا کر دیا۔

قَالَ لَوْ شِئْتَ لَتَخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا ۖ قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنِكَ ۖ

۱۔ اے عورت! اگر تو چاہتا تو اس پر ہر روزی دے دیتا۔ ۲۔ اے عورت! اب جدائی ہے میری اور تیرے درمیان۔

سَأَلْتُكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۖ أَفَاالسَّفِينَةُ فَكَانَتْ

۱۔ اے عورت! میں نے تجھ کو پوچھا کہ جس پر تو صبر نہ کر سکا وہ جویر گشتی تھی سو چند غلاموں

لَسَاكِينٍ يَعْلَمُونَ فِي الْبَحْرِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَعِيبَهَا وَكَانَ وَرَاءَهُمْ قَلْبُكَ

۱۔ اے عورت! میں نے تجھ کو پوچھا کہ جس پر تو صبر نہ کر سکا وہ جویر گشتی تھی سو چند غلاموں

فَأَخَذْتُ كُلَّ سَفِينَةٍ غَصْبًا ۖ وَأَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ أَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ

۱۔ اے عورت! میں نے ہر سفینہ غصب کر لیا اور وہ جویر گشتی تھی سو چند غلاموں

فَعَشِينَا أَنْ يُرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَأَرَدْنَا أَنْ يُبْدِلَهُمَا رَبُّهُمَا

۱۔ اے عورت! میں نے ہر سفینہ غصب کر لیا اور وہ جویر گشتی تھی سو چند غلاموں

خَيْرَ امْنَةٍ زَكُوَّةً وَاَقْرَبَ رَحْمًا ۝۸۱ وَاَمَّا الْجِدَارُ فَكَانَ لِغُلَامَيْنِ

بہتر اس سے پاکیزگی میں اور نزدیک تو شفقت میں و اور وہ جو دیوار تھی سو دو یتیم لڑکوں کی تھی

يَتِيمَيْنِ فِي الْمَدِينَةِ وَكَانَ تَحْتَهَا كَنْزٌ لَهُمَا وَكَانَ أَبُوهُمَا صَالِحًا

اس شہر میں اور اس کے نیچے مال گنزا تھا ان کا اور ان کا باپ تھا نیک

فَاَرَادَ رَبُّكَ اَنْ يَبْلُغَا أَشُدَّهُمَا وَيُخْرِجَا كَنْزَهُمَا رَحْمَةً مِّنْ رَبِّكَ وَ

تو چاہا تیرے رب نے کہ وہ پہنچ جائیں اپنی جوانی کو اور نکالیں اپنا مال گنزا ہوا رحمت سے تیرے رب کی اور

مَا فَعَلْتُ عَنْ أَمْرِي ذَٰلِكَ تَأْوِيلُ مَا لَمْ تَسْطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا ۝۸۲ وَ

میں نے یہ نہیں کیا اپنے حکم سے و یہ ہے ہمیں ان چیزوں کا جن پر تو صبر نہ کر سکا اور

يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْقَرْنَيْنِ ۖ قُلْ سَأَتْلُو عَلَيْكُمْ مِنْهُ ذِكْرًا ۝۸۳ إِنَّا

پوچھتے ہو مجھ سے میں ذوالقرنین کو کہ اب پڑھتا ہوں تمہارے آگے اس کا کچھ احوال تمہارے

مَكْنَالَهُ فِي الْأَرْضِ وَاتَيْنَاهُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ سَبَبًا ۝۸۴ فَاتَّبِعْ سَبِيلَ

اس کو جو تھا اس ملک میں اور دیا تھا ہم نے اس کو ہر چیز کا سبب مان و پھر پیچھے پڑا ایک سبب اس کے

حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَغْرِبَ الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَغْرُبُ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ وَوَجَدَ

یہاں تک کہ جب پہنچا سورج ڈوبنے کی جگہ پایا کہ وہ دو تہا ہے ایک دھول کی ندی میں و اور پایا

عِنْدَهَا قَوْمًا قُلْنَا يَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّا أَنْتُمْ نَعَذِّبُكُمْ وَإِنَّا أَنْتُمْ

اس کے پاس لوگوں کو ہم نے تمہارے ذوالقرنین یا تو تو لوگوں کو تکلیف دے اور یا رکھو ان میں

حَسَنًا ۝۸۵ قَالِ أَمَّا مَنْ ظَلَمَ فَسَوْفَ نَعَذِّبُهُ ثُمَّ يُرَدُّ إِلَىٰ رَبِّهِ فَيُعَذِّبُهُ

خوبی و برا جو کوئی ہو جائے العاف سو ہم اس کو سزا دیں گے پھر لوٹ جائے گا اپنے رب کے پاس وہ عذاب کیا

عَذَابًا نَّكَرًا ۝۸۶ وَأَمَّا مَنْ آمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُ جَزَاءُ الْحَسَنَىٰ وَ

اس کو پڑا عذاب اور جو کوئی یقین لایا اور کیا اس نے بھلا کام سوا اس کا بدلہ بخلائی ہے اور

سَنَقُولُ لَهُ مِنْ أَمْرٍ نَّاسٍ ۝۸۷ ثُمَّ اتَّبَعَ سَبَبًا ۝۸۸ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ

ہم حکم دیں گے اس کو اپنے کام میں آسانی و پھر نکلا ایک سلمان کے پیچھے و یہاں تک کہ جب پہنچا سورج نکلنے

الشَّمْسِ وَجَدَهَا تَطْلُعُ عَلَى قَوْمٍ لَمْ يَجْعَلْ لَهُم مِّنْ دُونِهَا سِتْرًا ۝۱۰

کی جگہ پایا اس کو کہ نکلتا ہے ایک قوم پر کہ نہیں بنا دیا ہم نے ان کے لئے کوئی پردہ اور کئی عورت

كَذَلِكَ وَقَدْ أَحَطْنَا بِمَا لَدَيْهِ خُبْرًا ۝۱۱ ثُمَّ اتَّبَعَهُ سَبْعًا حَتَّىٰ إِذَا بَلَغَ

ایسی ہے اور ہمارے قابو میں آ چکی ہے اس کے پاس کی خبر تک پہنچے ایک سالانہ کے پیچھے والے ہاتھ کہ جب پہنچا

بَيْنَ السَّدَّيْنِ وَجَدَ مِنْ دُونِهَا قَوْمًا لَّا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ قَوْلًا ۝۱۲

دو ہاتھوں کے بیچ پائے ان سے دوسرے ایسے لوگ جو سمجھتے نہیں کہ سمجھیں ایک بات تک

قَالُوا إِذَا الْقَرْنَيْنِ إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ

اے اے دو قرنہ میں یہ یاجوج و ماجوج دھوم اٹھاتے ہیں ملک میں

فَهَلْ يَجْعَلُ لَكَ خَرْجًا عَلَىٰ أَنْ تَجْعَلَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ سَدًّا قَالَ

سو تو کئے تو ہم معتد کر دیں تیرے واسطے کچھ محصول اس شرط پر کہ بنائے تو ہم میں ان میں ایک آڑ تک بولا

مَا مَكِّنِي فِيهِ رَبِّي خَيْرٌ فَأَعِينُونِي بِقُوَّةٍ أَجْعَلْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ رَدْمًا ۝۱۳

جو مقدر دیا مجھ کو میرے رب نے وہ بہتر ہے سو مدد کرو میری محنت میں بنا دوں تمہارے اُن کے بیچ ایک دیوار کوئی تک

أَتُونِي زُبَرَ الْحَدِيدِ حَتَّىٰ إِذَا سَاوَىٰ بَيْنَ الصَّدَفَيْنِ قَالَ انْفُخُوا

لاؤ مجھ کو تختے لوہے کے یہاں تک کہ جب برابر کر دیا دونوں پہاڑوں تک پہنچا کی کہا دھونچو

حَتَّىٰ إِذَا جَعَلَهُ نَارًا قَالَ أَتُونِي أُفْرِغْ عَلَيْكَ قَطَرًا ۝۱۴ فَمَا اسْتَطَاعُوا

ہاں تک کہ جب کر دیا اس کو آگ کہا لاؤ میرے پاس کروڑوں اس پر پھیلا جو اتنا برف پھر نہ چڑھ سکیں

أَنْ يَظْهَرُوهُ وَمَا اسْتَطَاعُوا لَهُ نَقْبًا ۝۱۵ قَالَ هَذَا رَحْمَةٌ مِّنْ رَبِّي

انہوں نے نہ دیکھیں اس میں سوراخ تک بولا یہ ایک مہربانی ہے میرے رب کی

وَإِذَا جَاءَ وَعْدُ رَبِّي جَعَلَهُ دَكَّاءَ وَكَانَ وَعْدُ رَبِّي حَقًّا ۝۱۶ وَتَرَكْنَا

پہاڑ اُٹے وعدہ میرے رب کا گارنٹی اس کو دکھا کہ اور ہے وعدہ میرے رب کا سچا تک اور چھوڑ دیتے

بَعْضَهُمْ يَوْمَئِذٍ يَمُوجُ فِي بَعْضٍ وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَجَمَعْنَاهُمْ جَمْعًا ۝۱۷

ایک دن ایک دوسرے میں گھستے اور پھونک مارے گا صور میں پھر جمع کرالیں گے ہم ان سب کو

وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لِلْكَافِرِينَ عَرْضًا ۝ الَّذِينَ كَانَتْ أَعْيُنُهُمْ

اور دکھلا دیں ہم کو دوزخ اس دن کافروں کو سامنے دکھائی جانے والی

فِي غُطَاةٍ عَنْ ذِكْرِي وَكَانُوا لَا يَسْتَطِيعُونَ سَمْعًا ۝ أَفَحَسِبَ

پر غٹاؤں سے میری یاد سے اور نہ سُن سکتے تھے وہ اب کیا سمجھتے ہیں

الَّذِينَ كَفَرُوا أَنْ يَتَّخِذُوا عِبَادِي مِنْ دُونِي أَوْلِيَاءَ إِنَّا أَعْتَدْنَا

مَنکوں کو کفر والوں کو میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی و ہم سے تیار کیا ہے

جَهَنَّمَ لِلْكَافِرِينَ نُزُلًا ۝ قُلْ هَلْ نُنَبِّئُكُمْ بِالْأَخْسَرِينَ أَعْمَالًا ۝

دوزخ کو کافروں کی سہانی و تو کہ ہم بتائیں تم کو کُن کا کیا بُرا کیا بہت اکارت

الَّذِينَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُونَ أَنَّهُمْ يُحْسِنُونَ

وہ لوگ جن کی کوشش بے فائدگی رہی دنیا کی زندگی میں اور وہ سمجھتے رہے کہ خوب بناتے ہیں

صُنْعًا ۝ أُولَٰئِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ رَبِّهِمْ وَفَجَبَتْ أَعْمَالُهُمْ

کام و وہی ہیں جو منکر ہوتے اپنے رب کی نشانیوں سے اور اس کے منہ سے و سوچا کہ ان کا کیا بُرا

فَلَا نَقِيْمُ لَهُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَزْنًا ۝ ذَٰلِكَ جَزَاءُ هُم جَهَنَّمَ بِمَا كَفَرُوا وَ

بھرا نہ ہو کر ہی گئے ہم ان کے واسطے قیامت کے دن تول و یہ جزا ان کا ہے دوزخ اس پر کہ منکر ہوئے اور

اتَّخَذُوا آيَاتِي وَرُسُلِي هُزُوًا ۝ إِنَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمَلُوا الصَّالِحَاتِ

نہرا ہمیری باتوں اور میرے رسولوں کو لڑکھا و جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور کئے ہیں نیچے کام

كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا ۝ خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ

ان کے واسطے ہے ٹھنڈی جہانوں کے باغ سہانی رہا کریں ان میں نہ چاہیں

عَنْهَا حَوْلًا ۝ قُلْ لَوْ كَانَ الْبَحْرُ مِدَادًا لِّكَلِمَاتِ رَبِّي لَنَفَذَ الْبَحْرُ

وہاں سے جگہ بدلتی و تو کہ اگر دریا سب سے بھی کہ لکھے میرے رب کی باتیں بیشک دریا ختم ہو چکے

قَبْلَ أَنْ تَنْفَدَ كَلِمَاتُ رَبِّي وَلَوْ جِئْنَا بِمِثْلِهِ مَدَدًا ۝ قُلْ إِنَّمَا أَنَا

میں نہ پوری ہوں میرے رب کی باتیں اور اگرچہ دوسرا بھی لائیں ہم دیا ہی اس کی مدد و تو کہ میں بھی

لَكُمْ مِثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَىٰ أُنْمَا إِلَهُكُمْ إِلَهُ وَاحِدٌ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا

اللہ کی طرف سے تم کو آجائے مجھ کو کہ جس پر تمہارا ایک معبود ہے سو پھر جس کو امید ہو

إِلَهُ رَبِّهِ فَلْيَعْبُدْ عَبْدًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا ۝

اللہ کی ایک ہی رب سے سو وہ کسے کچھ کام نیک اور شریک نہ کرے اپنے رب کی بندگی میں کسی کو نہ

لَا يَسْأَلُ لِي سِوَاكَ وَهِيَ ثَلَاثٌ قَوْمٌ مُّؤْمِنُونَ ۚ إِن تَرَوْهُ خُسْرٌ ۚ كُنُوزًا

سورہ یونس کہ میں نازل ہوئی اس میں تیرا ہی نہیں اور پانچ رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

يَس ۝ وَالْقُرْآنِ الْحَكِيمِ ۝ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ ۝ عَلَى

قسم ہے اُس پکے قرآن کی تو تحقیق ہے کہ تجھے ہوں میں سے اوپر

صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ۝ تَنْزِيلَ الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ۝ لَتَنْذِرَ قَوْمًا

سیدھی راہ کے وہ آواز نہروست رحم والے نے وہ تاکہ تو ڈرائے ایک قوم کو

مَا أَنْذَرِ آبَاءَهُمْ فَهُمْ غَافِلُونَ ۝ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلَىٰ

کہ انہیں مٹا ان کے باپ دادوں نے اسوں کو خبر نہیں ثابت ہو چکی ہے بات ان میں

أَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّا جَعَلْنَاهُمْ فِي أَعْيُنِنَا غُلُلًا

انہوں پر سو وہ نہ مانیں گے وہ ہم نے ڈال دیں ان کی گردنوں میں طوق

فَمَا إِلَى الْآذِقَانِ فَهُمْ مُّقْمَحُونَ ۝ وَجَعَلْنَاهُمْ مِنْ بَيْنِ

سو وہ ان کے سر اٹل رہے ہیں وہ اور بنا دی ہم نے ان کے ٹھوکر پوں تک

أَيْدِيهِمْ سَدًّا ۚ وَمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَأَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ ۝

انہیں دیوار اور پیچھے دیوار پھر اوپر سے ڈھانک دیا سو انکو کچھ نہیں سوجھتا وہ

وَسَوَاءٌ عَلَيْهِمْ أُنذِرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝ إِنَّمَا

اللہ کی بات ان کو تو ڈرائے یا نہ ڈرائے یقین نہیں کریں گے وہ تو تو

تُنذِرُ مَنْ اتَّبَعَ الذِّكْرَ وَخَشِيَ الرَّحْمَنَ الْغَيْبَ فَبَشِّرْهُ
 ڈرنائے اُس کو جو چلے بھگائے اور ڈرے رحمن سے اور دیکھے ہوا اُس کو جو بھگے

بِمَغْفِرَةٍ وَأَجْرٍ كَرِيمٍ ۝۱۱ اِنَّا نَحْنُ نُحْيِي الْمَوْتَىٰ وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوا
 معافی کی اور عزت کے جواب کی ہم ہیں جو زندہ کرتے ہیں مردوں کو اور لکھتے ہیں جو آگے بھجے

وَاَنَّا لَهُمْ وَكُلِّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُّبِينٍ ۝۱۲ وَاضْرِبْ
 اور جو نشان لگے پیچھے رہے وقت اور ہر چیز میں لی ہے ہم نے ایک کھلی اصل میں وقت اور بیان کر

لَهُمْ مَثَلًا أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ ۝۱۳ إِذْ
 اُن کے واسطے ایسی مثال اُس گاؤں کے لوگوں کی وقت جبکہ اُنے اس میں بھیجے ہوئے وقت جب

أَرْسَلْنَا إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ فَكَذَّبُوهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوا
 بھیجے ہم نے اُن کی طرف دو تو اُن کو بھلایا پھر ہم نے توت دی تیسرے سے تب کہنا اُنہوں نے

إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ۝۱۴ قَالُوا مَا أَنْتُمْ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَا أَنْزَلَ
 ہم تمہاری طرف آئے ہیں بھیجے ہوئے وقت دو بولے تم تو یہی انسان ہو جیسے ہم اور تمہاری

الرَّحْمَنُ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا أَنْتُمْ لَا تَكْذِبُونَ ۝۱۵ قَالُوا رَبُّنَا يَعْلَمُ
 کچھ نہیں آتا تم سارے جھوٹ کہتے ہو وقت کہنا ہمارا رب جانتا ہے

إِنَّا إِلَيْكُمْ مُّرْسَلُونَ ۝۱۶ وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِينُ ۝۱۷
 ہم تمہارے طرف بھیجے ہوئے آئے ہیں وقت اور ہمارا ذمہ یہ ہے پیغام پہنچانا اور تم کو پہنچانے کا

قَالُوا إِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَمْ تَنْتَهُوا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمُ
 بولے ہم نے تمہارے ساتھ کیا تم کو اگر تم باز رہو گے تو ہم تم کو گستاخ کریں گے اور تم کو پتھر مار

مِنَّا عَذَابُ الْيَوْمِ ۝۱۸ قَالُوا طَائِفُكُمْ مَعَكُمْ إِنِّي ذُكِّرْتُ بِكُمُ أَنْتُمْ
 ہمارے ہاتھ سے عذاب روزِ ناک وقت کہنے لگے تمہاری نمبر کی نمبر ساتھ ہے کیا اتنی بات کہ تم کو بھلایا کوئی تمہارے

قَوْمٌ مُّسْرِفُونَ ۝۱۹ وَجَاءَ مِنْ أَقْصَا الْمَدْيَنَةِ رَجُلٌ يُسْعَىٰ قَالَ
 لوگ ہو کر چار پر نہیں رہتے وقت اور آیا شہر کے پورے سرے سے ایک مرد دو تاج اور وقت بولا

يَقُومُوا لِيُتَّبِعُوا الْوَسِيلِينَ ۚ اَتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْئَلُكُمْ اَجْرًا وَهُمْ مُتَذَكِّرُونَ ۝

اور قوم چلو اور پھر پیچھے جانوروں کی جگہ پر ایسے شخص کی جو تم سے بدلہ نہیں چاہتے اور جو تم کو یاد دلاتے ہیں

وَمَا لِيَ لَا اَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَالْيَدِ تَرْجِعُونَ ۝ اَتَأْتِئِدُ

اور مجھ کو کیا ہوا کہ میں بندگی نہ کروں اُس کی جس نے مجھ کو بنایا اور اُس کی طرف سب پھر جاد گئے اور پھر اُن کی طرف

مِنْ دُونِهِ اِلَهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمَنُ بِضُرٍّ لَا تُغْنِ عَنِّي شَفَاعَتُهُمْ

اُس کے سوا اوروں کو جو خدا کہہ اگر مجھ پر چاہے رشتہ تخلیف تو کچھ کام نہ آئے مجھ کو اُن کی سفارش

شَيْئًا وَلَا يُنْقِذُونِ ۝ اِنِّي اِذَا الْفِي ضَلَلٍ مُّبِينٍ ۝ اِنِّي اَمِنْتُ

اور نہ وہ مجھ کو بچھڑائیں تو تو میں ہمت نہ ہاروں میں یقین لایا ہوں

بِرَبِّكُمْ فَاسْمِعُونِ ۝ قِيلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ قَالَ يَلَيْتُ قُوْفِي يَعْلَمُونَ ۝

تمہارے رب پر مجھ سے سن لو تم حکم دیا چلا جا بہشت میں کہ ہوا کسی میں میری قوم مطہر کر لیں

بِمَا غَفَر لِي رَبِّي وَجَعَلَنِي مِنَ الْمَكْرُمِينَ ۝ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلَىٰ

کہ بخشا مجھ کو میرے رب نے اور کیا مجھ کو عزت و اہمیت میں کہ اور انکار ہی نہیں ہم نے

قَوْمِهِ مِنْ بَعْدِهِ مِنْ جُنْدٍ مِنَ السَّمَاءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِينَ ۝ اِنْ

اُس کی قوم پر اُس کے پیچھے کوئی فوج آسمان سے اور ہم فوج نہیں اتار کرتے ہیں

كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خُمُودُونَ ۝ يَخْشَوْنَ عَلَى الْعِبَادِ مَا

یہی تھی ایک چمکناؤ پھر اسی دم سب بچھڑ گئے کہ کیا افسوس ہے بندوں پر کوئی

يَاْتِيهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ اِلَّا كَانُوْا بِهِ يَسْتَهْزِءُونَ ۝ اَلَمْ يَرَوْا كَمْ

رسول نہیں آیا اُن کے پاس جس سے ہتھکڑیاں نہیں کرتے کیا نہیں دیکھتے

اَهْلَكَ نَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُونِ اَنَّهُمْ اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُونَ ۝ وَاِنْ

کتنی غارت کر چکے ہم اُن سے پہلے جماعتیں کردہ ان کے پاس پھر کر نہیں آئیں گی اور اُن کے

كُلُّ لَهَا جَمِيعٌ ۚ لَدَيْنَا مَحْضُرُونَ ۝ وَاٰيَةُ لَهُمْ اَلْاَرْضُ الْمَيْتَةُ

سب میں کوئی نہیں جو اکٹھے ہو کر نہ آئیں ہمارے پاس پہلے ہوئے کہ اور ایک نشان ہے اُن کے واسطے زمین مرہ

أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ﴿٦٠﴾ وَجَعَلْنَا فِيهَا
 اُس کو ہم نے زندہ کر دیا اور نکالا اُس میں سے اناج سو اُس میں رکھاتے ہیں اور بنائے ہم نے اُس میں

جَدَّتْ مِنْ تَحْيِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجْرْنَا فِيهَا مِنَ الْعُيُونِ ﴿٦١﴾ لِيَأْكُلُوا مِنْ
 باغ کھجور کے اور انگور کے اور بہا دیے اُس میں بعضے چشے کہ کھائیں اُس کے

ثَمَرِهِ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٦٢﴾ سُبْحَانَ الَّذِي خَلَقَ
 میووں سے فٹ اور اُس کو بنایا نہیں اُنکے ہاتھوں نے، پھر کون شکر نہیں کرتے فٹ پاک ذات سے جس نے بنائے

الْأَنْزَاجِ كُلُّهَا مِمَّا تَنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا
 جوڑے سب چیز کے اُس قسم سے جو اُگتا ہے زمین میں اور خود اُن میں سے اور اُن چیزوں میں

لَا يَعْلَمُونَ ﴿٦٣﴾ وَإِنَّ لَهُمُ النَّيْلَ لَسُلْخًا مِنْهُ النَّهَارُ فَإِذَا هُمْ مُقْتُلُونَ ﴿٦٤﴾
 کہ جسکی اُنکو خبر نہیں فٹ اور ایک نشانی ہے اُنکے واسطے رات کشی کے لئے جس میں ہم اُس پر سے دن کو پھرتے ہیں یہ رہتے ہیں اندھیر میں

وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا أَذْكَ الْقَدِيرِ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٦٥﴾ وَالْقَمَرُ
 اور سورج چلا جاتا ہے اپنے مستقر سے جو گئے دستہ چلتے یہ سادہ ماہ ہے اُس زبردست یا خبر نہ فٹ اور چاند کو

قَدَرْنَاهُ مَنَازِلَ حَتَّىٰ عَادَ كَالْعُرْجُونِ الْقَدِيمِ ﴿٦٦﴾ لَا الشَّمْسُ
 ہم نے اپنی دی میں منزلیں یہاں تک کہ پھر آ رہے شمس پُرانی فٹ سورج

يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا النَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِي
 سے جو کہ پھرتے چاند کو اور رات آگے چلتے دن سے اور ہر کوئی

فَلَكَ يَسْبُحُونَ ﴿٦٧﴾ وَإِنَّ لَهُمُ آتَا حَمَلًا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفَلَكَ الْمَشْهُونِ ﴿٦٨﴾
 ایک چکر میں پھرتے ہیں فٹ اور ایک نشانی ہے اُنکے واسطے کہ ہم نے اُٹھایا اُنکی نسل کو اس بھری ہوئی کشتی میں

وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِنْ مِثْلِهِ مَا يَرْكَبُونَ ﴿٦٩﴾ وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيحَ
 اور بنادیا ہم نے اُنکے واسطے کشتی جیسی چیزوں کو جس پر سوار ہوتے ہیں فٹ اور اگر ہم چاہیں تو اُنکو ڈبا دیں، پھر کوئی نہ بچے

لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ ﴿٧٠﴾ إِلَّا رَحْمَةً مِنَّا وَمَتَاعًا إِلَىٰ حِينٍ ﴿٧١﴾
 اُنکی فریاد کو اور نہ وہ بچھڑائے جائیں مگر ہم اپنی مہربانی سے اور اُن کا کام چلانے کو ایک وقت تک فٹ اور

اِذَا قِيلَ لَهُمُ اتَّقُوا مَا بَيْنَ اَيْدِيكُمْ وَاخْلِفْكُمْ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿۳۷﴾

اُن کو بچو اُس سے جو تمہارے سامنے آتا ہے اور جو پیچھے چھوڑتے ہو شاید تم پر رحم ہو
اور اُن کی حکمت میں پہنچنا اُنکو اپنے رب کے حکموں سے ملانے کے لئے ہے

وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ انْفِقُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

اور جب کہتے اُن کو خرچ کرو کچھ اللہ کا دیا کہتے ہیں منکر
لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ نَضَعُمُ مَنْ لَوْ يَشَاءُ اللّٰهُ أَطَعْنَاهُ إِنَّ أَنْتُمْ إِلَّا فِي

ایمان والوں کو ہم کیوں کھلائیں ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اُس کو کھلا دیتا تم لوگ تو باطل
صَلِّ مُبِينٌ ﴿۳۸﴾ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۳۹﴾

ایک دفعہ تو صریح اور کہتے ہیں کب ہوگا یہ وعدہ اگر تم سچے ہو
مَا يَنْظُرُونَ إِلَّا الصَّيْحَةَ وَاحِدَةً تَأْخُذُهُمْ وَهُمْ يَخِصِّسُونَ ﴿۴۰﴾

نوراہ دیکھتے ہیں ایک چنگھاڑ کی جو اُن کو آپڑائی جب آپس میں جھگڑا نہ ہو گئے
فَلَا يَسْتَطِيعُونَ تَوْصِيَةً وَلَا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ يَرْجِعُونَ ﴿۴۱﴾ وَنُفِخَ

پھر نہ کر سکیں گے کچھ کہہ سکیں اور نہ اپنے گھر کو پھر کر جاسکیں گے اور پھونکے گئے
فِي الصُّورِ فَإِذَا هُم مِّنَ الْأَجْدَاثِ إِلَىٰ رَبِّهِمْ يَنْسِلُونَ ﴿۴۲﴾

پھر تیسری دھند سے اُن کے دل سے اپنے رب کی طرف تخیل بٹانے کے کہیں گے
يَوْمَئِذٍ نَّاسٌ مِّنْ مَّرْقَدٍ نَّاسٌ هَٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ

ایسے لوگ جنہوں نے سوئے ہوئے ہیں یہ وہ ہے جو وعدہ کیا تھا رحمن نے اور سچ کہا تھا
الْمُرْسَلُونَ ﴿۴۳﴾ إِنْ كَانَتْ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً فَإِذَا هُمْ جَمِيعٌ لَّدَيْنَا

پہنچاؤں کے لئے ایک چنگھاڑ ہوگی پھر اُس دم دوسرے ہمارے پاس
مُخَضَّرُونَ ﴿۴۴﴾ فَالْيَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَلَا يُجْزَوْنَ إِلَّا مَا

پھر آج کے دن کو کسی بھی چیز پر اور نہ ہی بدلے دیئے جائیں گے

كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿۳۸﴾ اِنَّ اَصْحَابَ الْجَنَّةِ الْيَوْمَ فِي شُغُلٍ فَاكِهُونَ ﴿۳۹﴾

کرتے تھے وہ تحقیق بہشت کے لوگ آج بہشت میں ہیں باتیں کرتے
ہم و آزاؤ اجمہم فی ظلل علی الارایک متکون ﴿۳۸﴾ لہم فیہا فاکہہ
وہ اور ان کی عورتیں سایوں میں تختوں پر بیٹھے ہیں سنجیدہ لگاتے انکے لئے وہاں ہے سب

وَلَهُمْ مَا يَدْعُونَ ﴿۳۹﴾ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِيمٍ ﴿۴۰﴾ وَامْتَاذُوا

اور انکے لئے ہے جو کچھ مانگیں وہ سلام بولنا ہے رب مہربان سے وہ اور تم الگ ہو جاؤ

الْيَوْمَ اِيَّهَا الْمَجْرُمُونَ ﴿۴۱﴾ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يَبْنٰى اَدَمَ اَنْ لَا تَعْبُدُوا

آج اے مجرم گارو وہ میں نے نہ کہہ رکھا تھا تم کو اسے آدم کی اطاعت کرنے پر مجبور

الشَّيْطٰنَ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِينٌ ﴿۴۲﴾ وَاِنْ اَعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ

شیطان کو وہ کھلا دشمن ہے تمہارا اور کہ پر جو مجھ کو یہ راہ ہے

مُسْتَقِيْمٌ ﴿۴۳﴾ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبَلًا كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا

سیدھی راہ اور وہ پہاڑ گمراہ کیا تم میں سے بہت خلقت کو پھر کیا تم کو سمجھ

تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِي كُنْتُمْ تُوعَدُوْنَ ﴿۴۵﴾ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ

نہ سمجھو یہ دوزخ ہے جس کا تم کو وعدہ تھا جاہلو اس میں آج کے دن

بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ﴿۴۶﴾ الْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَا اَيْدِيَهُمْ

جہنم اپنے کفر کا آج ہم نہ لگا دیں گے ان کے منہ پر اور بیٹھے ہم سے انکے ہاتھ

وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ﴿۴۷﴾ وَلَوْ نَشَاءُ لَطَمَسْنَا عَلٰى

اور ہٹا دیں گے ان کے پاؤں جو کچھ وہ کھاتے تھے اور اگر ہم چاہیں مٹا دیں ان کی

اَعْيُنُهُمْ فَاَسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنْىٰ يَبْصُرُوْنَ ﴿۴۸﴾ وَلَوْ نَشَاءُ

آنکھیں پھر دہریں رستہ پالنے کو پھر کہاں سے سوجھے اور اگر ہم چاہیں

لَمَسَخْنَاهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَلَا يَرْجِعُوْنَ ﴿۴۹﴾

صورت مسخ کر دیں ان کی جہاں کی تھاں پھر نہ آگے چل سکیں اور نہ واپس پھر نہیں

وَمَنْ تَعْبُدُهُ تُنْكِسْ فِي الْخَلْقِ أَفَلَا يَعْقِلُونَ ﴿٣٩﴾ وَمَا عَلَّمْنَاهُ الشِّعْرَ
 کہ جس کو تم پوجتے ہو وہ لوگوں میں اس کی پیدائش میں پھر کیا ان کو سمجھ نہیں دیتا اور ہم نے نہیں سکھایا اس کو شاعری

وَمَا يَنْبَغِي لَهُ إِنْ هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ وَقُرْآنٌ مُبِينٌ ﴿٤٠﴾ لِيُنذِرَ مَنْ
 اور اس کو اللہ کی نصیحت ہے اور قرآن ہے صاف و آسان کہ اس کو

كَانَ حَيًّا وَيَحِقُّ الْقَوْلُ عَلَى الْكَافِرِينَ ﴿٤١﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ
 کہ وہ زندہ تھا اور ثابت ہوا کہ ان پر کفر کی بات سچ ہے اور انہیں دیکھتے ہو کہ جس نے بنا دیا ہے کلمہ مسلم

لَمَّا عَمِلَتْ آيِدِينَا أَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا مَالِكُونَ ﴿٤٢﴾ وَذَلَّلْنَاهُمْ
 اور ان کی بنائی ہوئی چیزوں سے جو اپنے بھروسہ ان کے مالک ہیں کہ اور عاجز کر دیا ان کو کرتے آگے

لَهُمْ آيَاتُ كُوبُهُمْ وَمِنْهَا يَكُلُونَ ﴿٤٣﴾ وَلَهُمْ فِيهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ
 کہ ان میں کوئی ہے انکی سواری اور کسی کو کھاتے ہیں اور ان کے واسطے چارباہوں میں فائدہ ہے میں اور پینے کے مٹا

أَفَلَا يَشْكُرُونَ ﴿٤٤﴾ وَاتَّخَذُوا مِنْ دُونِ اللَّهِ آلِهَةً لَّهُمْ
 کہ ان لوگوں نے اللہ نہیں کرتے وہ اور پکڑتے ہیں اللہ کے سوائے اور حکم کہ شاید ان کی

لُحُورُونَ ﴿٤٥﴾ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُندٌ مُحَضَّرُونَ ﴿٤٦﴾
 کہ ان میں نہ کر سکیں گے ان کی مدد اور یہ ان کی فوج ہو کر پکڑے آئینے و

لَا يَخْزِيكَ قَوْلُهُمْ إِنَّآ أَنْعَلُم مَّا يَسْتُرُونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ﴿٤٧﴾ أَوَلَمْ يَرَوْا
 کہ ان لوگوں نے ان کی بات سے ہم جانتے ہیں جو دیکھتے ہیں اور جو ظاہر کرتے ہیں کہ کیا دیکھتے ہیں

إِنَّا خَلَقْنَاهُ مِنْ نُطْفَةٍ فَإِذَا هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ ﴿٤٨﴾ وَ
 کہ ہم نے اس کو بنایا ایک قطرہ سے پھر تھی وہ بڑگیا ہم کو ملنے بولنے والا کہ اور

كَرِهَ لَنَا مِثْلًا وَسَيَ خَلَقَهُ قَالَ مَنْ يُحْيِي الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيمٌ ﴿٤٩﴾
 کہ ہم نے اس کو بنا دیا اور مٹیوں سے کہنے والا کون زندہ کرے گا ہڈیوں کو جب کہ کھڑی ہو گئیں وہ

لَلَّذِي أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيمٌ ﴿٥٠﴾
 کہ جس نے بنایا ان کو پہلی بار اور وہ سب سے جانتا ہے کہ

الَّذِي جَعَلَ لَكُم مِّنَ الشَّجَرِ الْأَخْضَرِ نَارًا إِذَا أَنتُم مِّنْهُ تُوقِدُونَ ﴿۳۵﴾
 جس نے بنا دی تم کو سبز درخت سے آگ پھر اب تم اس سے شعلے جوتے

أَوَلَيْسَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ بِقَدِيرٍ عَلَىٰ أَن يَخْلُقَ مِثْلَهُمْ ﴿۳۶﴾
 کیا جس نے بنائے آسمان اور زمین نہیں بنا سکتا ان جیسے

بَلَىٰ ۖ وَهُوَ الْخَلَّاقُ الْعَلِيمُ ﴿۳۷﴾ إِنَّمَا أَمْرُهُ إِذَا أَرَادَ شَيْئًا أَن يَقُولَ لَهُ كُنْ
 کیوں نہیں اور وہی ہے اہل بنائو اس کے بلائے لاٹ اُس کا حکم یہی ہے کہ جب کہنا چاہے کسی چیز کو تو کہے اُس کو ہو

فَيَكُونُ ﴿۳۸﴾ فَسُبْحَنَ الَّذِي يَبْدَأُ فَتَلَكُّوهُ كُلُّ شَيْءٍ ۖ وَ إِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ﴿۳۹﴾
 وہ اسی وقت جو پہلے بنا دیا کہ وہ ذات جس کے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی اور اسی کی طرف پھر کر کے جاتے ہیں

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ اٰیٰتِهَا ۷۷ وَ هِيَ مِمَّا تَشْتَرُونَ اٰیٰتِهَا ثَلٰثٌ وَّ اَلْوَسٰتِیْ
 سورۃ الرحمن مدینہ میں نازل ہوئی اور اس کی آیتیں تین ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شرع اللہ کے نام سے جو بید نہر یا نہایت رحم والا ہے

الرَّحْمٰنُ ﴿۱﴾ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ﴿۲﴾ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ﴿۳﴾ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ﴿۴﴾
 رحمن نے سکھایا قرآن کو بنایا آدمی پھر سکھایا اُس کو بات کرنا

الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ﴿۵﴾ وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ﴿۶﴾ وَالسَّمَاءُ
 سورج اور چاند کے لئے ایک حساب ہے اور بجائے اور درخت خشک ہیں سجدت میں اور آسمان کو

رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ﴿۷﴾ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ﴿۸﴾ وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ
 اونچا کیا اور رکھی ترازو کہ نہ بادی نہ کرو ترازو میں اور سچی ترازو تو لو

بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ﴿۹﴾ وَالْأَرْضُ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ﴿۱۰﴾
 انصاف سے اور مت غشاور تول کو دے اور زمین کو بچھایا واسطے خلق کے

فِيهَا فَالْكَهَّةُ ۖ وَالنَّحْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ﴿۱۱﴾ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ ﴿۱۲﴾
 اس میں میوہ ہے اور کھجوریں جن کے میوہ پر غلاف اور اس میں اناج جس کے ساتھ عیس ہے

وَالرِّيحَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ
اور ایشول خوشبودار واک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں دک بنایا آدمی کو

مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝
کھنکھاتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کی پیپٹ سے دک

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں دک مالک دُشرق کا اور مالک دُغرب کا دک

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جھلنے دو دریا مل کر چلنے دک ان دونوں میں بڑا کسود

لَّا يَبْغِيَانِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ
جو ایک دوسری پر نیا دق نہ کرت دک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے نکلتا ہے ان دونوں سے موتی

وَالْمَرْجَانُ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنشَآتُ فِي
اور مژنگا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور اُسی کے ہیں جہاز اُونچے کھڑے

الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ كُلُّ مَنَ عَلَيْهَا
دریا میں جیسے پہاڑ دک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جو کوئی ہے زمین پر

فَإِن يَبْقَىٰ وَجْهَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا
فنا ہو نہ والا ہے اور باقی رہیگا منہ تیرے رب کا بزرگی اور عظمت والا دک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبِينَ ۝ يَسْأَلُهُ مَن فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي
جھٹلاؤ گے اُس سے مانگتے ہیں جو کوئی ہیں آسمانوں میں اور زمین میں ہر دن اُس کو ایک

شَأْنٍ ۝ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ سَنَفَعُ لَكُمْ أَيُّهُ الثَّقَلَيْنِ ۝
احد ہے دک پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے ہم جلد فایہ ہوئے ہیں تمہاری طرف لے دو بھاری قفلو

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ۝ يَمْعَشَرُ الْجِنُّ وَالْإِنسُ إِنَّ
پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اسے گروہ جنوں کے اور انسانوں کے اگر

اَسْتَطَعْتُمْ اَنْ تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ فَانْفُذُوْا
 تم سے ہو سکے کہ نکل جاؤ گے آسمانوں اور زمین کے کناروں سے تو نکل جاؤ گے

لَا تَنْفُذُوْنَ اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۚ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۳۶﴾
 نہیں نکل سکتے کے بغیر اس کے سوا کہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

یُرْسِلُ عَلَیْکُمْ شَوَاطِیْٓ مِنْ نَّارِهٖٓ وَنَحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ﴿۳۷﴾
 چھوڑے جائیں تم پر شعلے آگ کے صاف اور دھواں لے ہوئے پھر تم بدلہ نہیں لے سکتے

فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۳۸﴾ فَاِذَا انشَقَّتِ السَّمَاءُ فَکَانَتْ رُجْدًا
 پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پھر جب پھٹ جائے آسمان تو ہو جائے گلابی

کَالِدِّهٰنِ ﴿۳۹﴾ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۴۰﴾ فِیَوْمَیْذِ لَا یَسْـَٔلُ
 جیسے زنی و پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے پھر اُس دن پوچھ نہیں

عَنْ ذُنُوبِهِٗٓ اِنْسٌ وَّلَا جَانٌ ﴿۴۱﴾ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۴۲﴾
 اُس کے گناہ کی کسی آدمی سے اور جن سے نہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے

یَعْرِفُ الْمُجْرِمُوْنَ سِیْمًا هُمْ فِیْوَخُوْنَ بِالتَّوْحٰیۃِ وَالْاَقْدَامِ ﴿۴۳﴾
 پہچانے پڑینگے مجرم گناہ اپنے چہرے سے وہ پھر بڑا ہمایا کا پیشانی کے بال سے اور پاؤں سے

فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۴۴﴾ هٰذِهِ جَهَنَّمُ الَّتِیْ یُکَذِّبُ بِهَا
 پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے یہ دوزخ ہے جس کو جھوٹ بتاتے تھے

الْمُجْرِمُوْنَ ﴿۴۵﴾ یَطُوْفُوْنَ بَیْنَهَا وَبَیْنِ حِیْمٰنٍ ﴿۴۶﴾ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا
 گنہگار وہ پھریں گے بیچ اُس کے اور کھولتے پانی کے نہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُکْذِبٰنِ ﴿۴۷﴾ وَلَیْسَ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ جَنَّتٰنِ ﴿۴۸﴾ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا
 جھٹلاؤ گے اور جو کوئی ڈرا کھڑے ہونے سے اپنے رب کے نہیں ڈوبواں وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے

تُکْذِبٰنِ ﴿۴۹﴾ ذٰوَاتَاۤ اَفْئَانٍ ﴿۵۰﴾ فَبَاۤیَ الْاِءْرِبٰکُمَا تُکْذِبٰنِ ﴿۵۱﴾ فِیْہِمَا
 رب کی جھٹلاؤ گے جن میں بہت سی شاخیں وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن دونوں میں

عَيْنَ تَجْرِيْنَ ﴿٥٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِْنَ ﴿٥١﴾ فِيهِمَا مِنْ كُلِّ

ان کے ہوتے ہیں وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن دونوں میں ہر

الَهِتَ زَوْجِْن ﴿٥٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِْنَ ﴿٥٣﴾ مُتَكَيِّنَ عَلَى فُرُشٍ

ان کے ہم کام کا ہو گا پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم کیونگے بیٹھے بچھونوں پر

مَلَأْنَاهُمْ مِنْ اسْتَبْرَقٍ وَجَنَّا الْجَحْتَيْنِ دَانِ ﴿٥٤﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

ان کے استر تانے کے وہ اور سوداؤں باغوں کا جھک رہا ہو پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تُكَذِّبِْنَ ﴿٥٥﴾ فِيْهِنَّ قُصِرَتُ الظُّرُفُ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ

جھٹلاؤ گے اُن میں عورتیں ہیں کچی نگاہ والیاں نہیں قہمت کی اُن سے کسی آدمی نے اُن کو پہلے

لَا جَانِ ﴿٥٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِْنَ ﴿٥٧﴾ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَ

اور کسی جن نے وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے وہ کیسی جیسے کہ لعل اور

الْمَرْجَانِ ﴿٥٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِْنَ ﴿٥٩﴾ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ

نہایت پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور کیا بدلہ ہے نیکی کا

اِلَّا الْاِحْسَانُ ﴿٦٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِْنَ ﴿٦١﴾ وَمِنْ دُونِهِمَا

نیک وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اور اُن دوسرے سوائے اور

جَعَلْنِ ﴿٦٢﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِْنَ ﴿٦٣﴾ مُدَّهَامَتَيْنِ ﴿٦٤﴾ فَبِأَيِّ

اور ان میں وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے گہرے سبز جیسے سیاہ وہ پھر کیا کیا

الآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِْنَ ﴿٦٥﴾ فِيْهِمَا عَيْنَانِ نَضَّاخَتَيْنِ ﴿٦٦﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

انہوں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن میں دو چشمے ہیں اُبلتے ہوئے پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبِْنَ ﴿٦٧﴾ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَانٌ ﴿٦٨﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ

اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن میں میوے ہیں اور کھجوریں اور انار وہ پھر کیا کیا نعمتیں

رَبِّكُمَا تُكَذِّبِْنَ ﴿٦٩﴾ فِيْهِنَّ خَيْرٌ حَسَانٌ ﴿٧٠﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا

اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اُن سب باغوں میں اچھی عورتیں ہیں خوبصورت وہ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی

تَكْذِبِينَ ﴿٤٦﴾ حُورٌ مَّقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ ﴿٤٧﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٤٨﴾
 جھلاؤ گے جوڑیں ہیں رُکی رشتے والیاں خیموں میں فل پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے

لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌ ﴿٤٩﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٠﴾
 نہیں ہاتھ لگایا ان کو کسی آدمی نے اُن سے پہلے اور کسی جن نے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے

مُتَكِينٍ عَلَى رُقْرُقٍ خَضِرٍ وَعَبَقَرِيَّ حَسَانٍ ﴿٥١﴾ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿٥٢﴾
 تکیہ لگائے نیچے سبز مندوں پر اور قیمتی بچھوئے نفیس پر پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھلاؤ گے

تَكْذِبِينَ ﴿٥٣﴾ تَبْرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ﴿٥٤﴾
 جھلاؤ گے بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کی جو بڑائی والا اور عظمت والا ہے فل

سُورَةُ الْوَاقِعَةِ ﴿٥٥﴾ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لَكَ أَنْ يَتَكَبَّرَ فِي رُكُوعٍ
 سورۃ واقعہ تمہیں نازل ہوئی اور اس کی چھانوے آیتیں ہیں اور تین رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بید مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿٥٦﴾ لَيْسَ لَوْقَعَتِهَا كَاذِبَةٌ ﴿٥٧﴾ خَافِضَةٌ
 جب ہو پڑے ہو پڑنے والی نہیں ہے اس کے ہو پڑنے میں کچھ جھوٹ فل پست کرنی والی ہو

رَافِعَةٌ ﴿٥٨﴾ إِذَا رُجَّتِ الْأَرْضُ رَجًا ﴿٥٩﴾ وَبُسَّتِ الْجِبَالُ بَسًا ﴿٦٠﴾
 بلند کرنی والی فل جب لڑے زمین کپکپا کر اور ریزہ ریزہ ہوں پہاڑ ٹوٹ جھوٹ کر

فَكَانَتْ هَبَاءً مُنْبَثًا ﴿٦١﴾ وَكُنْتُمْ أَزْوَاجًا ثَلَاثَةً ﴿٦٢﴾ فَأَصْحَابُ
 پھر ہو جائیں غبار اُڑتا ہوا فل اور تم ہو جاؤ تین قسم پر فل پھر داہنے

الْيَمِينَةِ ﴿٦٣﴾ مَا أَصْحَابُ الْيَمِينِ ﴿٦٤﴾ وَأَصْحَابُ الْمَشْأَمِ ﴿٦٥﴾ مَا أَصْحَابُ
 داہے کیا خوب ہیں داہنے والے فل اور بائیں والے کیا برے لوگ ہیں

الْمَشْأَمِ ﴿٦٦﴾ وَالسَّابِقُونَ السَّابِقُونَ ﴿٦٧﴾ أُولَئِكَ الْمُقَرَّبُونَ ﴿٦٨﴾ فِي
 بائیں والے فل اور اگلی والے تو اگلی والے وہ لوگ ہیں مقرب باغوں

جَعَلَتِ التَّعِيمَ ۱۷ ثَلَاثَةً ۱۸ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۱۹ وَقَلِيلٌ مِّنَ الْآخِرِينَ ۲۰

نعت کے وٹ انہو ہے پہلوں میں سے اور تھوڑے ہیں پچھلوں میں سے وٹ

عَلَى سُرٍّ مَوْضُوعَةٍ ۲۱ مُتَّكِنِينَ عَلَيْهِ بِأَمْتِقَالِينَ ۲۲ يَطُوفُ عَلَيْهِمْ

پر اٹھ ہیں جڑوں تختوں پر وٹ ٹکیہ لگائے اُن پر ایک دوسرے کے سامنے وٹ لئے بھرتے ہیں لگے ہیں

وَلَدَانِ مُخَلَّدُونَ ۲۳ بِأَكْوَابٍ وَأَبَارِيقَ ۲۴ وَكَأْسٍ مِّنْ مَّعِينٍ ۲۵

وٹ کے دو لڑکے والے وٹ آنکھوں سے اور کورے اور پیالے تھوڑی شراب کا

لَا يَصْدَعُونَ عَنْهَا وَلَا يَنْزِفُونَ ۲۶ وَفَاكِهَةٍ مِّمَّا يَتَخَيَّرُونَ ۲۷

اُن سے نہ دھمکتے اور نہ کو اس گتے وٹ اور میوہ جو اُس پسند کر لیں

وَلَحْمٍ طَيْرٍ مِّمَّا يَشْتَهُونَ ۲۸ وَحُورٌ عِينٌ ۲۹ كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ

اور گوشت اُن کے جانوروں کا جس قسم کو چاہے وٹ اور عورتیں گوری بڑی آنکھوں والیاں جیسے موتی کے دانے

الْمَكْنُونِ ۳۰ جَزَاءُ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۳۱ لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا الْغَوَاوُ

الہامات کے اندر وٹ بدلہ اُن کاموں کا جو کرتے تھے نہیں سنیں گے وہاں کہیں اور

لَا تَأْتِيهَا ۳۲ إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ۳۳ وَاصْحَابُ الْيَمِينِ ۳۴ كَمَا أَصْحَابُ

وٹ کا وہاں بات مگر ایک بولنا سلام سلام وٹ اور دہاتے والے کیا کہتے دہاتے

الْيَمِينِ ۳۵ فِي سِدْرٍ مَّخْضُودٍ ۳۶ وَطَلْحٍ مَّنْضُودٍ ۳۷ وَظِلٍّ مُّمدودٍ ۳۸

والوں کے رہتے ہیں بیری کے درختوں میں جن پر کاشائیں وٹ اور کیلے پر ت اور سایہ نہایت

وَمَا مَسْكُوبٍ ۳۹ وَفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ ۴۰ لَا مَقْطُوعَةٍ وَلَا مَمْنُوعَةٍ ۴۱

اور اُل ہتا ہوا اور میوہ بہت نہ اُس میں سے ٹوٹا اور نہ روکا ہوا وٹ

وَأَنْشَاءٍ مَّرْفُوعَةٍ ۴۲ إِنَّا أَنْشَأْنَاهُنَّ إِنشَاءً ۴۳ فَجَعَلْنَهُنَّ أَبْكَارًا ۴۴

اور بونے اُٹھنے والے ہم نے اُن عورتوں کو ایک اچھی اٹھان پر پھر کیا اُن کو کنواریاں

عَرَبًا أَتْرَابًا ۴۵ لِأَصْحَابِ الْيَمِينِ ۴۶ ثَلَاثٌ مِّنَ الْأَوَّلِينَ ۴۷ وَثَلَاثَةٌ

اور اُن والیاں ہم عمر واسطے دہاتے والوں کے وٹ انہو ہے پہلوں میں سے اور انہو پر

مِّنَ الْآخِرِينَ ۖ وَأَصْحَابُ الشَّامِلِ ۗ مَا أَصْحَابُ الشَّامِلِ ۚ فِي سُبُوتٍ ۚ
 پچھلوں میں سے مکمل اور بائیں والے کیسے بائیں والے تیز بھاڑیں اور

حَمِيمٍ ۚ وَظِلٍّ مِّنْ يَّخْمُومٍ ۚ لَا بَارِدٍ وَلَا كَرِيمٍ ۚ إِنَّهُمْ كَانُوا قَبْلَ
 جلتے پانی ہیں اور سایہ میں بخوبی کے نہ ٹھنڈا اور نہ عورت کا دل دو ٹوک تھے اس سے

ذٰلِكَ مُتَرَفِّعِينَ ۚ وَكَانُوا يَصْرُون ۚ عَلَى الْحَدِثِ الْعَظِيمِ ۚ وَكَانُوا
 پہلے خوش حال اور ضد کرتے تھے اُس پر اسے گناہ پر دل اور

يَقُولُونَ ۚ اِذَا امِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا اِنَّا لَبَعُوثُونَ ۚ اَوْ
 کہا کرتے تھے کسی جب ہم مر گئے اور ہرچکے نشی اور پڑیاں کیو ہم پھر اُٹھائے جائیگے اور کیا

اَبَاؤُنَا الْاَوَّلُونَ ۚ قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۚ لَمَجْمُوعُونَ ۚ
 ہمارے اگلے باپ والے بھی مکمل تو کہہ دے کہ اگلے اور پچھلے سب اکٹھے ہونے والے ہیں اور

اِلٰى مِيْقَاتٍ يُّوْمٍ مَّعْلُومٍ ۚ ثُمَّ اِنَّا اِيْهَا الضَّالُّوْنَ الْهٰكِدُونَ ۚ
 ایک دن مقرر کے وقت پر مکمل پھر تم جو جو اسے بٹکے ہو وہ جھٹلانے والے

لَا يَكُلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ رَّقُوْمٍ ۚ فَبِالْاَوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ۚ فَشَرِبُوْنَ
 البتہ کھاو گے ایک درخت سینہ کے سے پھر بھڑکے اُس سے پیٹ و پھر پیو گے

عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيمِ ۚ فَشَرِبُوْنَ شُرْبَ الْهَيْمِ ۚ هٰذَا نَزْلُ لَّهُمْ يَوْمَ الدِّينِ ۚ
 اُس پر ایک جلتا پانی پھر پیو گے جیسے ہیں اُونٹ کو تھمتے ہوئے مک یہ معافی جو ان کی نھانے کو مک

نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ فَلَوْلَا تَصَدَّقُوْنَ ۚ اَفَرَأَيْتُمْ كَاتِبُتُمْ ۚ اَن تُمْ
 تم نے تم کو بنایا پھر کیوں نہیں سچ مانتے مک بھلا دیکھو تو جو پانی تم ٹپکاتے ہو اب تم

تَخْلُقُوْنَ ۚ اَمْ نَحْنُ الْخَالِقُونَ ۚ نَحْنُ قَدْ زَا بَيْنَكُمْ الْمَوْتَ وَمَا
 اُس کو بناتے ہو یا ہم ہیں بنانے والے مک ہم ٹھہرا چکے تم میں مرنا مک اور

نَحْنُ بِمَسْبُوقِينَ ۚ عَلٰى اَنْ نُّبَدِّلَ اَمْثَالَكُمْ وَنُنْشِئَكُمْ فِىْ مَا
 ہم عاجز نہیں اس بات سے کہ بدلیں گے اُس میں تمہاری طرح کے لوگ اور اُنھارے اُس میں تم

لَا تَعْلَمُونَ ﴿٦١﴾ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ﴿٦٢﴾

وہاں تم نہیں جانتے والے اور تم جان چکے ہو پہلا اٹھان بھڑکیں نہیں یاد کرتے والے

أَفَرَأَيْتُمْ مَا تَحْرُثُونَ ﴿٦٣﴾ ءَأَنْتُمْ تَزْرَعُونَهَا أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ﴿٦٤﴾

بھلا دیکھو تو جو تم ہوتے ہو کیا تم اس کو کھاتے ہو کھیتی یا ہم ہیں کھیتی کرنے والے

لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ﴿٦٥﴾ إِنَّا الْبَغْرُمُونَ ﴿٦٦﴾ بَلْ

اگر ہم چاہیں تو کر دیں اس کو روندہ ہو گا اس پر تم سارے دن رہو باتیں بناتے جم تو فرخندہ رہ گئے بلکہ

نَحْنُ الْمَحْرُومُونَ ﴿٦٧﴾ أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ﴿٦٨﴾ ءَأَنْتُمْ أَنْزَلْتُمُوهُ

ہم نے نصیب ہو گئے وٹ بھلا دیکھو تو پانی کو جو تم پیتے ہو کیا تم نے اُتارا اس کو

مِّنَ الْمَزْنِ أَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُونَ ﴿٦٩﴾ لَوْ نَشَاءُ جَعَلْنَاهُ أُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُونَ ﴿٧٠﴾

بادل سے یا ہم ہیں اُتارنے والے وٹ اگر تم چاہیں کر دیں اس کو کھار یا بھڑکیں

لَا تَشْكُرُونَ ﴿٧١﴾ أَفَرَأَيْتُمُ النَّارَ الَّتِي تُورُونَ ﴿٧٢﴾ ءَأَنْتُمْ أَنْشَأْتُمُ

ہاں احسان ماننے والے وٹ بھلا دیکھو تو آگ جس کو تم سٹگاتے ہو کیا تم نے پیدا کیا

شَجَرَتَهَا أَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُونَ ﴿٧٣﴾ نَحْنُ جَعَلْنَاهَا تَذْكِرَةً وَمَتَاعًا

اس کا درخت یا ہم ہیں پیدا کرنے والے وٹ ہم نے ہی تو بنایا و درخت یاد دلانے کو وٹ اور تفریح کے

لِلْمُقِيمِينَ ﴿٧٤﴾ فَبِئْسَ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿٧٥﴾ فَلَا أُقِيمُ بِمَوْقِعِ النُّجُومِ ﴿٧٦﴾

مکمل والوں کے وٹ سوہل پاکی اپنے رب نام کی جبر سے بڑا وٹ سوہل قسم کھا تاہوں ہاں کہنے کی وٹ

وَلَئِنَّ لَقَسْمًا لَّو تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ﴿٧٧﴾ إِنَّ لَقُرْآنًا كَرِيمٌ ﴿٧٨﴾ فِي كِتَابٍ

اور یہ قسم ہے اگر سمجھو تو بڑی قسم بیشک یہ قرآن ہے عزت والا کہیں ہو سہ ایک

مَكْنُونٍ ﴿٧٩﴾ لَا يَمْسُئُهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ﴿٨٠﴾ تَنْزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٨١﴾

پوشیدہ کتاب میں اس کو دہی چھوتے ہیں جو پاک بنائے گئے ہیں وٹ اُتارا ہوا ہے پروردگار عالم کی طرف سے وٹ

أَفَبِهَذَا الْحَدِيثِ أَنْتُمْ مُدْهِنُونَ ﴿٨٢﴾ وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ

ابھگیا اس بات میں تم مستی کرتے ہو اور اپنا حصہ تم ہی لیتے ہو کہ

تَكْذِبُونَ ﴿۹۶﴾ فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلُقُومَ ﴿۹۷﴾ وَأَنْتُمْ حِينِيذٌ تَنْظُرُونَ ﴿۹۸﴾

اُس کو جھٹلاتے ہوئے پھر کیوں نہیں جس وقت وہ جان پہنچے خلق کو اور تم اُس وقت دیکھ رہے ہو

وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنْكُمْ وَلَكِنْ لَا تَبْصُرُونَ ﴿۹۹﴾ فَلَوْلَا إِنْ كُنْتُمْ

اور ہم اُس کے پاس ہیں تم سے زیادہ پر تم نہیں دیکھتے پھر کیوں نہیں اگر تم نہیں

غَيْرِ مَدِينِينَ ﴿۱۰۰﴾ تَرْجِعُونَهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿۱۰۱﴾ فَأَمَّا إِنْ كَانَ

کسی کے حکم میں تو کیوں نہیں پھیر دیتے اُس بوج کو، اگر ہو تم سے وک سو جو اگر وہ مردہ ہوا

مِنَ الْمُقَرَّبِينَ ﴿۱۰۲﴾ فَرَوْحٌ وَرَيْحَانٌ ۖ وَجَنَّتْ نَعِيمٌ ﴿۱۰۳﴾ وَأَمَّا إِنْ

مقرب لوگوں میں تو راحت ہے اور روضی ہے اور باغ نعمت کا اور جو اگر

كَانَ مِنَ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۱۰۴﴾ فَسَلَامٌ لَّكَ مِنْ أَصْحَابِ الْيَمِينِ ﴿۱۰۵﴾ وَأَمَّا

وہ ہوا وہ اپنے والوں میں تو سلامتی پہنچے تجھ کو دہنے والوں سے وک اور جو

إِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِينَ الضَّالِّينَ ﴿۱۰۶﴾ فَنُزُلٌ مِّنْ حَمِيمٍ ﴿۱۰۷﴾ وَتَصْلِيَةٌ

اگر وہ ہوا جھٹلانے والوں سے جھٹلانے والوں میں سے تو صمانی ہے جلتا پانی اور ڈالنا

بِحَمِيمٍ ﴿۱۰۸﴾ إِنَّ هَذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِينِ ﴿۱۰۹﴾ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ﴿۱۱۰﴾

اُس میں وک بیشک یہ بات یہی کہ یقین کے وک سوبول پاک اپنے رب کے نام سے جو ہے بڑا وک

سُورَةُ الْمُلْكِ بِكَيْتٍ تَرَاهِي شَلْشُونًا يَتَمَوَّجُ فِيهَا رُكُوعٌ

سورہ ملک مگر میں نازل ہوئی اور اس کی تیس آیتیں ہیں اور دو رکوع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بجد مہربان نہایت رحم والا ہے

تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿۱﴾

بڑی برکت ہے اُس کی جس کے ہاتھ میں ہے رُج اور وہ سب کچھ کر سکتا ہے وک

الَّذِي خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيَاةَ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا ۚ وَهُوَ

جس نے بنایا مرنا اور جینا تاکہ تم کو جانچے کون تم میں اچھا کرتا ہے کام وک اور وہ

الْعَزِيزُ الْغَفُورُ ۝ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ طِبَاقًا مَا تَرَى فِي

اس کا جس نے بنائے سات آسمان تہہ فوق کیا دیکھا ہے تو

مَلَقَ الرَّحْمَنُ مِنْ تَفَوُّتٍ فَأَرْجِعِ الْبَصَرَ هَلْ تَرَى مِنْ فُطُورٍ ۝ ثُمَّ

دیکھ کے بتائے میں کچھ فرق وہ پھر دوبارہ نگاہ کر کہیں نظر آتی ہے کچھ کو فطرت پھر

أَرْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ إِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَهُوَ حَسِيرٌ ۝ وَ

دوبارہ نگاہ کر دو بار کوٹ آسکی تیرے پاس تیری نگاہ رو بہ کر تھک کر واپس اور

أَعَدَّ زِينَتَا السَّمَاءِ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحٍ وَجَعَلْنَاهَا رُجُومًا لِلشَّيْطَانِ وَ

ہم نے دونوں دی سب سے درجے آسمان کو چراغوں سے و اور ان سے کرکھی ہے ہم نے چھینک مارشیطان کے لیے و

أَعَدَّ نَارَ الْهَمِّ عَذَابَ السَّعِيرِ ۝ وَلِلَّذِينَ كَفَرُوا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ

دیکھا ہے ان کے واسطے عذاب دہشت انگ کا و اور جو لوگ منکر ہوئے اپنے رب کے ان کے واسطے جہنم کا

وَبِئْسَ الْمَصِيرُ ۝ إِذَا الْقُفُوفُ فِيهَا سَمِعُوا لَهَا شَهِيقًا وَهِيَ تَفُورُ ۝ تَكَادُ

اور بدی حد جا پہنچے و جب اُس میں اُلٹے جانے لگیں سنیں گے اُس کا ڈھانڈنا اور وہ اچھل رہی ہوگی اسی گستاخ

تُكَيِّدُ مِنَ الْغَيْظِ كُلُّهَا الْيَقِي فِيهَا فَوْجٌ سَأَلَهُمْ خَزَنَتُهَا أَلَمْ يَأْتِكُمْ

کہاؤٹ پر ہی جوش سے و قاتل جس وقت پڑے اُس میں ایک گروہ پوچھیں اُن کو و فرج کے وار نہ کیا پہنچا تھا تمہاری کیا

نَذِيرٌ ۝ قَالُوا بَلَىٰ قَدْ جَاءَنَا نَذِيرٌ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللَّهُ مِنْ

کوئی ارستا نہ والا وہ بلیس کیوں نہیں ہوتا پس متجاوڑا نہ والا پھر ہم نے جھٹلایا اور کہا نہیں آئی اللہ نے کوئی

شَيْءٍ إِنْ أَنْتُمْ إِلَّا فِي ضَلَالٍ كَبِيرٍ ۝ وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا

تو تو بڑے ہوئے ہو بڑے بھگانے میں و اور کہیں گے اگر ہم ہوتے سنتے یا سمجھتے تو

كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝ فَأَعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِأَصْحَابِ السَّعِيرِ ۝

ہوئے و دشمن والوں میں و سو قاتل ہو گئے اپنے گناہ کے اب دفع ہو جائیں و دشمن والے و

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ۝ وَ

وہ دہشتے ہیں اپنے رب سے بن دیکھے و ان کے لئے معافی ہے اور ثواب بڑا اور

اَسِرُوا قَوْلَكُمْ اَوْ اجْهَرُوا بِهِ ۚ اِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۝۱۵

تم چھپا کر کوئی بات یا کھول کر وہ خوب جانتا ہے چیزوں کے بھید و بھلاؤ نہایت

مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ۝۱۶ هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ

جس نے بنایا اور وہی ہے بھید جاننے والا خبردار وہی ہے جس نے کیا تمہارے آگے زمین کو

ذُلًّا لَا تَأْمِنُونَ فِي مَنَازِكِهَا وَكُلُّوا مِنْ رِزْقِهِ ۚ وَآيَةُ النَّشُورِ ۝۱۷

پست اب چلو پھرو اس کے گنہگاروں پر اور کھاؤ کچھ اس کی دی ہوئی برکت اور اسی کی طرف ہی اٹھاؤ پھوٹ

أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ۝۱۸

کیا تم بڑھ ہو گئے اُس سے جو آسمان میں ہے اس سے کہ دھسا لے تم کو زمین میں پھرتی دھرتی کے

أَمْ أَمِنْتُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ

یا غدار ہو گئے ہو اُس سے جو آسمان میں ہے اس بات سے کہ برساتے ہو پھرتے چاند کی بارش سوجھان لو گے

كَيْفَ نَذِيرٍ ۝۱۹ وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ۝۲۰

کیسا ہے میرا ڈر آؤ آؤ آؤ اور جھٹلاتے ہیں جو اُن سے پہلے تھے پھر کیا ہوا میرا انتقام و

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَفٌّ وَيَقْبُضْنَ ۚ أَلَيْسَ لَكُمُ الْعِلْمُ

اور کیا نہیں دیکھتے ہو اڑتے جانوروں کو اپنے اوپر پر کھولے ہوئے اور پر چھپتے ہوئے اُن کو کوئی نہیں تھا

الرَّحْمَنِ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ۝۲۱ أَمِنْ هَذَا الَّذِي هُوَ جُنْدُكُمْ

زمین کے سوا اُس کی نگاہ میں ہے ہر چیز کو بھلاؤ کون ہے جو فوج ہے تمہاری

يَنْصُرُكُمْ مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ إِنَّ الْكُفْرَ هُوَ الْإِلَافِي غُرُورٍ ۝۲۲ أَمِنْ

مدد کرے تمہاری زمین کے سوا منکر ہرے ہیں جسے ہر گاہ میں ف بھلاؤ

هَذَا الَّذِي يُرْزِقُكُمْ إِنْ امْسَكَ رِزْقَهُ ۚ بَلْ لَجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ۝۲۳

کون ہے جو روزی دے تم کو اگر وہ روک دے پھوٹے اپنی روزی کو تو نہیں پڑا رہے ہیں شرارت اور بدگمانی

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَى وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ

بھلا ایک جو چلے اونچا اپنے منہ کے بل وہ سیدھی راہ پر چلتا یا وہ چلتا سیدھا ایک

۱۰۱ اِطْمَسْتَقِيمٌ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي اَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَ

اور اس کی طرف اٹھائے گئے جاؤ گے وہ کہہ سکتے ہیں کب ہو گا یہ وعدہ اگر

الْاَبْصَارَ وَالْاَفْئِدَةَ قَلِيلًا مَّا تَشْكُرُونَ ۝ قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ

میں سے ہوئے تو کہہ خبر تو ہے اللہ کی کے پاس اور میرا کام تو یہی ہے کہ تم کو

فِي الْاَرْضِ وَلِلَّيْلِ تُحْشَرُونَ ۝ وَيَقُولُونَ مَتَى هَذَا الْوَعْدُ اِنْ

اور اس کی طرف اٹھائے گئے جاؤ گے وہ کہہ سکتے ہیں کب ہو گا یہ وعدہ اگر

كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۝ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَاِنَّمَا اَنَا نَذِيرٌ مُّبِينٌ ۝

میں سے ہوئے تو کہہ خبر تو ہے اللہ کی کے پاس اور میرا کام تو یہی ہے کہ تم کو

لَمَّا رَاوْهُ زُلْفَةً سَيِّئَتْ وُجُوْهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيلَ لَهُ الَّذِي

پھر وہ دیکھیں گے کہ وہ پاس آئے تو گویا جانتے تھے منکروں کے اور کہہ گا یہی ہے جس کو

كُنْتُمْ يَدْعُوْنَ ۝ قُلْ اَرَايْتُمْ اِنْ اَهْلَكْنِيْ اِلٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ

مائل تھے وہ تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر ہلاک کرے مجھ کو اللہ اور میرے ساتھ والوں کو

اَوْ رَحْمٰنًا فَمَنْ يُجِیْرِ الْكَافِرِيْنَ مِنْ عَذَابِ اِلَیْمٍ ۝ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ

اور پھر تم کو پھر وہ کون ہے جو بچائے منکروں کو عذاب دردناک سے وہ تو کہہ وہی رحمن ہے

اَمَّا بِرَبِّكَ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا فَسَتَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝

اور اے اُس کو مانا اور اُنہی پر بھروسہ کیا وہ سب تو تم جان لو گے کون بڑا ہے صریح بھلائی میں ہے

۱۰۲ قُلْ اَرَايْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاتِيْكُمْ بِمَاءٍ مَّعِيْنٍ ۝

تو کہ بھلا دیکھو تو اگر ہو جائے صبح کو پانی بھرا خشک پھر کون ہے جو لائے تمہارے پاس پانی پھر اے

سُورَةُ الزَّلْزَلَةِ مَكِّيَّةٌ

سورۃ زلزال مدینہ میں نازل ہوئی اور اسکی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ① وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ

جب بارش کے زمیں کو اُس کے بھونچال سے نکالے اور نکال باہر کرے زمین

أَثْقَالَهَا ② وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ③ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ

اپنے اندر سے بوجھ و ثقل آدمی اُس کو کیا ہو گیا اُس دن کہ بولنے لگی

أَخْبَارَهَا ④ يَا رَبِّكَ أَوْخَى لَهَا ⑤ يَوْمَئِذٍ يُصْدِرُ

وہ اپنی باتیں اس واسطے کہتے رہے حکم عجیب اُس کو اُس دن ہو پڑے گی

النَّاسُ أَشْتَاتًا ⑥ لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ ⑦ فَمَنْ يَعْمَلْ

لوگ طرح طرح پر وے کر آنگو دکھا دیئے جائیں انکے عمل و سوجس نے کی

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ⑧ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ

ذرہ بھرا وہ دیکھ لیتا ہے اور جس نے کی ذرہ بھرا

ذَرَّةً شَرًّا يَرَهُ ⑨

بڑائی وہ دیکھ لیتا ہے و

سُورَةُ الْكَافِرُونَ مَكِّيَّةٌ

سورۃ کافرون مکہ میں نازل ہوئی اور اسکی آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ ① لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ②

تو کہ اے منکروں میں نہیں پوجتا جس کو تم پوجتے ہو

وَلَا أَنْتُمْ عِبْدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا

اور نہ تم جو تم کو - پوجنا ہے اُس کا جس کو تم کو

عَبَدْتُمْ ۖ وَلَا أَنْتُمْ عِبْدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ لَكُمْ

اور نہ تم کو - پوجنا ہے اُس کا جس کو تم کو

دِينَكُمْ وَلِي دِينٍ ۖ

تمہاری مہم اور تم کو میری راہ

سُورَةُ الْاٰخِرَةِ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيَاتِهِ

سورۃ اخلاص کتابیں نازل ہوئی اور اہل چار آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ لَمْ يَلِدْ ۚ

کہہ دو اللہ ایک ہے وہ اللہ بے نیاز ہے نہ کسی کو جنم

وَلَمْ يُولَدْ ۚ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا

اور نہ اس سے جفا اور نہ اس کے جوڑ کا

اَحَدٌ ۚ

کوئی

سُورَةُ الْفَلَقِ ۚ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيَاتِهِ

سورۃ فلق کتاب میں نازل ہوئی اور اس کی پانچ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شروع اللہ کے نام سے جو بڑے مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۚ ۝۱ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۚ ۝۲

کہہ دو میں پناہ میں آیا صبح کے رب کی وہ ہر چیز کی بدی سے جو اُس نے بنائی وہ

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ ۝ وَمِنْ شَرِّ

اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آئے وقت اور بدی سے

النَّفْثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۝ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

غور توں کی جو گرہوں میں پھونک مارے وقت اور بدی سے بُرا چاہنے والے کی

إِذَا أَحْسَدَ ۝

جب لگے لگنے کا وقت

سُورَةُ النَّاسِ مَكِّيَّةٌ مِنْ ثَمَانِيَةِ مِائَةٍ وَخَمْسِينَ آيَةً

سورۃ ناس مکہ میں نازل ہوئی اور اس کی چھ آیتیں ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شرع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ إِلَهِ النَّاسِ ۝

تو کہ میں پناہ میں آیا لوگوں کے رب کی لوگوں کے بادشاہ کی

إِلَهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝

لوگوں کے معبود کی وقت بدی سے اُس کی جو پھسلانے اور چھپ جانے کا

الَّذِي يُوسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۝

وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگوں کے دل میں

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

جنوں میں اور آدمیوں میں وقت

فضائلِ آیتہ الکرسی

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیتہ الکرسی پڑھا کرے تو اس کو جنت میں داخل ہونے کے لیے بجز موت کے کوئی چیز مانع نہیں یعنی موت کے بعد وہ فوراً جنت کے آثار اور راحت و آرام کا مشاہدہ کرنے لگے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سورۃ البقرہ کی یہ آیت قرآن کی تمام آیتوں کی سردار ہے۔ یہ جس گھر میں پڑھی جائے شیطان اس سے نکل جاتا ہے :

اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ ۝

اللہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے سب کا تقاضا کرنے والا

لَا تَأْخُذُهُ سِنَةٌ وَلَا نَوْمٌ ۚ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ

نہیں پڑا سکتی اس کو اونگھ اور نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے

مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ

الہامان ہے جو سفارش کرے اسکے پاس مگر اجازت سے جانتا ہے جو کچھ خفقت کے روبرو ہے

وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ

اللہ کہان کے پیچھے ہے اور وہ سب اماند نہیں کر سکتے کسی چیز کا اسکی معلومات میں سے مگر تمنا کر ہی چاہے گناہ میں ہے

كُرْسِيُّهُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ ۖ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ

اللہ الکرسی میں تمام آسمانوں اور زمین کو اور گراں نہیں اس کو تحسانان کا اور وہی ہے

الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ ۝

سب سے بزرگ عظمت والا

فضائل سورۃ بقرہ کی آخری دو آیتیں

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جائے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔ (ابن کثیر)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ سورۃ بقرہ کی دس آیتیں ایسی ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کو راست میں پڑھے۔ تو اس رات جو جن شیطان گھر میں داخل نہ ہوگا اور اس کو اور اس کے اہل و عیال کو اس راست میں کوئی آفت، بیماری، رنج و غم وغیرہ ناگوار چیز پیش نہ آئے گی اور اگر یہ آیتیں کسی مجنوں پر پڑھی جاویں تو اس کو افادہ ہو جائے گا۔ وہ دس آیتیں یہ ہیں — چار آیتیں شروع سورۃ بقرہ کی آئم سے مُفْلِحُونَ تک — پھر تین آیتیں درمیانی یعنی آیتہ الْکُرْسٰی اللّٰهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ سے خَالِدُونَ تک — پھر آخر سورت کی تین آیتیں لِلّٰهِ مَا فِي السَّمَوَاتِ سے عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ تک

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں جنت کے خزان میں سے نازل فرمائی ہیں جس کو تمام مخلوق کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خود جہنم نے اپنے ماتھے سے لکھ دیا تھا۔ جو شخص ان کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھے تو وہ اس کے لیے قیام اللیل یعنی تہجد کے قائم مقام ہو جاتی ہیں۔

اَمِّنَ الرَّسُولُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ

ماں لیا رسول نے جو کچھ اترا اس پر اس کے رب کی طرف سے

وَالْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

اور سب نے بھی سب سے مالا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو

لَا يَفْرُقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ وَقَالُوا سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا

ان میں کو ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں سے اور کہہ اٹھے کہ ہم نے سنا اور قبول کیا

لَقَدْ فَرَّانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا

وہ جس کو چاہتا ہے اسے ہمارے رب اور میری ہی طرف لوٹ کر جانا ہے نہ اللہ تکلیف نہیں دیتا کسی کو گمراہ

وَسَعَهَا اِلَٰهًا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا

ہم کو اگر کبھی گنہگار نہ ہو اسی کو مٹا ہے جو اس نے کمایا اور اسی پر پڑتا ہے جو اس نے کیا اے رب ہم سے نہ پکڑ ہم کو

اِنْ تَسِينَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَبْرًا

اگر ہم بد ہو جائیں یا چوڑکیں اے رب ہمارے اور نہ رکھ ہم پر بوجھ بھاری جیسا

حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْنَا اِلَّا طَاقَةً

اکھاٹا ہم سے اگلے لوگوں پر اے رب ہمارے اور نہ اٹھا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی ہم کو

لِنَا بِهٖ وَاَعْفُ عَنَّا وَاعْفُ عَنَّا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلَانَا

اور نہ ہم سے اور نہ گنہگار ہم سے اور بخش ہم کو اور رحم کر ہم پر تو ہی ہمارا رب ہے

فَاَنْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝

اور ہماری مدد فرما کافروں پر

فضائل نماز

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی شخص کے مکان کے سامنے اور دروازے کے بالکل ہی قریب پانی کی نہر بہتی ہو اور وہ شخص اس نہر میں روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو تو کیا اس کے بدن پر میل باقی ہے گا صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پانچ بار نہانے کے بعد میل کہاں رہ سکتا ہے فرمایا جس طرح پانچ بار غسل کرنے والے کے بدن پر میل نہیں رہتا اسی طرح پانچ بار نماز پڑھنے والے کے ذمہ کوئی خطا باقی نہیں رہتی۔ یہ نمازیں خطاؤں کو مٹاتی رہتی ہیں (بخاری و مسلم)

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص پابندی کے ساتھ پانچوں نمازیں پڑھتا ہے اس کے لیے اللہ کا یہ عہد ہے کہ اس کو جنت میں داخل کر دے گا۔ (ابوداؤد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ چالیس دن تک تکبیر اولیٰ (یعنی جب امام نہانے کے لیے کھڑا ہو اور پہلی تکبیر اللہ اکبر کہے اس وقت امام کے ساتھ شامل ہونے کے ساتھ نماز باجماعت ادا کرنے والا دونوں اور نفاق دونوں سے بری کر دیا جاتا ہے (ترمذی شریف)

سُبْحَانَ اللَّهِ! جب چالیس دن کی نمازوں کا یہ اجر ہے تو جو لوگ ہمیشہ جماعت کی پابندی کرتے ہیں اُن کے اجر کا کیا ٹھکانہ ہوگا۔

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے عشا کی نماز جماعت سے ادا کی تو اس کو

اچھ رات کے قیام کا ثواب ملتا ہے اور جس نے عشاء اور فجر دونوں نمازیں جماعت سے ادا کیں تو اس کو تمام رات کی عبادت کا ثواب ملتا ہے : (مسلم شریف)

نمازِ اشراق کی فضیلت

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کی نماز جماعت سے ادا کی پھر سورج نکلنے تک ذکر الہی میں مشغول رہا اور سورج نکل آنے کے بعد دو رکعتیں پڑھیں تو اس کو پورے حج اور عمرہ کا ثواب عطا کیا جاتا ہے : (ترمذی شریف)

نمازِ چاشت کی فضیلت

حدیث قدسی ہے : قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا بَنِي آدَمَ ارْكَعْ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ أَوَّلَ النَّهَارِ أَكْفَلَ لَكَ الْخَيْرَ ترجمہ : اللہ تعالیٰ و بزرگ برتر فرماتے ہیں اے آدم کی اولاد تو دن کے اول حصہ میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ لے۔ میں دن کے آخر حصہ تک تیرے لیے کفایت کروں گا (تیری ساری شکلیں آسان کر دوں گا)

نمازِ اوابین کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد

مبارک فرمایا کہ جو شخص مغرب کی نماز کے بعد چھ رکعتیں نفل پڑھتا ہے تو اس کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے بشرطیکہ درمیان میں کوئی بُری بات یا لغو کلام نہ کہے (ابن عمرؓ)۔

نماز تہجد کی فضیلت

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ فرض نماز کے بعد رات کی نماز تمام نمازوں سے افضل ہے جس طرح رمضان کے روزوں کے بعد عاشورہ کا روزہ تمام روزوں سے افضل ہے (مسلم شریف)۔
حضرت اسحاق دہلویؒ نیز دیگر فضلاء اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت میں تمام لوگ ایک ساتھ اٹھائے جائیں گے۔ پھر ایک پکارنے والا پکائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو رات کو عبادت کرنے کے باعث نہ ستروں کو خالی چھوڑ دیا کرتے تھے۔ یہ آواز سن کر تہجد گزار بندے جمع ہو جائیں گے۔ بلا حساب جنت میں داخل کر دیا جائے گا۔ اس کے بعد باقی لوگوں کا حساب کیا جائے گا۔ (بیہقی شریف)۔

استحارہ کی فضیلت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اللہ سے استحارہ (مشورہ) کرنا اولاد آدم کی خوش بختی ہے اور اللہ سے استخارہ نہ کرنا اس کی بد بختی ہے۔ جب کسی

۴۴ کا ارادہ ہو تو عشاء کی نماز کے بعد دو رکعت نفل نماز پڑھتے اور اُس کے بعد یہ دعا پڑھ کر
 اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ رَقِیْبٌ مِّنْکَ بِکَ وَکَرِیْمٌ جَاهِلٌ بِکَ وَتَوَّابٌ مُّجِیْبٌ لِّیْ سَئِیْئَتِیْ اَشْهَدُ اَنَّ
 اِلٰهَکَ اِلٰهٌ کَرِیْمٌ یُّدْعٰی بِکَ اِلٰی کُلِّ شَیْءٍ اَوْ یُجِیْبُکَ اِلٰی کُلِّ شَیْءٍ اَوْ یُجِیْبُکَ اِلٰی کُلِّ شَیْءٍ اَوْ یُجِیْبُکَ اِلٰی کُلِّ شَیْءٍ
 میں نہ وسوسہ نہ گم جہمی پانی یا اس قسم کی کوئی پاکیزہ چیز دیکھے تو اس کو خیر و برکت والا
 سمجھے اور اسے اختیار کرے اور اگر سیاہی آگ یا وحوش دیکھے تو پھر وہ کام نہ کرے
 اگر واضح طور پر چوہا یا کبوتر کوئی بات ظاہر نہ ہو مگر صبح کے وقت جب اٹھے تو دل میں
 کام کی طرف قوی جذبہ اور غالب رجحان ہو تو وہ کرے اَللّٰهُمَّ وَجِبْ خَیْرٌ وَبَرِّکْ
 ہو گا اگر دل مطمئن نہ ہو تو پھر ہرگز نہ کرے۔ دعا استغفار یہ ہے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاسْتَقْدِرُکَ بِقُدْرَتِکَ
 وَاسْأَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ
 وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ کُنْتَ
 اَعْلَمُ اَنَّ هَذَا لَامْرٍ خَیْرٍ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَیْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ
 اَمْرِیْ فِیْسِرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ
 هَذَا لَامْرٍ شَرٍّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَیْشَتِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ
 فَاَصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدِرْ لِیْ الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ
 اَمَّا اَرْضِیْ بِہِ ۔

دعائیں دو جگہ لفظ هَذَا الامر پر لکھ کر نشان ہے۔ اس جگہ پر اپنے کام
 (نامہ اور خیال) لکھیں۔

نماز حاجت کی فضیلت

حضرت عبداللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص کو کوئی حاجت یا ضرورت ہو اللہ تعالیٰ سے یا کسی آدمی سے تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور خوب اچھا وضو کرے اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اُس کے بعد اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے پھر اللہ کریم سے اس طرح دُعا مانگے :-

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَرْشِ
الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ
وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ
كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدْعُ لِي ذَنْبًا إِلَّا عَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَجْتَهُ وَلَا
حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

ف۔ یہ بات اتنی واضح ہے کہ اس میں کسی شک و شبہ کی گنجائش ہی نہیں کہ مغفوات کی ساری حاجتیں اور ضرورتیں اللہ کے اور صرف اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور بظاہر جو کام بندوں کے ہاتھوں سے ہوتے دکھائی دیتے ہیں۔ دراصل وہ بھی اللہ ہی کے ہاتھ میں ہیں اور اُسی کے حکم سے پورے ہوتے ہیں۔

نماز حاجت کا جو طریقہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس حدیث شریف میں تعلیم فرمایا ہے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجتیں پوری کرانے کا بہترین طریقہ ہے اور جن بندوں کو ان ایمانی حقیقتوں پر یقین نصیب ہے ان کا یہی تجربہ ہے۔ اور انہوں نے

اور نماز کو خواتین البیہ کی گنجی پایا ہے۔ اللہ کریم برحمت میں ہماری مدد
 ۱۱۱ آمین :

فضائل نمازِ جمعہ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نمازِ شام مبارک فرمایا کہ پانچوں نمازیں اپنے درمیانی حصے کی خطائیں
 مانتی ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو گناہ ہوں وہ نماز پڑھنے
 سے معاف ہو جاتے ہیں اور ایک جمعہ کی نماز سے دوسرے
 جمعہ کی نماز اپنے درمیانی حصے کے گناہ مٹا دیتی ہے۔ یعنی جمعہ پڑھنے سے
 سات دن کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں بشرطیکہ کبیرہ گناہ نہ ہوں (مسلم شریف) :

نمازِ توبہ کی فضیلت

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 فرمایا کہ جب کوئی آدمی گناہ کرتا ہے اور گناہ کے بعد فوراً ہی وضو کر کے دو رکعتیں
 پڑھتا ہے اور توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُس کی مغفرت کر دیتا ہے۔ (ترمذی شریف) :

فضائل قرآن شریف

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ایک حرف قرآن شریف کا پڑھے اس کے لیے اُس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الہم ایک حرف ہے۔ بلکہ الف ایک حرف ہے۔ لام ایک حرف ہے۔ میم ایک حرف ہے۔

ف: الہم کہنے والے کو تیس نیکیوں کے برابر اجر ملتا ہے (ترمذی شریف)۔
حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے، اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو، پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص سے متعلق جو خود عاقل ہو۔ (ابوداؤد شریف)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف پڑھائے اُس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کراتے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا۔ اور اس کے بیٹے سے کہا جائے گا کہ پڑھنا شروع کر۔ جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک درجہ بلند کیا جائے گا حتیٰ کہ اسی طرح پورا قرآن شریف پُرا ہو (طبرانی شریف)۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام، حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمادیں گے اور اس کے گھرانے میں سے دس ایسے آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمادیں گے جن کے لیے جہنم واجب ہو چکی ہو۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حد و شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں — ایک وہ جس کو اللہ کریم نے قرآن شریف کی تلاوت نصیب فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے — دوسرا وہ جس کو اللہ کریم نے مال عطا فرمایا اور وہ دن رات اس کو اللہ کے نام پر خرچ کرنے میں مصروف رہتا ہے (بخاری شریف)

حج بیت اللہ شریف

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو کہ بیت اللہ شریف جاسکے اور پھر وہ حج نہ کرے تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ آیت مبارکہ پڑھی۔ **وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ عَلِمِيْنٌ ۝** (ترمذی شریف)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے لیے انسانوں پر حج (فرض) ہے۔ جو استطاعت رکھتا ہو وہاں جانے کی پھر اگر وہ نہ جائے تو اللہ تعالیٰ کو ایسے لوگوں کی کوئی پروا نہیں۔

ف : جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے باوجود استطاعت کے حج نہ کرنے والے کو عیسائی یا یہودی ہو کر مرنے کے متعلق فرمایا اور اللہ کریم نے فرمایا کہ ایسے شخص کی اللہ کریم کو کوئی پروا نہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو حج کی توفیق عطا فرماویں۔ اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ناراضگی سے محفوظ رکھیں۔ آمین :

فَضِّلَتْ حَجَّ

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں میں مقبول ہوتی ہے یا یہ فرمایا کہ حاجی کے گھرانے میں سے چار سو آدمیوں کے بارہ میں قبول ہوتی ہے۔ حج کرنے کے بعد حاجی گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسا کہ پیدائش کے دن تھا۔ (کذا فی الترغیب)

طریقہ حج

ہوائی جہاز سے سفر کرنے والے حضرات کو چاہیے کہ ایئر پورٹ پر جانے سے پہلے منی غسل اور وضو کر کے احرام باندھ لیں، احرام کے لیے دو چادریں سفید جو کہ سلی والی نہ ہوں ایک کمر کے ساتھ باندھ لیں اور دوسری اوپر جسم پر لے کر دو رکعت نماز نفل پڑھیں۔ نفل پڑھتے وقت اوپر والی چادر سے سر ڈھانک لیں، نفل پڑھنے کے بعد اگر ارادہ حج تمتع کا ہو حج تمتع اس کو کہتے ہیں کہ پہلے عمرہ ادا کر کے احرام کھول دیا جائے اور

حج کے لیے دوبارہ احرام باندھا جائے تو پھر اس طرح نیت کریں :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ فَيَسِّرْهَا لِي وَتَقَبَّلْهَا مِنِّي

حج قرآن اس کو کہتے ہیں کہ ایک ہی احرام سے پہلے عمرہ ادا کیا جائے اور پھر احرام نہ لے لیا جائے اور اسی احرام سے حج ادا کیا جائے اس کی نیت احرام یہ :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْعُمْرَةَ وَالْحَجَّ فَيَسِّرْهُمَا لِي وَتَقَبَّلْهُمَا مِنِّي

اور اگر حج افراد کا ارادہ ہو حج افراد اس کو کہتے ہیں کہ عمرہ نہ کیا جائے صرف حج کا احرام باندھا جائے اس کی نیت احرام یہ ہے :-

اللَّهُمَّ إِنِّي أُرِيدُ الْحَجَّ فَيَسِّرْهُ لِي وَتَقَبَّلْهُ مِنِّي

تمام طریقوں میں نیت کے بعد تین مرتبہ تلبیہ پڑھیں، تلبیہ اس کو کہتے ہیں :-

لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ ۚ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ ۚ

إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ ۚ لَا شَرِيكَ لَكَ

نیت کرتے وقت سر نہمکا کر لیں۔ اور پھر احرام کھولنے تک سر پر کپڑا رکھنا منع ہے

۱۔ تلبیہ میں اسی طرح چادر بکرو وقت کرنا سنت ہے، مبتداء اور اسے کہنا مستحب ہے :

تلبیہ پڑھنے کے بعد درود شریف پڑھیں اور اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں :-
اللَّهُمَّ ارِنِي أَشْأَلَكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ غَضَبِكَ وَالنَّارِ
 اب آپ کثرت کے ساتھ ہر وقت چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے، لیٹتے، نماز کے
 بعد تلبیہ پڑھتے رہیں۔

بحری جہاز سے سفر کرنے والے حضرات جدہ شریف سے تقریباً ۱۵ میل پہلے یمن کی
 پہاڑی آنے سے پہلے جہاز والے اعلان کرتے ہیں، اس وقت احرام باندھ لیں۔
مسجد حرم (بیت اللہ شریف والی مسجد) میں داخل ہونے کے آداب

باب التلاوة سے مسجد میں داخل ہونا مستحب ہے، جب داخل ہوں تو تلبیہ
 پڑھتے ہوئے خشوع اور خضوع کے ساتھ یہ دُعا پڑھیں :- **اللَّهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا**
أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ عَلَيْنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ اور درود شریف
 پڑھیں، جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو **اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** تین تین
 دفعہ کہیں اور دُعا مانگیں کہ اس وقت کی دُعا قبول ہوتی ہے پھر مسجد میں آکر سب سے
 پہلے طواف کریں بشرطیکہ نماز فرض یا جماعت یا وتر یا سنت مؤکدہ کے فوت ہو جانے
 کا اندیشہ نہ ہو ورنہ پہلے ان کو ادا کر کے پھر طواف شروع کریں۔

طواف کرنے کا طریقہ

حجر اسود سے طواف شروع کرنا واجب ہے اگرچہ کسی جُزءِ حجر اسود سے ہو،
 اور اپنا سارا بدن اس پر گزارنا مستحب ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ بیت اللہ کے
 سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح آکر کھڑے ہوں کہ آپ کا واہنا مونڈھا حجر اسود

کے بائیں کنارے کے مقابل آجائے اور سارا حجر اسود داہنی طرف رہ جائے۔ تو طواف کی نیت کے لیے یہ کلمات پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُرِیْدُ طَوَافَ بَيْتِكَ الْحَرَامِ فِیْ تَرَفِیْ
وَتَقْبَلُهُ مِنِّیْ سَبْعَةَ اَشْوَاطٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی عَزَّ وَجَلَّ

اس کے بعد ذرا داہنی طرف کو چلیں جب حجر اسود کے بالکل سامنے آجائیں تو جیسے نمازیں ہاتھ اٹھاتے ہیں ہاتھ اٹھائیں اور کہیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اٰیْمَانًا بِكَ
وَوَفَاءً بِعَهْدِكَ وَاتِّبَاعًا لِّسُنَّةِ نَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ
صَلٰی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

پھر ہاتھ چھوڑ کر اس سلام کریں۔ یعنی اپنی دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر رکھ کر اپنا منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھ کر نرمی سے بوسہ میں چٹاخنے نہ جبرن اتار منہ نہ تکتے رہیں۔ اگر ہجوم کی وجہ سے یہ ممکن نہ ہو تو ترک کر دیں کیونکہ ترک ایذا واجب ہے۔ پھر کانوں تک دونوں ہاتھ اٹھا کر ہاتھوں کی ہتھیلیوں کو حجر اسود کی طرف اور ہاتھوں کی پشت چہرہ کی طرف اس طرح کریں کہ گویا حجر اسود پر رکھے ہوئے ہیں اور بحیرہ و تہلیل جو ابھی بیان ہوئی ہیں پڑھ کر پھر اپنے ہاتھوں کو بوسہ دیں اس سلام کے بعد واجب ہے کہ داہنی طرف کعبہ کے دروازہ والی طرف چلیں کہ بیت اللہ بائیں منڈھے کی طرف رہے، اگر اس کے خلاف چلیں یا بیت اللہ کی طرف چہرہ یا پیٹھ کر لی یا طواف حجر اسود سے شروع نہ کیا تو جب تک تھوکتے ہوئے ہیں طواف کا اعادہ کرنا چاہیے، اگر اعادہ نہ لیا اور گھرواپس آگئے تو اب دم دینا واجب ہوگا۔ اور واجب ہے کہ حطیم کو بھی طواف میں شامل کریں اس کے بیچ میں سے نہ نکلیں ورنہ طواف کا اعادہ کرنا پڑے گا۔

طواف کرتے ہوئے جب رکنِ میانی پر آئیں تو اس کو بھی استلام کرنا مستحب ہے
رکنِ میانی جنوبی جانب کا کوہنہ ہے، یہاں صرف دایاں ہاتھ لگانا مناسب ہے اگر یہ ممکن
نہ ہو تو یہاں اشارہ نہ کریں اور نہ بائیں ہاتھ لگائیں۔ یہاں پر بوسہ نہ دیں۔ ان دو جگہوں کے سوا کسی
کوہنہ یا دیوار کا استلام کرنا مکروہ ہے۔

جب پھر کہ حجرِ اسود پر آئیں تو حسبِ آتی پھر استلام کریں لیکن ہاتھ نہ ٹھائیں یہ صرف
پہلی دفعہ میں ہیں۔ رکنِ میانی اور حجرِ اسود کے درمیان جو ذکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ماثور
ہے وہ یہ ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ
یہی کلمات حجرِ اسود اور حطیم کے درمیان بھی پڑھنے چاہئیں۔ اور طواف میں یہ دعا بھی آتی ہے :
اللَّهُمَّ قِنِي عَنِّي بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهِ
وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ لِي بِخَيْرٍ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ
وَخُدْهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اس کے علاوہ طواف کے دوران اپنی زبان میں خشوع و خضوع کے ساتھ جو چاہیں اللہ کریم
کے حضور دعائیں کریں۔ یہ مقام قبولیت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ساری
اُمت کی بخشش کے لیے نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ رو کر اللہ تعالیٰ
سے دعائیں مانگیں۔ حجرِ اسود سے حجرِ اسود تک اس طرح ایک مرتبہ آنے کو شوط کہتے ہیں
ایک طواف میں سات شوط ہوتے ہیں۔ ساتویں شوط کے بعد پھر آٹھواں استلام
کرنا سنتِ ہو کدہ ہے۔

لے کانوں ہم دونوں ہاتھوں کا اٹھا نصف پہلی مرتبہ ہے، بیت اللہ شریف کی طرف ہاتھ سے
اشارہ کرنا اور تحییر و تہلیل جیسا کہ صفحہ ۶۷ پر تحریر ہوا ہے ضروری کرنا ہے :

تنبیہ

مسئلہ: دل میں طواف کی نیت کرنی فرض ہے۔ بغیر نیت کے طواف معتبر نہ ہوگا۔

مسئلہ: جس طواف میں اعرام نہ ہو، اس میں طواف کرتے ہوئے تلبیہ نہیں پڑھنا چاہیے۔

مسئلہ: اگر طواف کے درمیان فرض نماز کھڑی ہوگئی اور رکعت باقی رہنے کا خوف ہو تو نماز میں شریک ہو جائیں، بعد میں جس جگہ سے طواف چھوڑا تھا اُس جگہ سے آکر پورا کر لیں۔ ایسے ہی اگر وضو ٹوٹ جائے تو بھی اسی طرح کریں، اگر چار شوط سے کم ہیں ایسی صورت پیدا ہو جائے تو از سر نو طواف کرنا افضل ہے، صفا اور مردہ کی سعی کے درمیان بھی یہی حکم ہے۔

طواف کے سات پیکروں کو ایک ہی مرتبہ پورا کرنا سنت ہے اس لیے درمیان طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کے لیے انتظار نہ کریں۔ بلکہ جب بھی دوران طواف حجر اسود کے سامنے آئیں تو ہاتھوں سے اشارہ کر کے جس طرح پہلے ذکر کیا گیا ہے، بحجیر و تہلیل کہتے ہوئے گزر جائیں۔ البتہ اگر طواف کے شروع میں اور طواف کے اخیر میں موقع ہو تو ٹھہر کر انتظار کر لیں۔

جب ساتوں شوط (چچھر) پورے کر لیں تو مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حضور خوب رو رو کر دعائیں کریں۔ اس نماز کو دو گنا طواف کہتے ہیں۔ اس کو ہر طواف کے بعد پڑھنا واجب ہے اگر مقام ابراہیم کے پاس جا نہ ملے تو پھر حطیم میں، پھر ساری مسجد میں جہاں آسانی سے جگہ ملے پڑھیں، طواف ہر

وقت کر سکتے ہیں۔ مگر دو گانہ نفل مکروہ وقت مثلاً فجر کی نماز کے بعد سورج نکلنے تک،
 زوال کے وقت اسی طرح غروب آفتاب کے وقت نہ پڑھیں۔ ان اوقات کے
 بعد فوراً پڑھ لیں۔ دو طواف کو جمع کرنا کہ درمیان میں دو گانہ نفل نہ پڑھنا مکروہ ہے لیکن
 اگر وقت مکروہ ہو، تو جائز ہے۔ پھر جب وقت مکروہ گزر جائے تو ہر طواف
 کے لیے دو رکعت پڑھیں۔

اس سے فارغ ہو کر مقام مُلترم جو کہ بیت اللہ شریف کا دروازہ ہے، پر آئیں اور
 اس سے پیٹ کر خوب دو رو کر اللہ کریم کے حضور التجائیں کریں کہ یہ اللہ کے گھر کی چوکھٹ ہے جو
 اللہ کا دروازہ کھڑا ہے وہ کبھی بھی محروم نہیں رہتا۔ اس عاجز بندہ یا احمد اور اُس کے والدین و شاخ و
 لواحقین اور جن لوگوں نے اس کتاب میں حصہ لیا ہے سب کے نیچے بخشش کی دعائیں کریں
 حضور سلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کے لیے محض اللہ کے
 لیے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ دعا کرنے والے پر بھی وہی مہربانیاں فرماتا ہے اور اس کی دعائیں
 قبول کرتا ہے۔ اس کے بعد چاہے زمزم پر آئیں بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے خوب
 پیٹ بھر کر زمزم پئیں اور یہ دعا پڑھیں: **اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا
 وَاسِعًا وَشِفَاءً مِّنْ كُلِّ دَلٍّ**۔

ضبط اور رمل | جس طواف کے بعد سعی کرنی ہو اس میں ضبط اور رمل کرنا سنت ہے۔ ضبط
 یہ ہے کہ چلاؤ گا دابہا صدیقی دابہی بغل کے نیچے سے نکال کر بائیں مونڈھے
 پر ڈال لیں اور رمل یہ ہے کہ طواف کے پہلے تین چکروں میں چلنے میں جھپٹ کر جلدی جلدی اور زور
 سے قدم اٹھائیں اور قدم نزدیک نزدیک رکھیں اور مونڈھوں کو خوب ہلاتے جائیں۔

۱۔ رمل طواف کے پہلے تین چکروں میں اور اضطباع پورے طواف میں کرنا سنت ہے۔

طواف کی دعائیں

جب طواف کیے جائیں گے سامنے آئیں اور جیسا کہ پہلے آپ پڑھ چکے ہیں حجرِ اسود پر اگر بھیرا اور ہجوم زیادہ ہو اور یوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو ہاتھوں سے اشارہ کر کے اپنے ہاتھوں کو یوسہ دے کر بِسْمِ اللّٰهِ اَکْبِرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے طواف کے پہلے چکر کی دعا شروع کیجئے :

پہلے چکر کی دعا

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَنَحْمُدُ اللّٰهَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ

اقرار کرتا ہوں کہ اللہ ہی سب سے پاک ہے اور نہ ہی اور تعریف صرف اللہ کے لیے ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں

اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

وہی سب سے بڑا ہے ، یہ قوت و طاقت اسی اللہ کی ہی ہوئی ہے جو سب بلا اور برتر ہے ۔

وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

اور اللہ کے رسول (محمد) صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت و سلام نازل ہو :

اَللّٰھُمَّ اٰیْمَانَا بِکَ وَتَصَدِّقَاتُنَا بِکَلِمَاتِکَ وَوَقَائِمُ بَعْدِکَ

اے اللہ تجھ پر ایمان لاتے ہوئے اور تیرے احکامات پر یقین کرتے ہوئے اور تجھ سے جو عہد

وَاِتِّبَاعًا لِّسُنَّتِکَ بِکَ وَحَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

کیا ہے اسے پورا کرتے ہوئے اور تیری ہی جیسا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرتے ہوئے تیرا وفاء کبہ کر رہا ہوں ،

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ وَالْمَعَاْفَةَ الدَّائِمَةَ فِیْ

اے اللہ میں تجھ سے ہر گناہ کی معافی اور ہر بلا سے سلامتی اور دین و دنیا

الَّذِينَ وَالْتَنِيَا وَالْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ بِالْجَنَّةِ وَالْجَنَّةِ

اور آخرت میں دائمی نجات کے ساتھ جنت کی نعمتیں اور جہنم کی آگ سے

مِنَ الشَّارِ - رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ

پناہ کا طلب گار ہوں۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور

فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَ أَوْحِنَا إِلَىٰ الْجَنَّةِ مَعَ

آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا۔ اور اپنے مقبول بندوں کے ساتھ

الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

ہمیں جنت میں داخل فرما اے سب سے برتر اے بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے۔

اب حجرِ اسود کے سامنے پہنچ کر جو جم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اسی طرح

بِسْمِ اللَّهِ الْكَبِيرِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَبِاللَّهِ تَعَالَىٰ

کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے

دوسرے چکر کی دُعا

أَلْهَمْنَا إِنَّ هَذَا الْبَيْتَ بَيْتُكَ وَالْحَرَمَ حَرَمُكَ وَالْأَمْنَ أَمْنُكَ وَ

اے اللہ! میں اقرار کرتا ہوں کہ یہ گھر تیرا ہی گھر ہے اور یہ پاک مقام تیرا مقدس حرم ہے۔ یہاں کا

بِالْعَبْدِ عَبْدُكَ وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَبْنُ عَبْدِكَ وَهَذَا مَقَامُ

امین تیرا دیا ہوا ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے میں تیرا بندہ ہوں اور میرا باپ بھی تیرا ہی بندہ تھا تیری

الْعَائِدِيكَ مِنَ الشَّارِ - فَحَرِّمُ لِحُومِنَا وَبَشَرَتِنَا عَلَى النَّارِ

پناہ میں آنے والے کے لیے یہ جگہ جہنم کی آگ سے بچنے کا ذریعہ ہے اب ہمارے جسم کے حصے کو جہنم کی آگ سے بچا لے۔

اللَّهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا

اے اللہ! ایمان کو ہماری سب سے محبوب چیز بنائے اے ہمارے دلوں کی زینت اور رونق بنا دے، نافرمانی

الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ اللَّهُمَّ

بڑے کاموں اور سرکشی سے نفرت پیدا کر دے اور ہمیں ہدایت پانے والوں میں شامل کرے۔ اے اللہ

قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ اللَّهُمَّ ارْزُقْنِي النُّجَّةَ بِغَيْرِ

مجھے اپنے عذاب سے اس دن بچا جب تو اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ کرے گا اے اللہ مجھے محض اپنی رحمت و کرم سے جنت

حَبَابِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً

عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما۔ اور جہنم

وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا النُّجَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا

کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما اے

عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

سب سے بڑے اے بخشش والے اے تمام عالم کو پالنے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر بھینچ اور ہجوم کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اسی طرح

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے

یہ دعا شروع کیجئے :

تیسرے پکڑ کی دعا

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشَّرِكِ وَالشَّقَاقِ وَ

اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ مجھے کچھ پر یقین نہ ہو اور میں تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ سمجھوں

وَالنَّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ وَسُوءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ وَالْوَلَدِ. اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

پناہ مانگتا ہوں اختلاف و نفاق اور بد اخلاق سے مجھے سامان زندگی اور مال بچوں کی تباہ حالی و بربادی سے بچ

اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ سَخَطِكَ وَالنَّارِ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ

اے اللہ میں تجھ سے تیری رضا مندی چاہتا ہوں اور جنت کا امیدوار ہوں اور پناہ مانگتا ہوں تجھ سے غضب و جہنم کی آگ سے

اعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَاعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ ط رَبَّنَا

اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور تیری پناہ چاہتا ہوں زندگی اور موت کی ہر مصیبت سے، اے ہمارے

اَبَانَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ، وَادْعُنَا الْجَنَّةَ مَعَ

پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کی آگ سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول

الْاَبْرَارِ، یَا عَزِیْزُ یَا غَفَّارُ یَا رَّبَّ الْعَالَمِیْنَ۔

بندوں کے ساتھ داخل فرما اے سب سے بڑے بخشش والے اے تمام عالم کے پالنے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو اسی طرح

بِسْمِ اللّٰهِ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَبِحَدِّ الْحَمْدِ

کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے :

پوتھے چکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَجْعَلْهُ حُجَّاتٍ مَّبْرُورًا وَسَعِيًّا مَشْكُورًا وَذَنْبًا مَغْفُورًا وَ

اے میرے اللہ میرے اس حج کو قبولیت اور اس کوشش کو کامیابی عطا فرما اور گناہوں کی معافی کا ذریعہ

عَمَلًا صَالِحًا مَّقْبُولًا وَتَجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ، یَا عَالِمُ مَا فِی

بنا اور میرے نیک اعمال قبول فرما اور ایسا کاروبار جس میں کسی نقصان نہ ہو۔ اے دلوں کے مال کو

الصُّدُورِ أَخْرِجْنِي يَا اللَّهُ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ اللَّهُمَّ

جلسے والے میری تاریک زندگی کو لے اللہ اپنی رحمت سے پُر نور بنا دے۔ میرے اللہ رحمت کا

إِنِّي أَنشُكُّ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمِ مَغْفِرَتِكَ وَالتَّسْلِمَةَ مِنْ كُلِّ

بزرگیہ اور مغفرت کا ہر طریقہ نصیب فرما اور ہر گناہ سے بچنے اور ہر نیکی سے فائدہ اٹھانے کا راستہ

إِثْمٍ وَالْغَنِيمَةَ مِنْ كُلِّ بَرٍّ وَفَوْزٍ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ رَبِّ قِنِّعْنِي

دکھا جنت کے حاصل ہونے اور جہنم سے نہات پانے کا طلب گار ہوں۔ میرے مالک تو نے

بِمَا رَزَقْتَنِي وَبَارِكْ لِي فِيهَا أُعْطَيْتَنِي وَاخْلُفْ عَلَيَّ كُلَّ غَائِبَةٍ

مجھے جو کچھ دیا ہے اس پر صبر و قناعت عطا کر اور جو نعمتیں میرے حصہ میں آئی ہیں ان میں برکت دے

لِي مِنْكَ بِخَيْرٍ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَ

اور ہر نقصان کا اپنے کرم سے مجھے نعم تبدیل عطا فرما۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں

فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْأَبْرَارِ

بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما۔ اے

يَا عَزِيزُ يَا عَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

سب سے بزرگے بخشش والے اے تمام عالم کو پالنے والے۔

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر ہجوم کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے تو

اُتَى طَرَفُ اللَّهِ اللَّهُ نَجْمَةُ لَإِلَهِ إِلَّا اللَّهُ وَلِلَّهِ الْحَمْدُ کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے:

پانچویں سکر کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اَظْلِمْنِيْ تَحْتَ ظِلِّ عَرْشِكَ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّكَ عَرْشِكَ

میرے اللہ جس دن تیرے عرش کے سایہ کے سوا کچھیں سایہ نہ ہوگا۔ اور تیری ذات کے سوا کوئی

وَلَا يَابِقِيْ اِلَّا وَجْهَكَ وَاسْقِنِيْ مِنْ حَوْضِ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

باتی نہ رہے گا مجھے اپنے عرش کے سایہ میں جگہ عطا کر اور اپنے حبیب پاک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرْبَةً مِنْ مَرِيْعَةٍ لَا تَطْمَءُ بَعْدَهَا اَبَدًا۔

وَسَلَّمَ کے حوض سے وہ خوش ذائقہ دل بہار شربت نصیب ہو جس کے بعد کبھی پیاس نہ لگے ،

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلْتُكَ مِنْهُ نَبِيِّكَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٌ

اے اللہ میں تجھ سے وہ سب بھلائیوں طلب کرتا ہوں جو تیرے حبیب پاک سیدنا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ سَيِّدِنَا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھ سے مانگیں اور ان ہر باتوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں جن سے تیرے نبی

مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَ نَعِيْمَهَا وَ مَا يُقْتَرَبُ بِہِیْ

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگی ہے۔ اے اللہ میں تجھ سے جنت کا اور اس کی نعمتوں کا طلب کرتا ہوں اور ہر اس

اِلَیْہَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَ مَا يُقْتَرَبُ بِہِیْ

قول یا فعل یا عمل کی قوت چاہتا ہوں جو مجھے جنت کا حقدار بنائے اور جہنم کی آگ سے پناہ مانگتا ہوں اور ہر اس قول یا

اِلَیْہَا مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ اَوْ عَمَلٍ۔ رَبَّنَا اِنِّیْ اِلَیْكَ حَسْبُ

فعل یا عمل سے جو مجھے تیرے عذاب سے قریب کر دے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں ذیبا میں بھلائی اور

وَفِیْ الْآخِرَةِ حَسْبُنَا وَ قَدْ عَذَابُ النَّارِ وَ اَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ

آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ

الْاَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

ہیں داخل فرما لے سے برتر ہے بخشش والے لے تمام عالم کے پالنے والے

اب حجر اسود کے سامنے پہنچ کر حجام کی وجہ سے بوسہ دینے کا موقع نہ مل سکے
تو اسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
کہتے ہوئے یہ دُعا شروع کیجئے :

چھٹے پکڑ کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَكْتَ عَلَىٰ حَقُّوْقَا كَثِيْرَةً فَيَمَّا بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ وَحَقُّوْقَا

اے اللہ مجھ پر تیرے بہت سے حقوق ہیں جو صرف میرے اور تیرے ہی درمیان ہیں اور بہت

کَثِيْرَةً فَيَمَّا بَيْنِيْ وَبَيْنَ خُلُقِكَ - اَللّٰهُمَّ مَا كَانَ لَكَ مِنْهَا

سے ایسے حقوق ہیں جو میرے اور تیری مخلوق کے درمیان ہیں اے اللہ ان حقوق میں سے جن کا تعلق تیری

فَاغْفِرْ لِيْ وَمَا كَانَ لَخُلُقِكَ فَتَمِّمْ رُءُوْعِيْ وَ اَغْنِنِيْ

ذات سے ہے تو ان کو صاف کر دے اور جو حق تیری مخلوق کا مجھ پر رہ چکے اس کی معافی کا تو ذمہ دار بن جا۔

بِحَدِّكَ عَنْ حَرَامِكَ وَ بِطَاعَتِكَ عَنْ مَعْصِيَتِكَ وَ بِفَضْلِكَ عَنْ

اور رزقِ حلال عطا کر تاکہ حرام سے بچتا رہوں اور فرمانبرداری کی توفیق دے کر نافرمانی نہ کروں اور اپنے فضل

مِنْ سِوَاكَ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ - اَللّٰهُمَّ اِنَّ بَيْنَكَ عَظِيْمًا وَ

کرم سے مجھے دوسروں کا محتاج اور دستِ نگر نہ بنا لے پچھتاہٹ بخشش والے - اے اللہ میں تیرے اس کرم

وَبَيْنَكَ كَرِيْمًا وَ اَنْتَ يَا اللّٰهُ عَلِيْمٌ كَرِيْمٌ عَظِيْمٌ تَحِبُّ

کی عظمت کا غور کرتا رہوں اور تیری ہی ذات نبی و عزت والی ہے میرے لئے تو رہا ہی برباد کرم والا نبی و عظمت والا ہے۔ تو معافی کو

الْعَفْوُ فَاعْفُ عَنِّي - رَبَّنَا إِنَّا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةٌ وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا

پستہ کرتا ہے اس لیے میری خطاؤں کو بھی معاف کر دے۔ اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا

عَذَابِ النَّارِ وَأَذِلْنَا لِمَنْ آمَنَ مَعَ الْأَبْرَارِ يَا عَزِيزُ يَا غَفَّارُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ -

فرما اور ہم کو عذاب کی آگ سے محفوظ رکھ دے۔ اے ساتھ ہمیں جنت میں داخل فرما اے جسے برے لوگوں کے لیے عذاب کا عالم کے پالنے والے

اب حجر اسود پر پہنچ کر بوسہ دینے کا موقعہ بھیڑ کی وجہ سے نہ مل سکے تو اسی طرح

بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُ أَكْبَرُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ لِلَّهِ الْحَمْدُ

کہتے ہوئے یہ دعا پڑھ کر جمع کئے۔

ساتویں حکیم کی دعا

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اٰیٰمًا کَامِلًا وَ لَیْقِنًا صَادِقًا وَ قَلْبًا خَاشِعًا

اے اللہ میں تجھ سے ایسا کمال اور سچے یقین کا طالب ہوں، ڈرنے والا دل۔ تجھے یاد

وَسَانًا ذَاکِرًا ذَرُفًا وَ اِسْعًا حَلَالًا طَیِّبًا وَ تَوْبَةً نَّصُومًا وَ تَوْبَةً قَبْلَ

کرنے والی زبان عطا کر، رزق میں کشائش و پاک کمان کا طلب ہوں، سچے دل سے توبہ اور مرنے سے پہلے

الْمَوْتِ وَ رَاحَةً عِنْدَ الْمَوْتِ وَ مَغْفِرَةً وَ رَحْمَةً بَعْدَ الْمَوْتِ وَ الْعَفْوَ

توبہ کی توفیق نصیب کر موت کے وقت آسانی اور مرنے کے بعد تیری رحمت و مغفرت کا امیدوار ہوں۔

عِنْدَ الْحِسَابِ وَ الْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَ النِّجَاةَ مِنَ النَّارِ بِرَحْمَتِكَ

حساب کے وقت معافی اور جنت کی کامیابی اور جہنم سے بچاؤ، مانگتا ہوں اے بڑی عظمت والے بخشش

یَا عَزِیزُ یَا غَفَّارُ رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا وَ اَلْحَمْدُ

والے۔ یہ سب کچھ تیری ہی رحمت سے حاصل ہوگا میرے مالک میرے علم میں اضافہ ہوتا رہے اور مجھ پرانے مقبول

بِالصَّالِحِينَ۔ رَبِّ اِنِّى اِلٰهٌ شَاحَنَةٌ وَفِى الْآخِرَةِ حَسَنَةٌ وَقِنَا عَذَابَ

بندوں میں شامل فرما۔ اسے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بہتری عطا فرما اور جہنم کے عذاب

النَّارِ وَادْخُلْنَا الْجَنَّةَ مَعَ الْاَبْرَارِ يٰعَزِّزُ يٰغَفَّارُ يٰرَبِّ الْعَالَمِينَ۔

سے بچا اور جنت میں اپنے مقبول بندوں کے ساتھ داخل فرما لے سب برتر ہے شمش و شمس اے تمام عالم کو پالنے والے

اب حجر اسود پر پہنچ کر بھیڑ کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکیں تو اسی طرح بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا

اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پڑھتے ہوئے مقام ابراہیم کے قریب جہاں سہولت کے ساتھ جگہ

پلے دو رکعت واجب الطواف ادا کر کے یہ دُعا پڑھیں :

دُعا مقام ابراہیم

اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَتَعْلَمُ رَبِّى وَعَلَانِيَتِيْ فَاَقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ

اے اللہ تو میرے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اس لیے میری معذرت قبول فرما اور تو میری ضرورتوں سے

حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُوْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا بِيْ نَفْسِيْ فَاَغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ،

واقف ہے اس لیے جو مانگتا ہوں وہ عطا کر اور تو میرے دل کا حال جانتا ہے اس لیے میرے گناہوں

اَللّٰهُمَّ اِنِّى اَسْتَغْفِرُكَ اِيْمَانًا ثَبَرْتُ لِيْ وَ اِيْقِيْنًا

کو معاف کر دے۔ اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کی التجا کرتا ہوں جو میرے دل کی گہرائیوں تک اتر جائے اور

صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمُ اَنَّهُ لَا يُصِيبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَ رِضًا

ایسا پختہ اور سچا یقین کہ میں جان لوں جو کچھ تو نے میرے تقدیر میں لکھ دیا ہے وہ ہو کر رہے گا اور جو قسمت میں لکھا ہے

مِنْكَ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ اَنْتَ وَ لِيْ فِى الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔ تَوَقُّتِيْ

اس پر صبر و رضا کی توفیق عطا کر، دنیا و آخرت میں تو ہی کا راز و مددگار ہے۔ اسلام پر مجھے موت نصیب ہو

مُسْلِمًا وَالْحَقْنِي بِالصَّالِحِينَ۔ اَللّٰهُمَّ لَا تَدْرُغْ لَنَا فِيْ مَقَامِنَا هَذَا ذَنْبًا

اور اپنے نیک بندوں میں مجھے شامل فرما میرے اللہ اس مقدس مقام کی مٹھری پر ہمارا کوئی گناہ ایسا باقی نہ رہے جسے

اَلَا تُغْفِرُہٗ وَلَا تَهْتِمُ اِلَّا فَرَجَہٗ وَلَا حَاجَہٗ اِلَّا قَضٰیہٗہَا وَ لَا یَسْرِ تَہَا فَیَسِّرْ

معاف نہ کیا جائے اور ہریشانی دور ہو اور کوئی حاجت و ضرورت ایسی نہ رہے جسے تو پورا نہ کرے ہمارے مشکلات

اُمُوْرَنَا وَاَشْرَحْ صُدُوْرَنَا وَ تَوَرِّقْ قُلُوْبَنَا وَ اَخْتِمْ بِالصَّالِحَاتِ

آسان فرما ہمارے سینوں کو نور ہدایت سے بھول دے ہمارے دلوں میں ایمان کا نور پیدا کر اور ہمارے تمام کاموں کا انجام

اَعْمَلْنَا۔ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِیْنَ وَ اَلْحَقَّنَا بِالصَّالِحِیْنَ غَمِیْرَ

بخیر فرما۔ اے اللہ ہم اسلام پر قائم رہتے ہوئے تیرے سامنے پیش ہوں اور تیرے نیک بندوں میں ہمارا شمار جو نہ ہم ذلیل و خوار

خَزَاۤیَا وَلَا مُفْتُوْنِیْنَ۔ اٰمِیْنُ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ۔

ہوں نہ آزمائش میں مبتلا ہو کر فنا و ذوالہول جہان کے مالک تو ہی ہماری التجاؤں کو قبول کرنے والا ہے،

یہ دُعا ختم کرنے کے بعد حجرِ اسود کے داہنی طرف بیت اللہ کے دروازہ کے آگے
جسے 'مترم' کہتے ہیں۔ کھڑے ہو کر یہ دُعا پڑھیں :-

دُعَا مَقَامِ مُلْتَمَسٍ

اَللّٰهُمَّ یَا رَبَّ الْبَیْتِ الْعَتِیْقِ، اَعْتَقْ رِقَابَنَا وَ رِقَابَ

میرے اللہ اے کعبہ کے مالک گناہوں کی گرفت میں بندھی ہوئی ہماری اور ہمارے ماں باپ

اَبَائِنَا وَ اُمَّہَاتِنَا وَ اِخْوَانِنَا وَ اَوْلَادِنَا، مِنْ السَّارِ یَا ذَا الْجُوْدِ وَ الْکَرَمِ

اور ہمارے بھائیوں اور اولاد کی گردنوں کو جہنم کی آگ سے آزاد کر دے اے بخشش و کرم والے،

وَالْفَضْلَ وَالْمِنَّةَ وَالْعَطَاءَ وَالْإِحْسَانَ - اَللّٰهُمَّ اَحْسِنْ عَلَيَّ قِيَّتِيْ الْاُمُوْر

اے فضل و احسان والے اے بے حد و حساب دینے والے۔ اے اللہ جہاں بے تمام معاملات اور کاموں کا

کلبہا و اجزئنا مِنْ نَّحْرَبِي الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ - اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ

انہام خیرہ فرما اور میں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ میں تیرا بندہ اور تیرا غلام زادہ

عَبْدُكَ وَاَقِفْ تَحْتَ بَابِكَ مُلْتَمِزٌ بِاَعْتَابِكَ مُتَدَلِّلٌ بِمِنْ يَدَيْكَ

ہوں۔ تیرے مقدس گھر کے دروازہ پر اور اس کی چوکھٹ سے لپٹا ہوا اپنی بے کسی اور بے بسی کا اظہار کر رہا

اَرْجُو رَحْمَتَكَ وَاشْتَغِيْ عَذَابَكَ مِنَ النَّارِ يَا قَدِيْمُ الْاِحْسَانَ - اَللّٰهُمَّ

ہوں۔ تیری رحمت کا امیدوار ہوں اور جہنم سے ڈرتا ہوں اے ہمیشہ احسان کرنے والے۔ اے اللہ میری

اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اَنْ تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعْ وَزْرِيْ وَتُصْلِحَ اَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ

التمنا ہے کہ جس قدر تجھے یاد کروں اور تیری حمد تعریف کرتا رہوں اس کو قبول فرما اور میرے گناہوں کا بوجھ ہٹا کر اور میرے

قَلْبِيْ وَتَمْوِزْ لِيْ قَبْرِيْ بِمِيْ وَتَغْفِرْ لِيْ ذُنُوبِيْ وَ اَسْئَلُكَ

لوگوں کو درست فرما میرے قلب پر پاک کر میری قبر کو میرے لیے روشن فرما میرے گناہ معاف کر اور میں تجھ سے جنت

الدَّرَجَاتِ اَعْلٰی مِنْ الْجَنَّةِ - اٰمِيْن :

میں چند درجات کا امیدوار ہوں۔ ان التماسوں کو قبول فرما

اس کے بعد زم زم شریف پر آئیں اور قبر رو بہ کر رکھیں اللہ
پڑھ کر تین سس میں سیر ہو کر آب زم زم پئیں اور الحمد للہ

دُعَا زَمْرَم

کہہ کر یہ دُعا مانگیں :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ عَلٰی نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسْعًا وَشِفَاً لِّمَنْ كَلَّ دَاۤءٌ

اے اللہ! مجھے علم نافع نصیب فرما اور وسعت اور فراخی کے ساتھ رزق دے اور ہر بیماری سے شفا عطا فرما :

طواف کی دُعا میں اُردو رسم الخط میں اس لیے لکھی ہیں کہ اُردو دان حضرات جو عربی نہیں
پڑھ سکتے، وہ بھی آسانی سے پڑھ لیں :

سعی کرنے کا طریقہ | آب زم زم پی کر پھر حجر اسود کے سامنے آئیں اور نواں

استلام کریں۔ یہ نواں استلام اُس وقت مستحب ہے

جب کہ طواف کے بعد سعی کرنی ہو پھر پہلے صفا پر چڑھیں اور بیت اللہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں اور کہیں اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین بار لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ایک بار۔ اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سات بار کرنے کے بعد یہ دعا فرمائی :

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ اَدْعُوْنِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ وَاِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ وَاِنِّيْ اَسْئَلُكَ كَمَا هَدَيْتَنِيْ لِلْاِسْلَامِ اَنْ لَا تُنْزِعَهُ حَتّٰى تَتَوَفَّانِيْ وَاَنَا مُسْلِمٌ

اور اس کے علاوہ خوب دعائیں کریں یہ مقام قبولیت ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود شریف پڑھیں پھر یہ دعا پڑھتے ہوئے صفا اور مروہ کے درمیان چلیں۔

رَبِّ اغْفِرْ وَاَرْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ

جب یقیناً انھیں پہنچیں تو ذرا دوڑ کر چلیں عورتوں کو اپنی چال چلنا چاہیے اسی طرح طواف میں عورتیں رمل بھی نہ کریں پھر مروہ پر آکر صفا کی طرح ذکر اور دعائیں کریں صفا سے مروہ تک آنا ایک چکر (شوط) ہوا۔ اسی طرح مروہ سے پھر صفا کی طرف جائیں اور ہر مرتبہ اسی طرح صفا اور مروہ پر دعائیں اور ذکر کریں اسی طرح سات چکر پورے کریں اس حساب سے سعی کی ابتدا صفا سے اور انتہا مروہ پر ہوگی۔ سعی سے فارغ ہو کر مسجد حرام میں آئیں اور دو رکعت نماز نفل پڑھیں یہ مستحب ہیں۔

ساتھ ظہر اور عصر کی نماز اٹھی ادا کریں اور اگر آپ اپنے خیمہ میں ہوں تو پھر خالی ظہر کی نماز ادا کریں اور عصر کی نماز عصر کے وقت ادا کریں اگر ہو سکے تو ظہر کی نماز کے بعد جب رخصت کے قریب جا کر دو ال قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر دعائیں کریں، اگر ہجوم کی وجہ سے راستہ بھولنے کا احتمال ہو تو وہیں اپنے خیمہ میں اللہ تعالیٰ کے حضور خوب رورو کر التجائیں اور دعائیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اُمت کے لیے اور اپنے لیے کریں۔

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو مسلمان عرفہ کے دن بعد زوال میدانِ عرفات میں قبلہ رخ ہو کر لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَئِذَا الْمُلُكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ... ابار اور سورۃ اخلاص قل هو اللہ احد پوری سورت... ابار اور اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَعَلَيْنَا مَعَهُم... بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتے! کیا جزا ہے میرے اس بندہ کی کہ اس نے میری تسبیح و تہلیل کی اور بڑائی اور عظمت بیان کی اور شنا کی اور میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجا۔ میں نے اس کو بخش دیا اور اس کی شفاعت کو اس کے نفس کے بارے میں قبول کیا اور اگر میرا بندہ اہل موقف (تمام عرفات والوں) کی بھی شفاعت کرے گا تو قبول کروں گا۔ سبحان اللہ! اللہ کریم کی کتنی شانِ رحیمی ہے کہ ساری زندگی کا گنہگار سیاہ کار بندہ آج ایسا ہے کہ جیسا کہ اس کی ماں نے اُسے آج ہی جنا۔ بالکل گناہوں سے پاک بلکہ اور خصوصی مہربانی دیکھئے کہ اس بات کا وعدہ فرمایا کہ اگر تمام اہل عرفات والوں کے لیے بخشش کی دعا کرے۔ تو سب کو بخش دیا جائے گا تو پھر اس مبارک موقع سے خوب فائدہ اٹھانا چاہیے اور تمام اہل

عرفات اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اُمت کی بخشش کے لیے دعائیں مانگیں۔ حضور علیہ السلام کی ساری اُمت پریشانیوں، غموں اور مصیبتوں میں پھنسی ہوئی ہے، سب کے لیے رو رو کر دعائیں کریں اور اللہ تعالیٰ سے قبولیت کی پوری امیدیں رکھیں۔

اب سورج غروب ہونے کے بعد مزدلفہ آکر مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں ایک اذان اور ایک تکبیر سے پہلے مغرب کی نماز اذان اور تکبیر کے ساتھ اور بعد میں عشاء کی نماز بغیر اذان اور تکبیر سے ادا کریں، درمیان میں سنت نوافل نہ پڑھیں، بلکہ فرضوں کے بعد سنت نوافل اور وتر ادا کریں۔ جماعت افضل ہے۔ اگر اکیلے پڑھیں۔ تو کوئی عرج نہیں۔ مغرب و عشاء کی نماز کے بعد صبح صادق تک مزدلفہ میں ٹھہرنا سنت مؤکدہ ہے۔ اس شب کی عبادت شب قدر سے افضل ہے۔

یہاں وقوف کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوع آفتاب تک ہے اور یہ وقوف واجب ہے، چاہے ایک لمحہ ہی ہو۔ مگر سنت یہی ہے کہ اسفار (روشنی) تک ٹھہریں۔ وقوف میں اسی طرح یہاں بھی کثرت سے تلبیہ اور دعائیں کریں جیسے عرفات میں کیں۔ مزدلفہ میں جہاں چاہیں ٹھہریں، صرف وادی محشر میں نہ ٹھہریں یہاں اصحاب فیل ٹھہرے تھے، یہاں وقوف معتبر نہ ہوگا۔ مزدلفہ سے، کنکریاں باقلہ کے دانہ کے برابر اٹھالیں، مزدلفہ سے صرف ۷ کنکریاں اٹھانا مقبوع ہے باقی ۴۳ کنکریاں چاہے جہاں سے لے لیں، مگر جُبروں کے پاس سے نہ لیں کہ یہ نامقبول ہوتی ہیں۔

۱۰۔ ذوالحجۃ | طلوع آفتاب میں جب بقدر دو رکعت کے وقت رہ جائے تو منیٰ کو چلیں جب وادی محشر کے کنارے

پر پہنچیں تو دو رکعت کر لیں جائیں۔ وادی محشر کے ابتدا اور انتہا پر حکومت کی طرف سے

نشانات لگے ہوئے ہیں اور یہ جگہ تقریباً ۵۴۵ گز ہے۔ جب یہ جگہ گزر جائے، تو اپنی رفتار پر چلیں۔ تبلیہ اور ذکر اذکار کرتے ہوئے منیٰ آجائیں، منیٰ اگر آج آپ کے ذمہ چار کام ہیں، سب پہلے حجرہ عقبیٰ (بٹے شیطان) کو سات کنکریاں ماریں، اس کو رمی کہتے ہیں، رمی واجب ہے، رمی کا وقت طلوع آفتاب سے زوال تک ہے۔ اور زوال سے غروب تک مباح (جائز) ہے۔ غروب کے بعد اسی طرح طلوع آفتاب سے پہلے صبح صادق کے بعد رمی کرنا مکروہ ہے۔ مگر محذور، بیمار اور عورتوں کے لیے اگر یہ لوگ مزدلفہ سے سویرے آکر طلوع آفتاب سے پہلے رمی کر لیں تو مکروہ نہیں، اگر گیارہویں تاریخ کی آخری شب تک رمی نہ کی تو دم دنیا واجب ہوگا۔ رمی سات کنکریوں سے سات بار کرنی واجب ہے اگر اس سے زیادہ کریں تو مکروہ ہے اور کم کریں تو رمی نہ ہوگی۔ پنے درپے کنکریاں مارنا سفت ہے۔ کنکر کو انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے سرے سے پکڑ کر ماریں اور رمی کے وقت یہ خیال ہے کہ منیٰ دہنے اور کعبہ آپ کی دائیں جانب ہو اور ہر کنکر کے ساتھ اللہ اکبر کہیں اور تکبیر کے ساتھ یہ عارضہ شریف میں آئی ہے: **اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُورًا وَ ذَنْبًا مَغْفُورًا**۔ اگر کنکر حجرہ کے قریب گر جائے تو بھی جائز ہے۔ اگر دور گرے گی تو معتبر شمار نہ ہوگی۔ تین ہاتھ دور شمار ہے اور اس سے کم قریب۔

مسئلہ: حجرہ عقبیٰ پر پہنچ کر جو تبلیہ کہ احرام کے وقت سے لے کر اب تک بارہ پڑھتے رہے ہیں پہلی کنکر مارنے کے ساتھ ہی ختم کر دیں۔ منیٰ سے فاسخ ہو کر سیدھے منیٰ آجائیں کیونکہ آج صرف ایک ہی حجرہ کی رمی کرنی ہے۔

مریضوں اور عورتوں کی رمی کا وقت: اگر کوئی شخص بیماری یا ضعف

کی وجہ سے خود رمی نہیں کر سکتا تو اس کو چاہئے کہ دوسرے شخص کو اپنا نائب بنائے اگر اس کے حکم کے بغیر کسی نے دوسرے کی طرف سے رمی کی تو جائز نہیں جو شخص کسی دوسرے کی طرف سے رمی کرے اس کو لازم ہے کہ پہلے خود اپنی طرف سے کرے بعد میں دوسرے کی کرے۔ مریضوں اور عورتوں کو حجرة العقبیٰ اور اس کے بعد والے دنوں میں مٹیوں حجرات کی رمی غروب آفتاب کے بعد کرنی جائز ہے۔ بلکہ مردوں کو چاہئے کہ بعد والے دنوں میں اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ گیارہویں بارہویں اور تیرہویں تاریخ کو رمی کا وقت زوال سے لے کر غروب آفتاب تک ہے؛ زوال کے وقت اتنا ہجوم ہوتا ہے کہ بعض کمزور لوگ کچلے جاتے ہیں اس لیے مرد اطمینان کے ساتھ عصر کے بعد جا کر رمی کر لیں کہ ہجوم بہت ہی کم ہو جاتا ہے۔ مریضوں اور عورتوں کو مغرب کے بعد ساتھ لے جا کر اطمینان سے رمی کرادیں، عورتوں کو رات کے وقت رمی کرنا افضل ہے جو عورتیں یا مریض کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتے ہوں اور حجرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت تکلیف کا اندیشہ ہو۔ وہ معذور ہیں۔ اگر سوار ہو کر حجرات تک آسکتے ہوں اور مرض کی زیادتی اور تکلیف کا اندیشہ نہیں تو ان کو خود رمی کرنی ضروری ہے دوسروں سے رمی کرنا جائز نہیں؛ ہاں اگر سواری یا

کوئی شخص اٹھانے والا نہ ہو تو پھر معذوری کی وجہ سے دوسروں سے رمی کر سکتے ہیں؛

ضروری تنبیہ: بعض مرد صرف ہجوم کی وجہ سے عورتوں کی طرف سے رمی کر دیتے ہیں اور بعض عورتیں ہجوم کی وجہ سے دوسروں کو اپنی طرف سے رمی کرنے کی اجازت دے دیتی ہیں؛ ان کی رمی نہیں ہوتی ان کے ذمہ فدیہ واجب ہوگا:

فتح رمی سے فاسخ ہو کر اب جانور ذبح کریں۔ یہ قربانی مفرد کے لیے مستحب ہے اور قارن اور تمتع والے کے لیے واجب ہے۔ اس قربانی کے احکام مثل عید الاضحیٰ

کی قربانی کے ہیں جو جانوروں یا جانزیں یہاں بھی جائز ہیں اور جن طرح وال اؤنٹ، گائے جینس میں سات آدمی شریک ہو سکتے ہیں یہاں بھی شریک ہو سکتے ہیں۔

حلق فنج سے فالغ ہو کر سر منڈائیں یا کتروائیں۔ چوتھائی سر کے بال منڈوانا یا کتروانا واجب ہے۔ بلا اس کے احرام نہیں کھل سکتا۔ اگر بال کتروائیں تو ایک انگلی سے کچھ زیادہ کتروائیں اس سے کم نہ کتروائیں کیونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں عورت کو سر منڈانا حرام ہے صرف چوتھائی سر کے بال بقدر ایک انگلی کے ایک پور کتروانے کافی ہیں لیکن ایک پور سے کچھ زیادہ کتروائیں تاکہ سب بال آجاویں کیونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں۔ مرد کو تمام سر کے بال کٹنا یا منڈانا سنت ہے۔ صرف چوتھائی سر کے بالوں پر اکتفا کرنا جائز ہے لیکن مکروہ تحریمی ہے حلق کے بعد احرام کھول دیں اب جو چیزیں احرام کی وجہ سے منع تھیں اب سب کی اجازت ہے سوا عورت کے کہ وہ طواف زیارت کے بعد حلال ہوگی۔

طواف زیارت سر منڈانے سے فالغ ہونے کے بعد بیت اللہ شریف کا طواف کرنے کے لیے مکہ مکرمہ جائیں۔ اس کو طواف زیارت کہتے ہیں یہ دسویں تاریخ کو کرنا افضل ہے اور جائز بارہویں کا آفتاب غروب ہونے تک ہے اس کے بعد مکروہ تحریمی ہے۔ مگر عورت کو اجازت ہے اگر وہ حیض کی حالت میں توجہ حیض سے پاک ہو کر طواف کرے۔

منہ طواف زیارت کے بارے میں صفحہ نمبر ۱۸۶ پر مفید مشورہ پڑھیں

لے جنایات احرام احرام کی حالت میں جماع، بوسہ و کناہ وغیرہ، عورتوں کے سامنے ذکر جماع، لڑائی جھگڑا، خشکی کے جانور کو شکار کرنا یا شکاری کو بتانا یا اس کی مدد کرنا جیسے ٹھہری نیزہ وغیرہ پکڑنا، خوشبو لگانا، بال کٹوانا، سر یا منہ ڈھانکنا، اسانا یا تھوڑا یا سب ممنوع ہیں، خوشبو کا یا خوشبو دار میوہ کا ٹوکھٹا مکروہ ہے، اگر ناک پر ہاتھ رکھ لے تو کچھ ذرا نہیں اور نیک پر سر رکھنا اور زنا رکھنا درست ہے۔ مگر اٹھنے ہو کر پیشانی (باقی صفحہ ۹۱)

گیاہویں باہویں اور تیرہویں تاریخ میں حیرت کی رمی

دسویں تاریخ کے بعد تین دن اور رمی کرنی ہوتی ہے۔ گیاہویں، باہویں، تیرہویں، ان تاریخوں میں مینوں جہروں کی رمی کرنی ہوتی ہے۔ اور ان دنوں میں رمی کا وقت نوال کے بعد شروع ہوتا ہے اور سنت یوں ہے کہ پہلے جہرہ اولیٰ کو رمی کریں۔ یہ مسجد خیف کے قریب ہے پھر وسطیٰ کو پھر عقبیٰ کو جہرہ اولیٰ کو رمی کر کے ذرا آگے بڑھیں قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہوں ہاتھ اٹھا کر دعائیں کریں پھر وسطیٰ اور عقبیٰ کو اسی طرح رمی کریں اور اس کے بعد نہ ٹھہریں، اگر باہویں کی رمی کر کے غروب آفتاب سے پہلے

اجتہاد سے منگو گزشتہ ایک پرکھنی مکروہ ہے اور سر پر کپڑا رکھنا ڈھلکنے کے حکم میں ہے، کپڑوں کی گھڑی یا خان سر پر رکھنا جائز ہے، اگر کپڑے پرودے کے نیچے آئے اور سر یا چہرہ کو پرودے لگے تو مکروہ ہے ورنہ کچھ حرج نہیں، اور سر اور دامن کو خطمی سے نہ دھوئے، بلکہ خوشبو کے صابن سے دھونا جائز ہے اور آنکھوں کے پڑ بال چونے جائز ہیں اور جیلے کپڑے جیسے کرتے، پاجامہ اور عمامہ اور ٹوپی اور موزہ نہ پہنے، اگر سلا ہوا کپڑا غیر معمولی طرح سے پہنے، مثلاً کرتے کو چادر کی طرح اوڑھے تو جائز ہے، مگر ترک اولیٰ ہے، اگر عورت نہ ہو تو موزہ کو وسط قدم پر سے کاٹ کر پہنے، اگر کپڑا خوشبو دار چیز میں رنگا ہوا ہو تو اس کو سینا جائز نہیں، ہاں اگر اس طرح دھو ڈالے کہ خوشبو نہ رہے تو جائز ہے، حمام میں ہانا جائز ہے، مگر مستحب یہ ہے کہ غسل پھیل دور نہ کرے، نہ گرم پانی سے نہ سرد پانی سے، اگر غسل کرے تو خشکی یا طہارت کی نیت سے کرے۔ خیر اور کھانے کے نیچے سایہ میں آنا جائز ہے، مگر سر اور چہرہ کو نہ لگے، اگر گئے گا تو مکروہ ہے، جینی اور بیٹی اور تھپتھپانگ لگائے اور انگشتی پہننی اور سر پر بے خوشبو کا گھانا جائز ہے، اگر خوشبو کا سر ایک دو دفعہ لگائیں تو صدقہ دینا واجب ہے اور زیادہ میں ذکر کرنا واجب ہے، سنتہ اور قصد کرانی اور کچھ لگنے اگر بال نہ مونڈنے پڑیں اور داڑھی نکالنی اور شکستہ حسنہ کا باندھنا جائز ہے اور اگر کچھ میں بال مونڈے تو دم دینا ہکا اور سر کھانا جائز ہے، ہاں اگر بال نوٹنے یا جوں کرنے کا خوف ہو تو نرمی سے کھجائیں، کھانی پر کھڑی لگانا، دایہ نکھانا اور آئینہ لگوانا بھی جائز ہے۔

عورت کا احرام اور اس کی جنایات - عورت بھی مرد کی طرح احرام باندھے اور افعال حج ادا کرے، پرودہ سر نہ کھولے، اپنا چہرہ کھلا رکھے اور چہرہ پر اس طرح کپڑا لٹکانا کہ کپڑا چہرہ کو نہ لگے، اجنبی کے سامنے واجب ہے اور تمبیہ پکار کر نہ کہے بلکہ اس طرح کہے کہ آپ ہی ٹھننے، سلا ہوا کپڑا پہنتے رہے، مگر مغزانی اور کسبہ کا رنگا ہونا ہوا، اگر ان سے رنگا ہوا ہو تو دھو ڈالے، اور موزہ اور زیور پہنتے رہے۔ دستاں پہننے جائز ہیں مگر ترک اولیٰ ہے عورت حیض و نفاس کی حالت میں احرام باندھ سکتی ہے اور طواف کے علاوہ سب افعال حج ادا کر سکتی ہے۔

ہی منیٰ سے آجائیں تو تیرہویں کی رمی واجب نہیں اور اگر منیٰ میں آفتاب غروب ہو گیا۔ تو تیرہویں کی فجر ہونے سے پہلے پہلے بھی چلے آنا جائز ہے مگر مکروہ ہے۔ اگر تیرہویں کی فجر منیٰ میں ہو گئی تو اب تیرہویں کی رمی بھی واجب ہو گئی اگر رمی کے بغیر آئیں تو دم دینا واجب ہو گا۔ تیرہویں تا یرخ کو زوال سے پہلے بھی رمی کرنا جائز ہے مگر گیارہویں اور بارہویں کو زوال سے پہلے جائز نہیں،

طواف وداع جب گھر کو واپسی کا ارادہ کریں تو ایک طواف ادا کرنا چاہیے۔ اس کو طواف وداع یا طواف صدر کہتے ہیں یہ میقات سے باہر والے حاجی

کے لیے واجب ہے صرف عمرہ کرنے والے پر واجب نہیں اس طواف کا اول وقت طواف زیارت کے بعد ہے جب واپسی کا ارادہ ہو اور اس کا آخر وقت متعین نہیں جب چاہے کریں۔ اگرچہ ایک سال تک مکہ مکرمہ میں رہیں مگر مستحب یہ ہے کہ جب مکہ مکرمہ سے چلے لگیں تو اس وقت کریں تاکہ بیت اللہ شریف سے آخری ملاقات پر مفارقت ہو۔ طواف کے بعد دو گانہ نفل ادا کر کے قبلہ شریف کی طرف منہ کر کے خوب پیٹ بھر کے آب زمزم پیئیں۔ زمزم چہرہ، سر اور بدن کو ملیں، پھر دہلیز کعبہ کو کہ زمین سے اُبھری ہوئی ہے بوسہ دیں۔ سینہ اور داہنا رخسار منہ کو لگا کر داہنا ہاتھ اوپر کو اٹھا کر بیت اللہ شریف کا پردہ پکڑ لیں جیسے ایک فیلیل غلام اپنے آقا کے کپڑے پکڑتا ہے اگر پردہ تک ہاتھ نہ پہنچے تو دونوں ہاتھ سر کے اوپر اٹھا کر دیوار پر سیدھے کھڑے کر کے پھیلا دیں اور خوب رو رو کر اللہ کریم کے حضور التجائیں دُعائیں کریں، پھر حجر اسود کو بوسہ دے کر اٹھ پادوں مسجد سے باہر آئیں ۛ

افعال عمرہ		(۱۰) رمی جمار	واجب
		(۱۱) طواف وداع	واجب
(۱) احرام عمرہ		شرط	افعال قرآن
(۲) طواف منہ رمل	واجب	رکن	
(۳) سعی	واجب	(۱) اعزام حج و عمرہ	شرط
(۴) سر منڈانا یا کتروانا	واجب	(۲) طواف عمرہ معہ رمل	رکن
افعال حج افراد		(۳) سعی عمرہ	واجب
		(۴) طواف قدوم معہ رمل	سنت
(۱) احرام	شرط	(۵) سعی	واجب
(۲) طواف قدوم	سنت	(۶) وقوف عرفہ	رکن
(۳) وقوف عرفہ	رکن	(۷) وقوف مزدلفہ	واجب
(۴) وقوف مزدلفہ	واجب	(۸) رمی جمرہ عقبہ	واجب
(۵) رمی جمرہ عقبہ	واجب	(۹) تہائی	واجب
(۶) تہائی	اختیاری	(۱۰) سر منڈانا	واجب
(۷) سر منڈانا	واجب	(۱۱) طواف زیارت	رکن
(۸) طواف زیارت	رکن	(۱۲) رمی جمار	واجب
(۹) سعی	واجب	(۱۳) طواف وداع	واجب
۱۔ رمل سنت ہے۔ ۱۲۔ امنہ			

افعال تمتع جبکہ ہڈی ساتھ نہ ہو

واجب	ری جمرہ عقبہ	(۸)	شرط	احرام عمرہ	(۱)
واجب	ستہ بانی	(۹)	رکن	طواف عمرہ معرل	(۲)
واجب	سر منڈانا	(۱۰)	واجب	سعی عمرہ	(۳)
رکن	طواف زیارت	(۱۱)	واجب	سر منڈانا	(۴)
واجب	سعی	(۱۲)	شرط	آٹھویں گچہ کو حج کا احرام باندھنا	(۵)
واجب	ری جمار	(۱۳)	رکن	وقوف عرفہ	(۶)
واجب	طواف دواع	(۱۴)	واجب	وقوف مزدلفہ	(۷)

تنبیہ

- (۱) قارن کے لیے سعی طواف قدوم کے بعد افضل ہے اگر اس کے بعد سعی کرنے کا ارادہ نہ ہو تو رمل اور اضطباع بھی نہ کرے اور سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔
- (۲) طواف دواع اہل مکہ مکرمہ پر واجب نہیں۔
- (۳) اکثر پاکستانی لوگ چونکہ بدی ساتھ نہیں لے جاتے اس لیے ہم نے تمتع کی اسی صوت کے احکام لکھے ہیں۔ اگر کسی کے ساتھ بدی ہو تو اس کو عمرہ کی سعی کے ساتھ سر منڈانا نہ ہوگا، بلکہ اسی طرح احرام بے گا اور آٹھویں کو دوسرا احرام حج باندھنا ہوگا۔
- (۴) افراد کرنے والا اگر سعی طواف قدوم کے بعد کرے تو طواف قدوم میں مل اضطباع بھی کرے مگر افضل یہ ہے کہ سعی طواف زیارت کے بعد کرے۔

فضائلِ عمرہ

عمرہ کی فضیلت بہت سی احادیث میں بیان کی گئی ہیں ہم صرف تین روایتیں ذکر

کرتے ہیں:-

۱۔ عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَابَعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَانْهَمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِبْرُ جُبْتَ الْحَدِيدَ وَالذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَغَيْرُهُ

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حج اور عمرہ ایک ساتھ کرو کیونکہ وہ دونوں تنگدستی اور گناہوں کو ایسے دور کر دیتے ہیں جیسا کہ بھیلوے اور سونے اور چاندی کے میل کو ڈر کر دیتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اور عمرہ سے نہ صرف گناہ معاف ہو جاتے ہیں، بلکہ انسان سے ان دونوں کی برکت سے فقر و فاقہ بھی دور ہو جاتا ہے اور ظاہر و باطن دنیا و آخرت کی دولتوں سے حج اور عمرہ کرنے والا مالا مال ہو جاتا ہے لیکن ان ملاص شرط ہے

۲۔ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمْرَةٌ فِي رَمَضَانَ تَعْدِلُ حَجَّةً رَوَاهُ الشَّيْخَانِ وَفِي رِوَايَةِ السَّيِّمِ حَجَّةٌ مَعِي۔

حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رمضان میں عمرہ کا ثواب ایک حج کے برابر اور ایک ولایت

میں ہے کہ اس حج کے برابر ہے جو میرے ساتھ کیا ہو۔

الْحَجَّاجُ وَالْعُمْارُ وَقَدْ اتَّخَذَ اللَّهُ دَعْوَهُ إِجَابَهُمْ وَإِنْ اسْتَغْفَرُوا غُفِرَ لَهُمْ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

رج اور عمو کر نے والے اللہ تعالیٰ کے جہان میں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی دعا مانگتے ہیں تو وہ قبول فرماتے ہیں اور اگر خطا معاف کراتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ان کی خطا معاف کرتے ہیں۔

فضیلت طواف

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اللہ تعالیٰ بیت اللہ پر ہر روز ایک سو بیس رحمتیں نازل فرماتے ہیں جن میں سے ساٹھ رحمتیں طواف کرنے والوں کے لیے ہیں اور چالیس نماز پڑھنے والوں کے لیے اور بن بیت اللہ کو دیکھنے والوں کے لیے (طبرانی شریف)

دوسری روایت میں ہے کہ جو شخص بیت اللہ کا طواف کرتا ہے وہ ایک قدم اٹھا کر دوسرا قدم نہیں رکھتا کہ اللہ تعالیٰ اس کی ایک خطا معاف فرماتے ہیں اور ایک نیکی لکھ دیتے ہیں اور ایک درجہ بڑھا دیتے ہیں۔ مگر مکر میں رہتے ہوئے جس قدر ہو سکے طواف کرتے رہیں اور اکثر وقت حرم میں گزائیں نمازیں باجماعت ادا کریں کہ یہاں پر ایک نماز کا ثواب لاکھ نماز کے ثواب کے برابر ہے اور مسجد حرام میں ان مقامات پر بھی نماز پڑھنے کی کوشش کریں جہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی۔ خانہ کعبہ کے اندر مقام ابراہیم کے چھ مطاف ہیں۔ حجر اسود کے مقابل رکن عراقی کے قریب جو عظیم اور دروازہ کے درمیان ہے۔ منبر کے سامنے عظیم خصوصاً میزاب رحمت کے نیچے رکن میانی اور حجر اسود کے درمیان۔ رکن شامی کے نزدیک اور ان مقامات پر اپنے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کی بخشش کی دعائیں کریں اللہ تعالیٰ قبول فرمادیں۔ اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ عورتوں کے برابر کھڑے نہ ہوں اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اگر عورتیں نماز میں آپ کے آگے ہوں تب بھی نماز نہ ہوگی۔

در بار شفیق المنین رحمہ اللہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاضری و
زیارت یکتا منورہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى
إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ
عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ
إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ

۱۔ واضح ہے کہ روضہ مطہرہ سرور کائنات علی الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرنا افضل مستحب
سے ہے بلکہ بعض نے قریب قریب واجب لکھا ہے فخر عالم سنی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔
جس نے میری قبر (روضہ شریف) کی زیارت کی اس کے واسطے میری شفاعت
واجب ہوگئی:

۲۔ جو میری زیارت کو آئے اور مقصود میری ہی زیارت ہو تو مجھ پر حق ہو گیا کہ میں
قیامت میں اس کا شفیع ہوں۔

۳۔ اگر کوئی میرے انتقال کے بعد میری قبر (روضہ شریف) کی زیارت کرے تو ایسا ہے
جس نے میری حیات میں میری زیارت کی۔

پس جس شخص پر حج فرض ہو اول اس کو حج کر لینا بہتر ہے ورنہ اضیاء ہے چاہے پہلے
حج کریں یا پہلے مدینہ منورہ آجائیں مغرض جب مدینہ منورہ کا ارادہ ہو تو بہتر یہ ہے کہ روضہ

مطہرہ کی زیارت کو آنے کی نیت کریں تاکہ اس حدیث کے مصداق ہو کہ جو کوئی میری زیارت کو ہی آئے اس کی شفاعت مجھ پر واجب ہوگئی اور جب مدینہ منورہ کو چلیں تو راستہ میں کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں پھر جب دہاں کے درخت نظر پڑیں تو اور زیادہ کثرت کریں جب دہاں کی عمارات نظر پڑیں تو درود شریف پڑھ کر کہیں:

اللَّهُمَّ هَذَا حَرَمُ نَبِيِّكَ فَاجْعَلْهُ وَقَايَةً لِي مِنَ النَّارِ وَآمَانًا
مِنَ الْعَذَابِ وَسُوءِ الْحِسَابِ اور مستحب ہے کہ غسل کریں یا وضو اور
صاف ستھرے کپڑے اور اچھا لباس پہنیں اگر نئے کپڑے ہوں تو بہتر ہے اور
خوشبو لگائیں اور پہلے سے پیادہ ہو لیں خشوع و خضوع اور تواضع جس قدر
ہو سکے فرو گذاشت نہ کریں اور عظمت مدینہ منورہ کا خیال کئے ہوئے درود شریف
پڑھتے ہوئے چلیں جب مدینہ منورہ میں داخل ہوں تو یہ کہیں: رَبِّ ادْخُلْنِي
مِنْ خَلِّ صِدْقٍ وَ اَخْرِجْنِي مِنْ خَلِّ صِدْقٍ وَاجْعَلْ لِي مِنْ لَدُنْكَ
سُلْطَانًا نَصِيرًا اللَّهُمَّ افْتَحْ لِي ابْوَابَ رَحْمَتِكَ وَارْزُقْنِي

مِنْ زِيَارَةِ رَسُولِكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَزَقْتَ أَوْلِيَاءَكَ وَ
أَهْلَ طَاعَتِكَ وَاعْفُرْ لِي وَارْحَمْنِي يَا خَيْرَ مُسْتَوِلٍ اور ادب اور حضور
قلب کے ساتھ دعا اور درود شریف بہت پڑھیں کہ اس جگہ جا بجا مواقع قدم رسول علیہ
الصلوة والسلام ہیں۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ وہ مدینہ منورہ میں سوار نہیں
ہوتے تھے اور فرماتے تھے کہ مجھ کو حیا آتی ہے کہ سواری کے گھوڑوں سے اس زمین کو پامال
کروں جس میں حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے پھرے ہوں۔

مسجد نبوی میں داخلہ

جب مسجد نبوی میں داخل ہوں تو اول داہنا پاؤں داخل کریں اور دخول مسجد کی دعا پڑھیں اور درود شریف پڑھیں اور باب جبریل سے داخل ہونا بہتر ہے۔ پھر ریاض الجنۃ میں (کہ ماہین قبر شریف اور منبر کی زمین کا نام ہے) اور یہ قطعہ جنت کا ہے) تحیۃ المسجد پڑھیں اس طرح کہ منبر داہنے موڑھے کی سیدھ میں رہے اور وہ ستون کہ جس کے نیچے صندوق ہے، سامنے رہے کہ یہی حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہونے کی جگہ ہے اور بعد تحیۃ المسجد کے سجدۂ شکر ادا کریں کہ حق تعالیٰ نے آپ کو یہ نعمت نصیب کی اور جو چاہے دعا کریں پھر روضہ شریف کے پاس حاضر ہوں اور سر ہانے کی دیوار کے کونے میں جو ستون ہے اس سے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑے ہوں۔ اور پشت قبلہ کی طرف کریں اور کچھ بائیں طرف کو مائل ہوں کہ چہرہ شریف کے خوب مقابل ہو جائیں اور ادا ب تمام خشوع کے ساتھ کھڑے ہوں اور زیادہ قریب نہ ہوں اور دیوار کو اتھ نہ لگائیں کہ یہ ادب اور ہیبت کا مقام ہے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو روضہ شریف میں قبلہ کی طرف چہرہ مبارک کئے ہوئے اور لیٹے ہوئے تصور کریں اور کہیں :-

حُضْرُوْا اَکْرَمَ صَلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پَر دُود و سلام

السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا حَبِیْبَ اللّٰهِ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ اَدَمَ۔ السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا

اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّكَ عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ - أَشْهَدُ
 أَنَّكَ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَلَنْصَحْتَ الْأُمَّةَ وَكَشَفْتَ
 الْغُمَّةَ فَجَزَاكَ اللَّهُ خَيْرَ جَزَاكَ اللَّهُ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَاذَى نَبِيًّا
 عَنْ أُمَّتِهِ - اللَّهُمَّ اعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَكَ وَرَسُولَكَ مُحَمَّدًا الْوَسِيلَةَ
 وَالْفَضِيلَةَ وَالذَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُودًا الَّذِي وَعَدْتَهُ
 إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِيعَادَ وَأَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ إِنَّكَ
 ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اور پھر حضرت مکی اللہ علیہ السلام کے وسیلے سے دعا کریں۔ اور
 شفاعت چاہیں۔ کہیں یا رسول اللہ اسْئَلُكَ الشَّفَاعَةَ وَأَتَوَسَّلُ بِكَ إِلَى
 اللَّهِ فِي أَنْ أَمُوتَ مُسْلِمًا عَلَى مِلَّتِكَ وَوَسَّيْتِكَ اور ان الفاظ میں جس قدر چاہے
 زیادہ کریں مگر ادب اور عجز کے کلمات ہوں لیکن سلف یہاں جہاں تک اختصار ممکن ہو سخن
 رکھتے ہیں اور بہت پکار کر نہ بولیں بلکہ آہستہ نضوع اور ادب سے عرض کریں اور جس کسی کا
 سلام کہنا ہو عرض کریں۔ اَلْسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ
 يَسْتَشْفِعُ بِكَ إِلَى رَبِّكَ -

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام

پھر بعد ایک اتھ ہٹ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کہیں۔ اَلْسَّلَامُ
 عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ وَثَانِيَهُ فِي الْغَارِ رَفِيقَهُ فِي الْأَسْفَارِ
 أَمِينَهُ عَلَى الْأَسْرَارِ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقِ جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمَّةٍ
 مُحَقَّقٍ خَيْرًا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام

پھر بقدر ایک ہاتھ کے اور ہٹ کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر سلام کہیں
 السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عُمَرَ الْفَارُوقَ الَّذِي أَعَزَّ اللَّهُ بِهِ
 الْإِسْلَامَ إِمَامَ الْمُسْلِمِينَ مَرْضِيًّا حَيًّا وَمَيِّتًا جَزَاكَ اللَّهُ عَنْ أُمِّهِ مُحَمَّدٍ خَيْرًا
 اور یہاں بھی الفاظ کی کمی زیادتی میں اختیار ہے اور جس نے کہہ دیا ہو اس کا سلام پہنچا دیں۔

پھر ذرا آگے بڑھ کر کہیں۔ السَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيجِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفِيقِيهِ وَوَزِيرِيهِ جَزَاكُمَا اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ
 جِئْنَاكَمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَشْفَعَ
 لَنَا وَيَدْعُوَنَا رَبَّنَا أَنْ تُجِيبَنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَسُنَّتِهِ وَيَحْشُرَنَا فِي
 زُمْرَتِهِ وَجَمِيعِ الْمُسْلِمِينَ

پھر آگے بڑھ کر چہرہ شریف کے مقابل کھڑے ہو کر جو کچھ ہو سکے دعا کریں خصوصاً اپنے
 اور والدین اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کے واسطے بخشش کی دعا کریں اور ان لوگوں کے
 لیے بھی دعا کریں جنہوں نے اس کتاب میں حصہ لیا پھر وہاں سے نکل کر ستون اسطوانۃ الوباء
 کے پاس آکر دو رکعت پڑھ کر دعا کریں پھر ریاض الجنۃ میں آکر انگلیں پڑھیں اگر وقت مکروہ ہو
 تو پھر اذکار و استغفار و دعا کرتے رہیں جب تک ہو سکے پھر منبر کے پاس رُتانا منبر پر ہاتھ رکھیں
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس پر دست مبارک رکھتے تھے پھر اسطوانۃ خانہ کے پاس آئیں اور سب
 جگہ درود شریف اور دعا سے غافل نہ رہیں جس قدر اس میں کثرت ہو سکے بہتر ہے اور جب تک

مدینہ منورہ میں رہیں تلاوت اور ذکر کرتے اور صلوٰۃ و سلام خوب پڑھتے رہیں اور راتوں میں بہت جاگیں اور وقت ضائع نہ کریں اور حتی الوسع نماز مسجد نبوی میں پڑھیں اور زیارتِ روضہ مبارک کے بعد ہر روز یا جمعہ کو زیارتِ مزاراتِ بقیع کی بھی ضرور کریں کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت عباسؓ اور حضرت حسنؓ اور حضرت ابراہیمؓ اور ازواجِ مطہرات اور اصحابِ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین وہاں تشریف لے جاتے ہیں اور حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور شہدائے اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بھی زیارت کریں اور مسجدِ طہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں جا کر نماز پڑھیں اور ہفتہ کے روز مسجدِ قبا میں جا کر نماز پڑھ کر دُعا کریں اور جب رخصت ہوں تو دو رکعت مسجدِ نبوی میں پڑھ کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ شریف کے پاس حاضر ہوں اور جس طرح مذکور ہو چکا ہے، سلام پڑھیں اور پھر رخصت ہو کر آئیں۔

ریاضُ الجنتہ میں ستونہائے رحمت

ریاضُ الجنتہ میں قدیم مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اندر سات ستون ہیں، ان کو اسطواناتِ رحمت کہا جاتا ہے ان پر سنگِ مرمر چڑھا ہوا اور طلائی کام ہے، پہلی قطار میں چار ستون سنگِ سُرخ کے ہیں اور ان پر ان کا نام کندہ ہے۔

۱۔ اسطوانہ حنانہ : یہ ستون اس تنہ کھجور کی جگہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر منتقل ہونے پر زور زور سے رویا تھا۔

۲۔ اسطوانہ حرس : جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم دولتِ کدہ میں تشریف لے جاتے تو کوئی صحابی پہرہ دینے کی غرض سے آ بیٹھتے۔

۳۔ اسطوانہ وفود : باہر سے جو وفودِ مشرف بہ اسلام ہونے کے لیے آتے

تو یہاں بیٹھ کر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک پر مشرف باسلام ہوتے۔

۳۔ **اسطوانہ ابی لبابہ**۔ حضرت ابی لبابہ صحابی سے بہ تعاضلے بشریت غزوۂ تبوک میں ایک خطا سرزد ہو گئی تھی جس کا قرآن مجید کے پارہ ۷۱ میں تفصیل کے ساتھ ذکر ہے اس کی وجہ سے ابی لبابہ نے اپنے کو اس ستون سے باندھ دیا اور کہا کہ جب تک حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود نہیں کھولیں گے بندھا رہوں گا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہ فرمایا کہ جب تک مجھے خدا کی طرف سے حکم نہیں ہوگا میں بھی نہیں کھولوں گا چنانچہ سچا پس روز کی طویل مدت کے بعد اللہ تعالیٰ نے ابی لبابہ کی توبہ قبول کی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے کھولا۔

۵۔ **اسطوانہ سریر**۔ یہاں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احکام فرمایا کرتے تھے اور رات کو آرام کے لیے آپ کا بستر مبارک بچھا دیا جاتا تھا۔

۶۔ **اسطوانہ جبرئیل**۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام حضرت وحیہ کلبی کی صورت میں وحی لے کر تشریف لاتے تو اکثر اس جگہ بیٹھے نظر آتے۔

۷۔ **اسطوانہ عائشہ**۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ میری مسجد میں ایک جگہ ایسی ہے کہ اگر لوگوں کو وہاں نماز پڑھنے کی فضیلت معلوم ہو تو ترجیح کے لیے قرعہ اندازی کی نوبت آئے، اس وقت سے صحابہ کرام کو اس جگہ کے معلوم کرنے کی جستجو رہی، بعد وفات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عائشہؓ نے اپنے بھانجے عبداللہ بن زبیر کو یہ جگہ بتائی جہاں اب یہ ستون ہے۔

ان ستونوں کے قریب جا کر دُعا استغفار کریں۔

مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز کا ثواب

اکثر وقت مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بنیت اعتکاف گذاریں اور پنجگانہ نماز عجمت سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ادا کریں تو تجھ پر کوئی اور پہلی صفت کا اہتمام کریں ، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ایک نماز کا ثواب بنجاری و مسلم کی روایت کے مطابق ایک ہزار سے زیادہ ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا أَحَدٌ مِّنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِي مَا سِوَاهُ
إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوٰۃ)

اور ابن ماجہ کی ایک روایت میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب مذکور ہے اور امام احمد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو تو اس کے لیے دُوزخ سے برأت لکھی جائے گی اور عذابِ نفاق سے بھی برأت لکھی جائے گی اس واسطے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نماز باجماعت کا خاص اہتمام کرنا چاہیے اور اگر ممکن ہو تو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مستقل طور سے اعتکاف بھی کریں۔ اور قرآن شریف ختم کریں اور صدقہ خیرات حسب حیثیت کریں۔ مسکین و مجاورین اور باشندگانِ مدینہ منورہ کا خاص طور سے خیال رکھیں ان کے ساتھ محبت سے پیش آئیں اگر ان کی طرف سے کوئی زیادتی بھی ہو تو تحمل کریں اور شریفانہ برتاؤ کریں خرید و فروخت میں بھی ان کی امداد کی نیت کریں تاکہ ثواب بٹے

درود شریف

ایمان والوں پر اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا احسان

اللہ تعالیٰ ارشاد مبارک فرماتے ہیں :
 لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ
 رَسُولًا مِّنْ أَنفُسِهِمْ (قرآن شریف پٹ)
 ترجمہ : اللہ تعالیٰ کا ایمان والوں پر بہت بڑا احسان ہے کہ اُس نے انہیں میں سے اُن پر رسول بھیجا

اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے بڑا احسان اس نبی و رسول کا ہوتا ہے انسانوں پر
 خاص کر اُن بندوں پر جن کو اُس نبی کے ذریعہ سے ایمان ملا ہو۔ اور ظاہر ہے کہ امت
 محمدیہ کو ایمان کی دولت اللہ تعالیٰ کے آخری نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 کے واسطہ سے ملی۔ اس لیے یہ اُمت اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ ممنون احسان
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے۔ جس طرح اللہ تعالیٰ جو خالق و مالک اور پروردگار ہے اس کا
 حق یہ ہے کہ اس کی عبادت اور اس کا شکر ادا کیا جائے۔ اسی طرح اس کے پیغمبروں
 کا حق ہے کہ اُن پر درود و سلام بھیجا جائے۔ یعنی اللہ تعالیٰ سے ان کے لیے رحمت و
 رافت اور رفع درجات کی دُعا کی جائے۔ درود و سلام کا مطلب یہی ہوتا ہے
 اور یہ دراصل ان محسنوں کی بارگاہ میں عقیدت و محبت کا ہدیہ۔ وفاداری و نیاز کیشی کا نذرانہ
 اور ممنونیت و نپاس گذاری کا اظہار ہوتا ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ان کو ہماری دُعاؤں کی کیا

اعتیاج ہے۔ بادشاہوں کو فقیروں اور مسکینوں کے بدلیوں اور تحفوں کی کیا ضرورت ہے۔
 تاہم اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارا یہ تحفہ بھی اُن کی خدمت میں پہنچاتا ہے۔ اور
 ہماری اس دعا و التجا کے حساب میں بھی ان پر اللہ تعالیٰ کے الطاف و عنایات میں اضافہ
 ہوتا ہے اور سب سے بڑا فائدہ درود شریف کا خود ہم کو پہنچاتا ہے۔ ہمارا ایمانی رابطہ
 مستحکم ہوتا ہے اور ایک دفعہ کے مخلصانہ درود کے صلہ میں اللہ تعالیٰ کی کم از کم دس
 رحمتوں کے ہم مستحق ہو جاتے ہیں۔ یہ ہیں درود و سلام کے فوائد اور منافع۔ اللہ کریم ہمیں اپنے
 محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرماویں۔

فضائل درود شریف

۱۔ سب سے بڑھ کر توفیقِ درود شریف کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود
 درود شریف کی نسبت اپنی اور اپنے ملائکہ کی طرف فرماتی ہے: چنانچہ اللہ کریم نے
 رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود و سلام بھیجنے کا حکم قرآن شریف میں ارشاد فرمایا۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَاٰۤیٰہَا
 الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اگلے اللہ تعالیٰ

کے ارشاد فرماتے ہیں اے ایمان والو! درود بھیجو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سلام بھیجو۔

ف: اللہ تعالیٰ کا درود بھیجنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رحمتیں نازل فرمانا ہے۔ فرشتوں اور

انسانوں کا درود بھیجنا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اللہ تعالیٰ سے رحمت کی دعا کرنا مراد ہے؛

۲۔ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ میرے قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر بہت زیادہ درود شریف پڑھتا ہوگا (ترمذی شریف)
 ۳۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے اس کام پر مقرر ہیں کہ سیاہی کرتے بہتے ہیں جو شخص میری اُمت میں سے سلام بھیجتا ہے اُس کو میرے پاس پہنچاتے ہیں (ابوداؤد شریف)

۴۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میں حضرت جبرائیل علیہ السلام سے ملا ہاتھوں نے مجھے خوشخبری سنائی کہ اللہ کریم فرماتے ہیں کہ جو شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے گا میں اس پر رحمت بھیجوں گا۔ اور جو شخص آپ پر سلام پڑھے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔ میں نے یسٰںؑ کو سجدہ شکر ادا کیا (صحیح مسلم کمالی)

۵۔ ارشاد فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ مجھے کے روز مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کرو کہ مجھ پر درود پیش کیا جاتا ہے۔ (ابوداؤد)

۶۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس کے سامنے میرا ذکر آوے اس کو چاہیے کہ مجھ پر درود پڑھے۔ (نسائی شریف)

۷۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں نازل فرماویں اور اُس کے دس گناہ معاف ہوں اور اُس کے دس درجے بڑھیں اور دس نیکیاں اُس کے نامہ اعمال میں لکھی جاویں گی (نسائی شریف)

۸۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود پڑھا کرو مجھ پر تمہارا درود

مجھ پر پہنچتا ہے خواہ تم کہیں ہو۔ (سنائی شریف)

۹۔ ایک اور روایت میں ہے کہ درود پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور ملائکہ اس کے لیے ستر بار دُعا کرتے ہیں۔

۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات پائے گا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ (مسلم)

۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو شخص صبح کو مجھ پر دس بار درود بھیجے اور شام کو دس بار قیامت کے روز اس کے لیے میری شفاعت ہوگی (طبرانی)

۱۲۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو کوئی ہر روز ستر بار درود پڑھے اس کی ستر حاجتیں پوری کی جائیں گی۔ تیس دن کی دنیا کی باقی آخرت کی۔

۱۳۔ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ پر درود کی کثرت کرتا ہوں تو کس قدر درود اپنا معمول رکھوں۔ فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے میں نے عرض کیا کہ ایک بُرج (یعنی ایک حصہ تین حصہ اور وظائف ہیں) فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے اگر اور بڑھا دو تو تمہارے لیے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا نصف۔ فرمایا جس قدر چاہو اگر زیادہ کرو تو اور بہتر ہے۔ میں نے کہا تو پھر درود ہی درود رکھوں گا، تو فرمایا اب تمہارے سب فکروں کی بھی کفایت ہو جائے گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ (صحیح المستدرک للحاکم)

۱۴۔ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ تمام دُعائیں رُکِ رہتی ہیں جب تک

حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی آل پر درود نہ پڑھو (طبرانی)

۱۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دُعا آسمان و زمین کے درمیان رُک

رہتی ہے اور نہیں جاتی جب تک کہ اپنے نبی ﷺ پر درود نہ پڑھو (ترمذی)

۱۶۔ مواہب اللنبیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پرچہ سرانگشت کنے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں آپ کون ہیں آپ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں گے میں تیرا ہی ہوں اور یہ درود ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔ (ماشیہ حصین)

۱۷۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کہ جلیل القدر تابعی اور خلیفہ راشد ہیں شام سے مدینہ منورہ کو خاص قاصد بھیجتے تھے کہ اُن کی طرف سے روضہ شریف پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے۔ (ماشیہ حصین از فتح القدر)

۱۸۔ اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے ایسے آدمی کو نصف ات کو اٹھے اور کسی کو خبر نہ ہو پھر وضو کرے پھر حجر الہی کرے پھر درود شریف پڑھے پھر قرآن مجید پڑھنا شروع کرے (انسائی)

۱۹۔ اذان کے بعد درود شریف پڑھے اور وسیلہ کی دعا مانگے۔ اللہ تعالیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے (ترمذی)

۲۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود شریف پڑھتا ہے اُس کو میں خود سُننا ہوں اور جو مجھ سے فاصلے پر درود پڑھتا ہے وہ مجھ کو پہنچا دیا جاتا ہے (یعنی بذریعہ ملائکہ) (بیہقی)

۲۱۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی نقل فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے اوپر مجھ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو

اس لیے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مُجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے میں نے عرض کیا، یا رسول اللہ آپ کے انتقال کے بعد بھی حضور نے ارشاد فرمایا، ہاں انتقال کے بعد بھی۔ اللہ جل شانہ نے زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء کے بدنوں کو کھائے پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے رزق دیا جاتا ہے۔ (ابن ماجہ)

خاص خاص درود شریف کے خاص خاص فضائل

درود شریف کن الفاظ سے پڑھنا چاہیے؟

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ملاقات ہوئی وہ فرمانے لگے میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو مجھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور مرحمت فرمائیے۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتلادیا کہ آپ پر سلام جیسا کہ نماز میں السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ پڑھنے کا حکم ہے آپ پر درود شریف کن الفاظ کے ساتھ پڑھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب صحابہ سے ارشاد مبارک فرمایا۔ کہو:-

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَ

عَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَعَلَىٰ
آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ ﴿٥٧﴾ (نجمی شریف)

ف۔ ہر دینے کا مطلب یہ ہے کہ اُن حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے ہاں جہانوں اور دوستوں کے لیے بجائے کھانے پینے کی چیزوں کے بہترین تحائف اور بہترین ہدیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث مبارکہ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حالات تھے۔

۲۔ حضرت سہل بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن بعد نماز عصر اسی مرتبہ پڑھے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَآلِ النَّبِيِّ الْاَمْتِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلَّم۔ اُس کے اسی برس کے گناہ معاف ہو جاویں گے (طبرانی)

۳۔ حضرت روفیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس طرح کہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے (طبرانی)

۴۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ دُعا کرے جَزَى اللّٰهُ عَنْهُ حَقّاً اَمَّا هُوَ اَهْلٌ تَوَاسَّ كَاثِرٌ سَتَرْفُقْ بِهٖ لَوْ كُنَّ اَنْفُسُ النَّاسِ اَنْفُسًا وَاحِدَةً (طبرانی)

ف۔ مشقت میں ڈالے گا، اسے مراد کہ ہزار دین تک اس کا ثواب لکھتے لکھتے تھک جاؤں گے۔

دُرود شریف برائے کشادگی رزق

۵۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ جس شخص کو منظور ہو کہ میرا مال بڑھ جائے وہ یوں کہا کرے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ وَ
عَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ (طبرانی)

۶۔ روضۃ الاجاب میں امام اسماعیل بن ابراہیم مذنی سے جو امام شافعی کو بعد انتقال کے خواب میں دیکھا اور پوچھا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ سے کیا معاملہ کیا وہ بولے مجھے بخش دیا اور حکم دیا کہ مجھ کو تعظیم و احترام کے ساتھ بہشت میں لے جاؤں اور سب برکت ایک دُرود کی ہے جس کو پڑھا کرتا تھا۔ میں نے پوچھا وہ کون سا دُرود ہے۔ فرمایا یہ ہے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَكُلَّمَا
غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُونَ (ماشیہ حسن حصین)

دُرود شریف برائے حفاظت جمیع آفاتِ ملیت

۷۔ منہاجِ اکھبات میں ابن فاکھانی کی کتاب فجر منیر سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضربی تھے۔ انہوں نے اپنا گذرا ہوا قصہ مجھ سے بیان کیا کہ ایک جہاز ڈوبنے لگا، میں اُس میں موجود تھا۔ اس وقت مجھ کو غنودگی سی ہوئی اس حالت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ کو یہ دُرود تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز والے اس کو نہرا رہا پڑھیں، ہنوز تین سو بار پڑھتے پہنچے تھے کہ جہاز نے نجات پائی وہ دُرود شریف یہ ہے :

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
 صَلَوةً تُجِئُنَا بِهِمَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِي لَنَا بِهَا
 جَمِيعَ الْحَاجَاتِ وَتُطَهِّرُنَا بِهِمَا مِنْ جَمِيعِ السَّيِّئَاتِ وَ
 تَرْفَعُنَا بِهِمَا عِنْدَكَ اَعْلَى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهِمَا
 اَقْصَى الْغَايَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ فِي الْحَيَاتِ وَ بَعْدَ
 الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

ف بحکم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاو السید کے ماشیہ
 پر اس درود شریف کا کثرت سے پڑھنا اور مکان میں لکھ کر چپاں
 کرنا تمام امراض و بآسیہ ہیضہ و طاعون وغیرہ سے حفاظت کے
 لیے مفید اور مجرب ہے اور قلب کو عجیب اطمینان بخشتا
 ہے۔ تحریر فرمایا ہے :

- ۸۔ مسجد میں جانے اور اس سے باہر آنے کے وقت حدیث شریف میں یہ پڑھنا
 آیا ہے :- بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ
- ۹۔ مسلم شریف اور ترمذی شریف میں ہے کہ بعد اذان کے درود بھیجے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
 پر اور مانگے آپ کے لیے وسید اللہ تعالیٰ سے ۔
- ۱۰۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ”نہیں وضو ہوتا اس شخص کا جو درود نہ بھیجے
 نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر۔“ ف یعنی پورا ثواب نہیں ملتا۔
- ۱۱۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ جو میری قبر کے پاس درود شریف
 بھیجتا ہے میں سن لیتا ہوں۔ (بخاری)

دُرود شریف برائے زیارت حضور صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے زاہد السعید میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ سب سے زیادہ لذیذ تر اور شیریں تر تو خاصیت دُرود شریف کی یہ ہے کہ عشاق کو دُرود شریف کی کثرت کی وجہ سے خواب میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت زیارت نصیب ہو جاتی ہے۔ بعض دُرودوں کو بالخصوص بزرگوں نے آزمایا ہے۔ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ نے کتاب ترغیب اہل السعادت میں لکھا ہے کہ شب جمعہ میں دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں گیارہ بار آیتہ الکرسی اور گیارہ بار قل ھو اللہ اور بعد سلام تنواید دُرود شریف پڑھے انشاء اللہ تین جمعے نہ گزرنے پائیں گے کہ زیارت نصیب ہوگی وہ دُرود شریف یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمَمِيِّ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمْ۔

دیگر۔ شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ جو شخص دو رکعت نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد الحمد کئے پچیس بار قل ھو اللہ اور بعد سلام کے ایک ہزار مرتبہ یہ دُرود شریف پڑھے تو دولت زیارت نصیب ہو۔ وہ یہ ہے:

صَلِّ اللّٰهُ عَلٰی النَّبِيِّ الْاُمَمِيِّ

دیگر۔ نیز شیخ موصوف نے لکھا ہے کہ سوتے وقت شراب اس دُرود شریف کو پڑھنے سے زیارت نصیب ہوتی ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِحَرِّ اَنْوَارِكَ وَمَعْدِنِ اَسْرَارِكَ
وَلِسَانِ حُجَّتِكَ وَعُرْوَسِ مَمْلُكَتِكَ وَاِمَامِ حَضْرَتِكَ وَطِرَازِ
مُلْكِكَ وَخَزَائِنِ رَحْمَتِكَ وَطَرِيقِ شَرِيعَتِكَ الْمُتَقَدِّمِ مِنْ نَوَاصِيَاكَ

صَلَوَةٌ تَدُومُ بِدَوَامِكَ وَتَبْقَى بَبَقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ
صَلَوَةٌ تَرْضِيكَ وَتَرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

دیگر۔ اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے
اللَّهُمَّ عَرِّبَ الْحِلَّ وَالْحَرَامَ وَرَبَّ الزَّكِّ وَالْمَقَامِ أبلغ لِرُوحِ سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں
قلب کا شوق سے پڑھنا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے :

تنبیہ : خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے، لیکن دُعا
قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس

کے لیے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے مشرف ہو جانا نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت
کے حاصل ہونے میں کسی کسب کو دخل نہیں، یعنی اللہ کریم کی عطیہ ہے، ہزاروں کی عمریں اسی حالت میں ختم
ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ دُعا و شریعت کی کثرت اور اتباع سنت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا
غلبہ ہو تو مولانا کریم اپنی رحمت سے مہربانی فرمائی دیتے ہیں لیکن چونکہ لازمی نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم
نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لیے اسی میں اللہ کریم کی ملکت ہے۔

دوسرا امر قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے
یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیکھا۔ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کو
اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت ہی نہیں دی کہ خواب میں آکر وہ اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا ظاہر
کرے مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نبی سمجھ بیٹھے لیکن اس کے باوجود اگر
دیکھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مطابق حدیث شریف دکھائی نہ دے تو اس کا اپنا قصور ہے،
اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کی پوری کوشش کرے۔
اللہ کریم توفیق نصیب فرمادیں۔ آمین :

صَلَوَةٌ تَدُومُ رَيْدَ وَاوَمِكَ وَتَبْقَى بِبَقَائِكَ لَا مُنْتَهَى لَهَا دُونَ عِلْمِكَ
صَلَوَةٌ تَرْضِيكَ وَتَرْضِيهِ وَتَرْضَى بِهَا عَنَّا يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ

دیگر۔ اس کو بھی سوتے وقت چند بار پڑھنا زیارت کے لیے شیخ نے لکھا ہے
اللَّهُمَّ رَبَّ الْحِلِّ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الزَّكَنِ وَالْمَقْلَمِ أُبَلِّغْ لِرُوحِ سَيِّدِنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مِنَّا السَّلَامَ۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں
قلب کا شوق سے پڑھنا اور ظاہری و باطنی معصیتوں سے بچنا ہے :

تنبیہ :

خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہو جانا بڑی سعادت ہے، لیکن دُعا
قابل ذکر ہیں۔ اول یہ کہ جس کو بیداری میں یہ شرف نصیب نہیں ہوا اس
کے لیے بجائے اس کے خواب میں زیارت سے شرف ہو جانا نعمت عظمیٰ اور دولت کبریٰ ہے اور اس سعادت
کے حاصل ہونے میں کسی کسب کو دخل نہیں، محض اللہ کریم کی عطیہ ہے، ہزاروں کی عمریں اسی حالت میں ختم
ہو گئیں البتہ غالب یہ ہے کہ دُعا و شریف کی کثرت اور اتنا بے منت اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا
غلبہ ہو تو مولائے کریم اپنی رحمت مہربانی فرما ہی دیتے ہیں لیکن چونکہ لازمی نہیں اس لیے اس کے نہ ہونے سے مغموم
نہ ہونا چاہیے کہ بعض کے لیے اسی میں اللہ کریم کی مکت ہے۔

دوسرا امر قابل تنبیہ یہ ہے کہ جس شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے
یقیناً حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو دیکھا۔ احادیث صحیحہ سے یہ بات ثابت ہے کہ شیطان کو
اللہ تعالیٰ نے یہ قدرت ہی نہیں دی کہ خواب میں آکر وہ اپنے آپ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہونا ظاہر
کرے۔ مثلاً یہ کہے کہ میں نبی ہوں یا خواب دیکھنے والا شیطان کو نبی سمجھ بیٹھے لیکن اس کے باوجود اگر
دیکھنے والے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مطابق حدیث شریف دکھائی نہ گئی تو اس کا اپنا قصور ہے،
اللہ کریم سے اپنے گناہوں کی معافی مانگے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتباع کی پوری کوشش کرے۔
اللہ کریم تو فقی نصیب فرمادیں۔ آمین :

دُعای مانگنے کی فضیلت

۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا — دُعای مانگنا بعینہ عبادت کرنا ہے پھر آپ نے (بطور دلیل) قرآن کریم کی یہ آیت تلاوت فرمائی :-

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي أَسْتَجِبْ لَكُمْ إِنَّ الَّذِينَ
يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ
دَاخِرِينَ

ترجمہ : اور تمہارے رب نے فرمایا ہے : مجھ سے دُعا مانگا کرو۔ میں تمہاری دُعا قبول کروں گا۔ بیشک جو لوگ (ازراؤ تجتہ) میری عبادت سے سرتابی کریں وہ ضرور جہنم میں داخل ہوں گے ذلیل و خوار ہو کر۔

۲۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : تم میں سے جس شخص کے لیے دُعا کا دروازہ کھول دیا گیا (یعنی دُعا مانگنے کی توفیق دے دی گئی) اس کے لیے رحمت کے دروازے کھول دیے گئے۔ اللہ تعالیٰ سے جو دُعائیں مانگی جاتی ہیں اُن میں اللہ کو سب سے زیادہ پسند یہ ہے کہ اُس سے (دُنیا اور آخرت میں) عافیت کی دُعا مانگی جائے۔ اسی حدیث کے بعض طرق میں فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ (اس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے گئے) آتا ہے اور بعض طرق میں فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ

اَلْجَابَةِ (اس کے لیے قبولیت کے دروازے کھول دیے گئے)
 آیا ہے۔ (تینوں الفاظ کا مطلب ایک ہی ہے)

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دُعَا کے سوا کوئی چیز قضا
 (تقدیر کے فیصلے) کو رد نہیں کر سکتی اور نیکی (عمل خیر) کے سوا کوئی چیز
 عُمر کو نہیں بڑھا سکتی۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ (قضا و) قدر سے بچنے کی کوئی
 تدبیر فائدہ نہیں دیتی (ہاں) اللہ سے دُعَا مانگنا اس (آفت و مصیبت)
 میں بھی نفع پہنچاتا ہے جو نازل ہو چکی اور اس (مصیبت) میں بھی جو ابھی
 تک نازل نہیں ہوئی اور بے شک بلا نازل ہونے کو ہوتی ہے کہ اتنے
 میں دُعَا اس سے جا ملتی ہے۔ پس قیامت تک ان میں کش مکش ہوتی
 رہتی ہے۔ (اور انسان دُعَا کی بدولت اس بلا سے بچ
 جاتا ہے)۔

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں دُعَا سے زیادہ
 کسی چیز کی وقعت نہیں۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ: جو شخص اللہ تعالیٰ سے

کوئی سوال نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے ناراض ہو جاتے ہیں۔ اسی حدیث کے بعض طرق میں مَنْ لَعَبِدُ عِ اللّٰهِ غَضِبَ عَلَيْهِ (جو اللہ تعالیٰ سے دُعا نہیں مانگتا اللہ اس سے ناراض ہو جاتا ہے)۔ آیا ہے۔ (دونوں کا مطلب ایک ہی ہے)۔

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ سے خطاب کر کے فرمایا : تم اللہ سے دُعا مانگنے میں عاجز نہ بنو (اور کوتاہی نہ کرو) اس لیے کہ دُعا کرتے رہنے کی صورت میں ہرگز کوئی شخص (کسی ننگانی آفت سے) ہلاک نہ ہوگا۔

۸۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ

اِن حضرت مَلِی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اُس کی دُعا سختیوں اور مصیبتوں کے وقت قبول فرمائیں، اس کو چاہیے۔ کہ وہ فراخی اور خوشحالی میں بھی کثرت سے دُعا مانگا کرے۔

۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رَسُولُ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ : دُعا مومن کا ہتھیار ہے دین کا ستون ہے اور آسمان و زمین کا نور ہے۔

۱۰۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگنے سے روگردانی والے یا ناجائز طور پر نفرت و عجز کا مظاہرہ ہے، جو اللہ تعالیٰ کی شدید ترین ناراضگی کا موجب ہے اور دُعا مانگنا سلسلہ عبادت (بندگی) کا اظہار ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا باعث ہے جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کریمہ سے ظاہر ہے۔ ۱۲

ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرے جو کسی مصیبت میں، گرفتار تھی، تو اُن کی حالت دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا نہیں مانگا کرتے تھے۔

۱۱۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: جو بھی مسلمان (کسی چیز کے) مانگنے کے لیے اللہ تعالیٰ کی جانب مُنہ اٹھاتا ہے (اور دعا مانگتا ہے)، اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور دیتے ہیں، یا وہی چیز اس کو فی الفور دے دیتے ہیں یا اُس کے واسطے (دنیا یا آخرت میں) اس کو ذخیرہ کر دیتے ہیں۔

۱۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو یہ کہتے ہوئے سنا یا اذالجلال والاکرام تو آپ نے فرمایا: تیری دعا قبول کی جائے گی، اب تو (جو چاہے) مانگا۔

۱۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

اللہ تعالیٰ کی جانب سے ایک فرشتہ مقرر ہے جو شخص تین مرتبہ یا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ

۱۔ یعنی دعا کے قبول ہونے کی تین صورتیں ہوتی ہیں (۱) اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرینِ صلحت ہوتا ہے تو فوراً مراد پوری کر دی جاتی ہے (۲) اگر فوراً مراد پوری کرنا قرینِ مصلحت نہیں ہوتا تو بہ تاخیر مناسب وقت پر وہ مراد پوری کر دی جاتی ہے (۳) ورنہ اس کا نعم البدل دنیا یا آخرت میں دے دیا جاتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنے کا اجر تو ہر صورت مل ہی جاتا ہے اس لیے کوئی بھی دعا رائیگاں کسی بھی صورت میں نہیں جاتی ۱۲

کہتا ہے وہ فرشتہ اس شخص سے کہتا ہے بے شک سب بڑا رحم کرنے والا تیری طرف متوجہ ہے اب تو جو چاہے سوال کر :

۱۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(ایک مرتبہ) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے جو
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ کہہ رہا تھا۔ آپ نے اُس سے فرمایا۔ تو (جو چاہے)
ماںک اللہ تعالیٰ کی نگاہ کرم تیری طرف ہے :

۱۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جنت مانگتا ہے تو جنت کہتی ہے اے اللہ
اس شخص کو جنت میں داخل فرما۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے تین مرتبہ جہنم
سے پناہ مانگتا ہے تو جہنم کہتی ہے اے اللہ تو اس شخص کو جہنم کی آگ سے
پناہ دے دے۔“

۱۶۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

جو شخص ان پانچ کلموں کے ساتھ دُعا کرے گا وہ جو سوال بھی اللہ سے کرے
گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرور پورا کریں گے (وہ پانچ کلمے یہ ہیں) :-

(۱) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ

(۲) لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

(۳) وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

(۴) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ

(۵) لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

حضور ﷺ کی صبح و شام کی عادتیں

(۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ آج کی رات مجھے بچھو نے بہت تکلیف پہنچائی۔ حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا۔ تُو نے اَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّلَاقَاتِ مِنْ شَيْءٍ مَا خَلَقَ کیوں نہ پڑھا۔ اگر تو ان کلمات کو پڑھ لیتا تو کچھ کو بچھو سے کوئی نقصان نہ پہنچتا۔ (مسلم شریف)

ف۔ جو شخص فجر اور مغرب کی نماز کے بعد تین مرتبہ یہ دُعا پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو ہر بلا و آفات سے محفوظ رکھیں گے۔

(۲)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ صبح و شام بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِي لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ پڑھنے والے کو دنیا کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ (ابوداؤد شریف)

(۳)

حضرت حارث بن مسلم اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں

کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے کان میں بچکے سے فرمایا کہ صبح اور مغرب کی نماز کے بعد جس نے سات مرتبہ اَللّٰهُمَّ اَجِرْنِيْ مِنْ النَّارِ پڑھ لیا۔ وہ رات دن میں کبھی بھی مر جائے تو جنت میں جائے گا۔ (نسائی شریف)

ہر نماز کے بعد کی دُعا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا۔ معاذ! خدا کی قسم مجھے تجھ سے محبت ہے، حضرت معاذ نے عرض کیا میرے مال باپ آپ پر سے قربان ہو جائیں۔ قسم خدا کی میں بھی آپ کو چاہتا ہوں۔ فرمایا۔ کسی نماز کے بعد ان کلموں کا کہنا نہ چھوڑو۔ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰی ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ (نسائی شریف)

مجلس کا کفارہ

حضرت جابر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جس شخص نے یہ کلمات — سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ — کسی خیر کی مجلس میں پڑھ لیے تو اس پر مہر لگا کر محفوظ کر دیا جاتا ہے اور جس شخص نے کسی بُرائی کی مجلس میں پڑھ لیے تو یہ کلمات اس بُرائی کا کفارہ ہو جاتے ہیں۔ (نسائی شریف)

پھوڑا پھنسی اور زخم کے لیے دُعا

جس شخص کو پھوڑا پھنسی یا زخم ہو تو اپنی شہادت کی انگلی پر اپنا تھوک لگا کر پھر
 پٹی پر رکھ کر موضع زخم پر رکھے اور یہ دُعا پڑھے :

يَسْمِعُ اللهُ تَرْبَةَ اَرْضِنَا بِرَيْقَةٍ بَعْضُنَا لِيُشْفِيَ سَقِيمُنَا يَا ذَا
 رَيْقَتَا۔ (اسلم شریف)

انشاء اللہ تعالیٰ اللہ کریم صحت عطا فرمادیں گے۔

عصر سے پہلے چار رکعت پڑھنے والے کے لیے حضور کی دُعا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے ارشاد فرمایا۔ اللہ کی رحمت ہو اُس بندے پر جو عصر سے پہلے چار رکعت پڑھے (ترمذی شریف)
 حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد
 فرمایا کہ عصر سے پہلے چار رکعتیں پڑھنے والوں کے جسم پر اللہ تعالیٰ دُزرخ کو حرام کر دیتا ہے۔ (طبری شریف)

اس دُعا کے پڑھنے سے خوشی نصیب ہو

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی شخص کو کوئی رنج و غم
 مصیبت و پریشانی ہو تو وہ یہ دُعا پڑھے تو اللہ کریم اُس کے رنج و غم کو خوشی میں بدل دیں گے
 اللَّهُمَّ اِنِّي عَبْدُكَ وَبْنُ عَبْدِكَ وَبْنُ اَمَتِكَ تَا صِيتِي

بِيَدِكَ عَدْلٌ فِي قَضَائِكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ إِسْمٍ هُوَ لَكَ سَعِيَتْ
 بِهِ نَفْسِكَ أَوْ أُنْزِلَتْ فِي كِتَابِكَ أَوْ عَلِمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ
 أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ
 الْعَظِيمَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَ
 ذَهَابَ هَوْنِي (مسند احمد)

بیت الخلائین جانے اور آنے کی دُعا

جب بیت الخلائین داخل ہوں تو پہلے بائیں پاؤں اندر رکھیں اور یہ دُعا پڑھیں :-
 اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ
 اور جب فارغ ہو کر باہر نکلیں تو پہلے دایاں پاؤں باہر نکالیں اور یہ دُعا پڑھیں :-
 غُفْرَانَكَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَذْهَبَ عَنِّي الْأَذَى وَعَافَانِي
 اللہ کریم جن وحشیانہ کی شر سے محفوظ رکھیں گے (حصن حصین)

رات کو سونے کے وقت کی دُعا

حضرت برادر بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب تم سونے کا ارادہ کرو تو نماز کا سا وضو کر کے
 بسترے پر داسنی کروٹ پر لیٹا کرو اور پھر یہ کلمات پڑھ لیا کرو :-
 اللَّهُمَّ أَسْلَمْتُ نَفْسِي إِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَ

فَوَضَّتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَالْجَانَّتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً
إِلَيْكَ لَا مَلْجَأَ وَلَا مُنْجَأَ إِلَّا إِلَيْكَ اللَّهُمَّ أَمَنْتُ بِكِتَابِكَ
الَّذِي أُنْزِلَتْ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ

جو شخص یہ کلمات پڑھ کر سو جائے اور اس کے بعد کوئی کلام نہ کرے ایسا شخص
اگر اسی رات میں مر جائے تو اس کی موت فطرت سلیمہ پر ہوگی۔ (بخاری شریف)
ترمذی شریف کی روایت میں ہے کہ اگر یہ شخص اسی رات میں مر جائے تو
جنت میں جائے گا۔

سید الاستغفار

حضرت شہاد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور
نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص شام کو سید الاستغفار
پڑھتا ہے پھر اگر رات میں مر جائے تو جنت میں جاتا ہے۔ اور اگر
کوئی صبح کو پڑھتا ہے پھر دن میں مر جاتا ہے تو جنت میں جاتا ہے۔ سید الاستغفار یہ ہے:

اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِي وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلَى
عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا سَطَّعْتُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ
أَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوءُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي فَإِنَّهُ
لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ (بخاری شریف)

رسول اللہ ﷺ جب مسجد میں تشریف لاتے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم بیان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں تشریف لاتے تو فرمایا کرتے:

أَعُوذُ بِاللّٰهِ الْعَظِيمِ وَبِوَجْهِ الْكَرِيمِ وَسُلْطَانِهِ الْقَدِيمِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ

پھر فرماتے جو ان کلمات کو کہہ لیتا ہے وہ تمام دن شیطان سے محفوظ رہتا ہے۔ (ابوداؤد شریف)

قرضہ دُور اور فراخی رزق کی دُعا

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے علی! جو شخص یہ دُعا پڑھے گا۔ اس پر اگر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو گا تو اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ادا کر دے گا۔
اللَّهُمَّ اكْفِنِي بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِي بِفَضْلِكَ عَمَّنْ
سِوَاكَ (ترمذی شریف)

دُنیا اور آخرت کے غموں کے لیے

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صبح و شام سات سات بار یہ دُعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت کے غموں سے بچالیں گے، حَبِیُّ اللّٰهِ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ (حصین)

موت کے علاوہ ہر چیز سے حفاظت

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جب تم نے بستر پر لیٹ کر سورۃ فاتحہ اور سورۃ قل ہو اللہ اکبر پڑھ لی تو تم موت کے علاوہ ہر چیز سے محفوظ ہو گئے۔

نیند میں ڈر جانے کی دُعا

اگر خواب میں ڈر جائے یا کوئی گھبراہٹ اور پریشانی محسوس ہو یا نیند اچھٹ جائے تو یہ دُعا پڑھے :-

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ وَ
شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ (مسند احمد)

درد کے لیے دُعا

اگر بدن میں کہیں درد ہو تو درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر بے اختیار اللہ سے تین مرتبہ اور اَعُوذُ بِاللّٰهِ وَ
قُدْرَتِهِ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاَحَاذِرُ سَاتِرتبہ پڑھے۔ اللہ کریم صحت عطا فرما دیں گے۔

سوکراٹھنے کی دُعا

جب صبح سوکر اٹھے تو یہ دعا پڑھے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَاْنَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اَلَيْهِ
النُّشُوْرَةُ (بخاری ص ۱۷۸) اللہ تعالیٰ ظاہری و باطنی ترقی و وسعت عنایت فرما دیں گے :

وضو کے وقت کی دُعا

جب وضو کرنے بیٹھیں تو پہلے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھیں
اس کے بعد یہ دُعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

اور جب وضو سے فارغ ہوں تو یہ دُعا پڑھیں :-

اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَاَشْهَدُ اَنْ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ - ۳ بار

اس کے بعد:

اَللّٰهُمَّ لَجَعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَجَعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ
سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ - ایک بار

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص وضو کرتے وقت نیکوؤں والا دُعا پڑھتا ہے اس کے لیے مغفرت کا ایک پتہ
لکھ کر اور اس پر مہر لگا کر رکھ دیا جاتا ہے قیامت کے دن تک اس کی مہر نہ توڑی جائے گی (حسن حسین)

بسی خاص شخص یا گروہ سے خوف کے وقت کی دُعا

اَللّٰهُمَّ اكْفِنَاهُ بِمَا شِئْتَ

ترجمہ: اے اللہ تو مجھیں اس سے بچا جس طرح تو چاہے (مسلم شریف)

پریشانی اور گھبراہٹ کی دُعا

حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ پریشانی اور گھبراہٹ کے وقت ان کلمات کو تین مرتبہ پڑھنا چاہیے

اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ أَحَدًا (ابوداؤد شریف)

شب قدر کی دُعا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر کو حاصل کروں تو کیا دُعا کروں۔ فرمایا یہ پڑھنا:

اللَّهُمَّ قَرَانِكَ عَفْوٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ عَفْ عَفِّي (ترمذی شریف)

گھر سے باہر جلتے وقت کی دُعا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص گھر سے نکلے وقت حسبِ فیل کلمات پڑھ لیتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے کہ یہ کلمات تجھ کو کافی ہیں۔ تو نے صحیح راہ پائی اور تو شیطان سے بچ گیا۔ ان کلمات کو سُن کر شیطان اُس سے علیحدہ ہو جاتا ہے

کلمات مبارکہ یہ ہیں:

بِسْمِ اللَّهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللَّهِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ (ترمذی شریف)

کھانا کھانے سے پہلے اور بعد کی دُعا

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ابوالہثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نامی صحابی کے مکان پر دعوت میں گئے اور وہاں اول تازی کجوریں کھائیں اس کے بعد بھنا ہوا گوشت کھایا۔ اور ٹھنڈا پانی پیا تو اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ یہی وہ نعمتیں ہیں جن کے متعلق قیامت کے دن تم سے سوال کیا جائے گا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو یہ بات بڑی دشوار محسوس ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب ہمیں ایسی چیزیں کھانے کو ملا کریں تو بِسْمِ اللہِ وَ عَلٰی بَرَکَةِ اللہِ پڑھ لیا کرو اور کھانے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هُوَ اَشْبَعُنَا وَاَرْوَاْنَا وَ اَنْعَمَ عَلَیْنَا وَاَفْضَلَ پڑھ لینے سے نعمت کا شکر ادا ہو جائے گا۔ (حسن حصین)

مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دُعا

جب مسجد میں داخل ہوں تو دریاں پاؤں اندر رکھیں اور یہ پڑھیں :

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ

اور جب مسجد سے باہر نکلیں تو یہ پڑھیں : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ بِسْمِ اللّٰہِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ (حسن حصین)

اگر کسی بلا کا ڈر ہو تو یہ دعا پڑھیں

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی بلا یا خوفناک امر (مصیبت) پیش آنے کا ڈر ہو تو اس دعا کو بار بار پڑھے۔ (حسن حصین)

نانو (۹۹) سے بیماریوں کی دعا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھا کرے اس کے لیے یہ نانوے دُکھ اور بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے بڑی بیماری فکر و پریشانی ہے۔ (حسن حصین)

مذمتورہ میں وفات اور شہادت کی دعا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهِادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَجْعَلْ مَوْتِيْ بَيْنَ رَسُوْلِكَ (ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہرِ مدینہ میں مجھے موت دے)۔ (حسن حصین)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صدق دل سے اللہ کے راستہ میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پر پہنچائے گا۔ (حسن حصین)

اگر کسی بلا کا ڈر ہو تو یہ دعا پڑھیں

حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ عَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْنَا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ اگر کسی بلا یا خوفناک امر (مصیبت) پیش آنے کا ڈر ہو تو اس دعا کو بار بار پڑھے۔ (حصن حصین)

نانوے (۹۹) سے بیماریوں کی دعا

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد مبارک فرمایا کہ جو شخص لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ پڑھا کرے اس کے لیے یہ نانوے دُکھ اور بیماریوں کی دوا ہے جس میں سب سے بڑی بیماری فکر و پریشانی ہے۔ (حصن حصین)

مذمتورہ میں وفات اور شہادت کی دعا

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دعا مانگا کرتے تھے: اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ شَهِادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ وَجْعَلْ مَوْتِيْ بَيْنَ رَسُوْلِكَ (ترجمہ: اے اللہ مجھے اپنے راستہ میں شہادت نصیب فرما اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شہر (مدینہ) میں مجھے موت دے)۔ (حصن حصین)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص صدق دل سے اللہ کے راستہ میں شہید ہونے کی دعا مانگے گا وہ اگرچہ بستر پر مرے، اللہ تعالیٰ اس کو شہیدوں کے درجوں پر پہنچائے گا۔ (حصن حصین)

برائے دفع جن و شیاطین و سحر

حضرت شاہ احمد سعید صاحب مدنی قدس سرہ الاقدس فرماتے ہیں کہ جو شخص ایک بار صبح کی نماز کے بعد اور ایک بار مغرب کی نماز کے بعد یہ تینتیس آیتیں پڑھے گا وہ اللہ تعالیٰ کی خطا و اماں میں رہے گا۔ بحکم الہی اس پر زہر اور بددعا کا اثر نہیں ہوگا۔ شیاطین اور دشمنوں کے شر سے محفوظ و مامون رہے گا: (منقب شریف)

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تینتیس آیتیں مع سورہ فاتحہ و چار قل و سحر میں مجید بخش میں شیاطین چوڑوں اور دزدوں سے پناہ بخواتی ہے (قول مجید) دفع امراض و عس کے لیے پانی پر دم کر کے پیئیں: (وظیفہ سعید)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

(۱) اَلَمْ تَرَ ذٰلِكَ الْكِتٰبَ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى
لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ (۲) الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ
الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝ (۳) وَالَّذِيْنَ
يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَ
بِالْآخِرَةِ هُمْ يُوقِنُوْنَ ۝ (۴) اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ
رَّبِّهِمْ ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (۵) اَللّٰهُ لَا

إِلَهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ لَا تَأْخُذُهُ سِنَّةٌ وَلَا نَوْمٌ لَهُ
 مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِي يَشْفَعُ
 عِنْدَهُ إِلَّا بِإِذْنِهِ يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
 وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ
 السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ وَلَا يَئُودُهُ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِيُّ
 الْعَظِيمُ ○ (٦) لَا إِكْرَاهَ فِي الدِّينِ قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ
 مِنَ الْغَيِّ فَمَنْ يَكْفُرْ بِالطَّاغُوتِ وَيُؤْمِنْ بِاللَّهِ فَقَدْ
 اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى لَا انْفِصَامَ لَهَا وَاللَّهُ
 سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○ (٧) اللَّهُ وَلِيُّ الَّذِينَ آمَنُوا يُخْرِجُهُمْ
 مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَوْلِيَهُمُ
 الطَّاغُوتُ يُخْرِجُونَهُمْ مِنَ النُّورِ إِلَى الظُّلُمَاتِ
 أُولَئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ ○ (٨) لِلَّهِ
 مَا فِي السَّمَوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَإِنْ تُبَدُّ أَمَا فِي
 أَنْفُسِكُمْ أَوْ تُخْفَوُهَا يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللَّهُ فَيَغْفِرُ لِمَنْ
 يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○

(٩) اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهِ وَالْمُؤْمِنُوْنَ
 كُلُّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ لَا نُفَرِّقُ
 بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهِ قَدْ قَالُوا سَمِعْنَا وَ اطَعْنَا
 غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ○ (١٠) لَا يَكْلِفُ اللّٰهُ
 نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا
 لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَسِينَا اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ
 عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلٰى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا
 وَلَا تَحْمِلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَنَفِّهِ وَاغْفِرْ
 لَنَا وَنَفِّهِ وَارْحَمْنَا وَنَفِّهِ اَنْتَ مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلٰى الْقَوْمِ
 الْكَافِرِيْنَ ○ (١١) اِنَّ رَبَّكُمْ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
 وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلٰى الْعَرْشِ قَدْ
 يَغْشٰى السَّمَاءَ الرَّهَارَ يَطْلُبُهُ حَنِيْنًا وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ
 وَالنُّجُوْمُ مَسْحُوْرَتٌ بِاَمْرِهٖ اِلَّا لَهٗ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ
 تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (١٢) اَدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا
 وَخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يَحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ○ (١٣) وَلَا تَقْسِدُوْا

فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا وَادْعُوهُ خَوْفًا وَطَمَعًا إِنَّ
 رَحْمَتَ اللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِينَ ○ (١٣) قُلِ ادْعُوا
 اللَّهَ أَوْ ادْعُوا الرَّحْمَنَ أَيًّا مَا تَدْعُوا فَلَهُ الْأَسْمَاءُ
 الْحُسْنَى وَلَا تَجْهَرُوا بِصَلَاتِكُمْ وَلَا تَخَافُتُ بِهَا وَابْتَغِ
 بَيْنَ ذَلِكَ سَبِيلًا هـ وَقُلِ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَمْ يَتَّخِذُ
 وَلَدًا وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَرِيكٌ فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ
 وَلِيٌّ مِّنَ الذَّلِيلِ وَكَثِيرُهُ تَكْبِيرًا ○ (١٥) وَالصَّفَاتِ
 صَفًّا ○ (١٦) فَالزَّجْرَاتِ زَجْرًا ○ (١٧) فَالتَّسْلِيَتِ
 ذِكْرًا ○ (١٨) إِنَّ إِلَهَكُمْ لَوَاحِدٌ ○ (١٩) رَبُّ السَّمَوَاتِ
 وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ○ (٢٠) إِنَّا زَيْنَا
 السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِزِينَةٍ الْكَوَاكِبِ ○ (٢١) وَحِفْظًا مِّنْ
 كُلِّ شَيْطَانٍ مَّارِدٍ ○ (٢٢) لَا يَسْمَعُونَ إِلَى الْمَلَأِ
 الْأَعْلَى وَيُقَدُّونَ مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ○ (٢٣) دُحُورًا وَ
 لَهُمْ عَذَابٌ وَاصِبٌ ○ (٢٤) إِلَّا مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ
 فَاتَّبَعَهُ شَهَابٌ ثَاقِبٌ ○ (٢٥) فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ

خَلَقْنَا مَنْ خَلَقْنَا إِنَّا خَلَقْنَاهُمْ مِنْ طِينٍ لَازِبٍ ○
 (٢٦) يَمْعَشِرَ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِنْ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ تَنْفُذُوا
 مِنْ أَقْطَارِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ فَانْفُذُوا لَا تَنْفُذُونَ
 إِلَّا بِسُلْطَانٍ ○ (٢٧) فَبَايَ الْآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ○
 (٢٨) يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شَوْاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا
 تَنْتَصِرَانِ ○ (٢٩) لَوْ أَنْزَلْنَا هَذَا الْقُرْآنَ عَلَى جَبَلٍ
 لَرَأَيْتَهُ خَاشِعًا مُتَصَدِّعًا مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ وَتِلْكَ
 الْأَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ ○ (٣٠) هُوَ
 اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عِلْمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ
 الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ ○ (٣١) هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ
 الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيزُ
 الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ ○
 (٣٢) هُوَ اللَّهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْأَسْمَاءُ
 الْحُسْنَى يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَهُوَ
 الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ○ (٣٣) قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ

نَفَرٍ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوا إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا ۖ يَهْدِي
 إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ ۖ وَلَنُتَشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ۖ
 وَأَنَّهُ تَعَالَى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۖ
 وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۖ قُلْ بِآيَاتِهَا
 أَكْفَرُونَ ۖ لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ ۖ وَلَا أَنتُم
 عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ وَلَا أَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُمْ ۖ وَلَا
 أَنْتُمْ عِبُدُونَ مَا أَعْبُدُ ۖ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ۖ
 قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۖ اللَّهُ الصَّمَدُ ۖ لَمْ يَلِدْ ۖ وَلَمْ
 يُولَدْ ۖ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۖ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ
 الْفَلَقِ ۖ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۖ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا
 وَقَبَ ۖ وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ ۖ وَمِنْ شَرِّ
 حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ۖ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۖ مَلِكِ
 النَّاسِ ۖ إِلَهِ النَّاسِ ۖ مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۖ
 الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ ۖ
 مِنَ الْخِثَّةِ وَالنَّاسِ ۖ

برائے حصول حفظ و امان

یہ وظیفہ صبح و شام ایک ایک مرتبہ پڑھ لینے سے اللہ تعالیٰ دشمنوں اور چوروں کے شر سے محفوظ رکھتا ہے۔ بلاول تختہ یاریوں اور آفتوں سے حفاظت فرماتا ہے (مذہب اعلیٰ شریعت منہاجۃ ابن ابی)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
 بِسْمِ اللَّهِ عَلَى نَفْسِي وَدِينِي بِسْمِ اللَّهِ عَلَى
 أَهْلِي وَمَالِي وَوَلَدِي بِسْمِ اللَّهِ عَلَى مَا أَعْطَانِي
 اللَّهُ اللَّهُ رَبِّي لَا أُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا اللَّهُ أَكْبَرُ
 اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ وَأَعَزُّ وَأَجَلُّ وَأَعْظَمُ مِمَّا
 أَخَافُ وَأَحْذَرُ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَا إِلَهَ
 غَيْرُكَ ج اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ
 كُلِّ شَيْطَانٍ مَرِيدٍ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ فَإِنْ
 تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ
 وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○ إِنَّ وَلِيَّكَ اللَّهُ الَّذِي
 نَزَلَ الْكِتَابَ بِهِ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ○ بِسْمِ اللَّهِ

الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ بِسْمِ اللَّهِ اللَّهُمَّ أَنْتَ رَبِّي لَا إِلَهَ
 إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
 وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ مَا شَاءَ
 اللَّهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَشْهَدُ أَنَّ اللَّهَ عَلَى
 كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
 وَأَخْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ
 شَرِّ نَفْسِي وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا
 إِنَّ رَبِّي عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَأَنْتَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ
 حَفِيفٌ إِنَّ وَلِيَّكَ اللَّهُ الَّذِي نَزَلَ الْكِتَابُ بِهِ وَهُوَ
 يَتَوَكَّلُ الصَّالِحِينَ ○ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ ۚ
 لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ○

جس کی فضیلت کسی بھی وقت اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں



(۱) جہاں بھی ہو جس وقت بھی ہو جتنا ممکن ہو لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کا ذکر کرے۔
ف۔ احادیث شریف میں آیا ہے کہ :

وہ ذکر جو کسی وقت جگہ اور سبب کے ساتھ مخصوص نہیں وہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے۔ یہی سب سے افضل ذکر ہے۔ دوسری حدیث میں ہے : یہی سب سے بڑھ کر نیکی ہے۔

۲۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : قیامت کے دن میری شفاعت سے سب سے زیادہ بہرہ ور وہ شخص ہوگا جس نے دل و جان سے (یعنی خلوص قلب کے ساتھ) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا ہوگا۔

۳۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : جس شخص نے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا اور اُس کے دل میں جو برابر بھی خلوص اور ایمان ہوگا وہ دوزخ سے نکال لیا جائے گا، اور جس شخص نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دل میں گہیوں کے دانہ کے برابر بھی خلوص یا ایمان ہوگا، وہ بھی دوزخ سے نکال لیا جائے گا اور جس نے یہ کلمہ کہا اور اُس کے دل میں ذرہ برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا، وہ بھی دوزخ

سے نکال لیا جائے گا۔

۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جس شخص نے (دل سے) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اگرچہ اس نے زنا اور چوری (جیسے گناہ) بھی کئے ہوں اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو، اگرچہ اس نے زنا اور چوری بھی کی ہو (تین مرتبہ فرمایا) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : تم اپنے ایمان تازہ کرتے رہا کرو۔ صحابہ نے عرض کیا : یا رسول اللہ ! ایمان کو کس طرح تازہ کریں آپ نے فرمایا : کثرت سے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہتے رہا کرو۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا - لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کو اللہ تک پہنچنے سے کوئی چیز نہیں روکتی :

۷۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ (کا ذکر) کوئی گناہ باقی نہیں رہنے دیتا اور کوئی بھی عمل اس کے برابر نہیں ہے :

۸۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :

اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پڑے میں ہوں - اور لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دوسرے پڑے میں ہو، تو وہ ان سب سے بڑھ جائے گا :

۹۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے :

جب بھی کوئی بندہ دل سے **لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ** کہتا ہے اس کے لیے آسمانوں کے دروازے کھل جاتے ہیں یہاں تک کہ وہ عرش تک پہنچ جاتا ہے، جب تک کہ وہ بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہا ہو :

کلمہ توحید کی فضیلت

(۱) کلمہ سے محم ایک مرتبہ اور زیادہ جتنا بھی ہو سکے یہ کلمہ توحید پڑھا کرے :

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ
الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ وہ اکیلا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اُسی کا
سب ملک ہے اور اُسی کی (تمام تر) تعریف ہے، وہی جلاتا ہے
اور وہی مارتا ہے اور وہی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے :

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

- ۱۔ جو شخص اس کلمہ توحید کو دس مرتبہ پڑھے گا تو وہ اُس شخص کے مانند ہوگا جس
نے حضرت اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد (عرب قوم) میں سچا نافر آزاد کئے ہوں،
- ۲۔ اور جو ایک مرتبہ پڑھے گا وہ اُس شخص کے مانند ہوگا جس نے (کسی بھی قوم کا)
ایک غلام آزاد کیا ہو۔

۳۔ اور جو سو مرتبہ یہ کلمہ پڑھے گا اُس کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب
ملے گا اور اس کے لیے سونکیاں لکھ دی جائیں گی اور اس کی سونبیاں

مٹا دی جائیں گی اور یہ کلمہ اُس کے لیے شیطان سے بچاؤ کا سامان (محافظ) ہوگا اور قیامت کے دن کوئی بھی اس سے افضل عمل پیش کرنے والا نہ ہوگا بجز اُس شخص کے جس نے اس سے بھی زیادہ یہ کلمہ پڑھا ہوگا۔

۴۔ یہی وہ کلمہ ہے جو حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو سکھلایا تھا، (مگر اُس نے اس سے کام نہ لیا اور طوفان میں ہلاک ہو گیا) اس لیے کہ اگر تمام آسمان ایک پلڑے میں (رکھے) ہوں (اور یہ کلمہ دوسرے پلڑے میں) تو یہ کلمہ اُن سے بڑھ جائے گا اور اگر (سب) آسمان حلقہ کے مانند ہوں، تو یہ کلمہ (اپنے بوجھ سے) اُن کو ہلاک کرے گا۔

(۲) کثرت سے یہ کلمہ پڑھا کرے: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے اور کوئی بھی طاقت و قوت اللہ کے سوا (دیسرے) نہیں)۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ:

۱۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ اور اللَّهُ أَكْبَرُ دو کلمے ہیں، ان میں سے ایک (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) تو عرش سے وے کہیں رکتا ہی نہیں اور دوسرا اللَّهُ أَكْبَرُ آسمان اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھر دیتا ہے۔

۲۔ یہ دونوں کلمے وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ کے ساتھ (مل کر) تو رُوئے زمین پر جو شخص بھی ان (تینوں کلمات) کو پڑھے گا اس کی خطاؤں (اور گناہوں) کا ضرر کفارہ کر دیا جائے گا اگرچہ وہ سمندر کے جھاگوں برابر ہوں:

کلمہ شہادت کی فضیلت :

(۱) جس قدر ممکن ہو جلتے پھرتے یہ کلمہ شہادت پڑھا کرے :

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ

میں (دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں :

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بھی یہ گواہی دے گا کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ بے شک محمد اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس پر دوزخ کی آگ حرام کر دیں گے۔ حضرت معاذ بن جبل نے (یہ حدیث سُن کر) عرض کیا : یا رسول اللہ کیا میں لوگوں کو اس کی خبر نہ دے دوں کہ وہ خوش ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا تب تو لوگ اسی پر بھروسہ کر لیں گے اور سب نیک کام چھوڑ بیٹھیں گے اور ان کے اجر و ثواب سے محروم رہ جائیں گے، چنانچہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صرف (حق بات چھپانے کے) کے گناہ سے بچنے کے لیے اپنی وفات کے وقت اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

۲۔ ایک اور حدیث میں بھی آیا ہے کہ :

جو شخص صدق دل سے، اس کلمہ شہادت کو کہے گا (اور پھر اس پر قائم رہے گا اور عمل کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ پر حرام کر دیں گے :

(۲) یا یہ کلمہ شہادت پڑھا کرے :-

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
میں (سچے دل سے) گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی
دیتا ہوں کہ بے شک محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔

ف: کاغذ کے پرچے والی (مٹھو) حدیث میں آیا ہے کہ وہ پرچہ جس پر أَشْهَدُ
أَنَّ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

۱۔ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ
قیامت کے دن میری امت کے ایک آدمی کو اپنے حضور میں طلب کریں گے تو اس کے خلاف نافرمانی فرماتے
دراز (احمال نامے) پھیلا دیے جائیں گے جن میں ہر فقرہ نظر کے برابر دراز ہوگا۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیا تو
اس (بد اعمالیوں کی فہرست) میں سے کسی چیز کا انکار کرتا ہے؟ (وہ کہیں نے فلاں گناہ نہیں کیا) یا میرے کہنے
والے محافظ فرشتوں نے تیرے اوپر کوئی ظلم کیا ہے (کوئی گناہ تو نے نہ کیا ہو اور انہوں نے کھد دیا ہو) یا
میری پیشی کر دی ہو) تو وہ کہے گا: نہیں اے پروردگار! نہ میں ان میں سے کسی گناہ کا انکار کرتا ہوں نہ ہی کہنے
والوں پر ظلم کا الزام لگاتا ہوں، تو اس پر اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: کیوں نہیں بے شک ہمارے پاس تیری ایک
نیکی ہے (اس کا بھی وزن کرا) اس لیے کہ آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا کہ اس کا وزن نہ کیا جائے، "بلو وزن کرو"
تو ایک پرچہ نکالا جائے گا جس پر کلمہ شہادت أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
لکھا ہوگا تو (اس کو دیکھ کر) وہ کہے گا: اے پروردگار اس پرچہ (پونہ) کی ان فقراتے دراز کے سامنے
کیا حقیقت ہے (میں اسے کیا وزن کروں) تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے: نہیں اس کا وزن ضرور کرایا جائے گا اس
لیے کہ آج تجھ پر مطلق ظلم نہیں ہوگا۔ تو وہ تمام فقر (احمال نامے) ایک پڑے میں رکھے جائیں گے اور وہ پرچہ دوسرے
پڑے میں تو (اس کے وزن سے) ان فقروں (احمال ناموں) کا پڑا اور پٹھ جائے گا اور وہ پرچہ بھاری ہو جائے گا
(وہ ایک نیکی اصل کی برکت سے بے شمار بد اعمالیوں اور گناہوں پر غالب آجائے گی) اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اکی (توحید)
کے مقابلہ پر کوئی چیز بھی بھاری نہیں ہو سکتی۔

(ترمذی، ابن ماجہ بحوالہ مشکوٰۃ صفحہ ۴۸۶)

لکھا ہوگا وہ ان نناروے دفترول (اعمال نامول) پر جن میں سے ہر فتر
حد نظر تک (دراز) ہوگا بھاری ہو جائے گا (وزن بڑھ جائے گا)
(۳) یا یہ کلمہ شہادت پڑھا کرے :-

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ وَابْنُ
أُمِّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ
وَأَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَأَنَّ النَّارَ حَقٌّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ بے شک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد
اُن کے بندے اور رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور اس کی کینز
(میرم) کے بیٹے اور اللہ کا وہ کلمہ (عقلم) ہیں جو مریم کی طرف القا فرمایا اور اس
کی جانب سے (پھونکی ہوئی) رُوح ہیں اور یہ کہ جنت بھی حق ہے اور
دوزخ بھی حق ہے :

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

جو شخص یہ (مذکورہ بالا) شہادت دے گا، اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے آٹھ
دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے گا،
(داخل فرمائے گا)

(۴) یا یہ کلمہ شہادت پڑھے :

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ
أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللَّهِ

وَرَسُولُهُ وَأَبْنُ أُمَّتِهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ
وَرُوحٌ مِنْهُ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور یہ کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی کینز کے بیٹے ہیں اور خدا کا وہ کلمہ (حکم) ہیں جو مرم کی جانب القا فرمایا اور اس کی جانب سے (پھونکی ہوئی) نوح ہیں اور یہ کہ جنت حق ہے اور جہنم حق ہے:

ف: حدیث شریف میں ہے کہ:

جو شخص یہ شہادت دے گا (اور اس پر عمل کرے گا) اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل کرے گا۔ اس کے عمل خواہ کچھ بھی ہوں یا (یہ فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازوں میں سے جس دروازے سے وہ (داخل ہونا) چاہے (داخل کر دیا جائے گا)

(۵) یا یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ أَعَزَّ جُنْدُهُ وَفَصَّرَ عَبْدُهُ
وَعَلَبَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ فَلَا شَيْءَ بَعْدَهُ -

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ یکتا و تنہا ہے۔ اسی نے اپنے (بندوں کے) لشکر کو غلبہ عطا کیا اور اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد فرمائی (چنانچہ وہ) تنہا دشمنوں کی فوجوں پر غالب آگیا۔ پس اس (مشاہدہ) کے بعد کچھ نہیں رہا۔

(۶) اور یہ کلمہ پڑھا کرے:

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُ أَكْبَرُ

كَبِيرًا وَالْحَمْدُ لِلَّهِ كَثِيرًا وَسُبْحَانَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ اللَّهُمَّ
اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَاهْدِنِي وَارْزُقْنِي۔

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ اللہ سب
بڑا بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہے بہت بہت تعریف اور تمام
جہانوں کا پروردگار اللہ (ہر برائی سے) پاک ہے، کوئی طاقت اور کوئی قوت (سب)
پر غالب اور حکمتوں والے اللہ کی مرضی کے بغیر (مقرر) نہیں۔ اے اللہ! تو مجھے بخش دے
مجھ پر رحم فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے رزق عطا فرما۔

ف۔ ایک لعناتی (دیہاتی) کی حدیث ہے کہ :

اُس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا
دیجئے جسے میں پڑھا کروں تو آپ نے اُس کو مذکورہ بالا کلمہ اور دُعا بتلائی،

تسبیح و تحمید اور اُس کی فضیلت

(۱) زیادہ سے زیادہ یہ تسبیح پڑھا کرے :

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ

اللہ پاک ہے اور اُسی کی حمد و ثنا ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

۱۔ جو شخص ایک دفعہ یہ تسبیح و تحمید پڑھے گا اُس کے لیے دس نیکیاں لکھی جائیں
گی اور جو شخص دس مرتبہ پڑھے گا اُس کے لیے سو نیکیاں لکھی جائیں گی اور
جو سو مرتبہ پڑھے گا اُس کے لیے ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی اور جو اس سے

زیادہ مرتبہ پڑھے گا۔ اس کے لیے اللہ (اسی حساب سے) اس سے زیادہ نیکیاں لکھے گا۔

۲۔ دوسری حدیث میں ہے کہ :

جو دن میں سو مرتبہ یہ تسبیح پڑھے گا اُس کی خطائیں اُس سے ساقط (معاف) کر دی جائیں گی اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے بقدر (کیوں نہ) ہوں۔

۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

یہ وہ سب فضل کلام ہے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتوں کے لیے انتخاب فرمایا ہے۔

۴۔ ایک اور حدیث میں ہے :

یہی وہ کلمات ہیں جن کا حضرت نوح (علیہ السلام) نے اپنے بیٹے کو حکم دیا تھا۔ اس لیے کہ یہی (تمام) مخلوق کی عبادت اور سچ ہے اور اسی (کی برکت) سے مخلوق کو رزق دیا جاتا ہے :

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :

جو شخص ان کلمات کو (ایک مرتبہ) کہتا ہے اُس کے لیے جنت میں ایک درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جس شخص کو کسی دکھ بیماری یا خوف و پریشانی کی وجہ سے (ڈر ہو کہ رات کر بے بے چینی سے بسر ہوگی یا جس کا مال خرچ کرنے میں دل دکھتا ہو یا جو دشمن سے لڑنے سے جان چراتا ہو اس شخص کو (ان تمام کمزوریوں اور برائیوں سے بچنے

کے لیے) کثرت سے اس تسبیح و تحمید کا ورد کرنا چاہیے (اللہ پاک ان کو دُور کر دے گا) اس لیے کہ یہ کلمات اللہ تعالیٰ کو اس سے زیادہ پسند ہیں کہ تم اس کی راہ میں سونے کا ایک پہاڑ خرچ کر دو۔

(۲) یا یہ کلمات پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ رَبِّيَ وَبِحَمْدِهِ

میرا پروردگار پاک ہے اور اُسی کی (سب تعریف ہے)

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمات اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں (۳) یا یہ کلمات پڑھا کرے :

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

اللہ بزرگ و برتر پاک ہے :

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

جو شخص یہ کلمات کہتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک پودا لگ جاتا ہے (۴) یا یہ کلمات پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ

پاک (بیان کرتا ہوں) بزرگ و برتر اللہ کی اور اُسی کی تعریف کے ساتھ

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ :-

۱۔ جو شخص (مذکورہ بالا) تسبیح (ایک مرتبہ) پڑھتا ہے اس کے لیے جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیا جاتا ہے۔

۲۔ اس لیے کہ یہی (تسبیح) مخلوق کی عبادت ہے اور اسی (کی برکت) سے ان کو

رزق تقسیم کیا جاتا ہے۔

(۵) یا یہ کلمات پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

پاک (بیان کرتا ہوں) اللہ کی اور اس کی ہی تعریف پاک (بیان کرتا ہوں) بزرگ برتر اللہ کی :

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- دو کلمے ہیں جو زبان پر نہایت ہلکے (عمل کی آرازی میں نہایت وزنی ہیں)۔ رحم کرنے والے (پروردگار) کو بہت محبوب ہیں :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ الْعَظِيمِ

(۶) ان کے ساتھ یہ کلمے اور ملا کر پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ سُبْحَانَ اللَّهِ

الْعَظِيمِ اَسْتَغْفِرُ اللَّهَ الْعَظِيمِ وَآتُوبُ اِلَيْهِ

اللہ کی پاک (بیان کرتا ہوں) اور اسی کی حمد کے ساتھ، خدا نے بزرگ برتر کی پاک (بیان کرتا ہوں) خدا نے بزرگ برتر سے ہی مغفرت چاہتا ہوں اور اسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں :

ف : حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- جو شخص ان (چار) کلمات کو پڑھے گا تو یہ کلمات

جیسے اُس نے پڑھے ہوں گے (جوُن کے توُن) لکھ دیے جائیں گے اور پھر عرش

کے ساتھ لٹکا دیے جائیں گے کوئی بھی گناہ جو وہ کرے گا، ان کو نہیں مٹا سکے گا :

یہاں تک کہ وہ شخص جب قیامت کے دن اللہ سے ملے گا تو وہ ان کلمات کو

جیسے اُس نے پڑھے تھے (جوُن کا توُن) سر مہر پائے گا :

(۷) یا کم از کم تین مرتبہ اس طرح تسبیح پڑھا کرے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَى

نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدادَ كَلِمَاتِهِ :

اللہ کی پاک (بین کرتا ہوں) اور اسی کی تعریف کے ساتھ اس کی مخلوق کی تعداد کے برابر اور اس کی اپنی رضا کے مطابق اور اس کے عرش کے وزن کے بعد اور اس کے کلمات کی سیلابی کے بعد

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اُمّ المؤمنین حضرت جویریہ کے پاس سے صبح سویرے ہی فجر کی نماز پڑھ کر (باہر) تشریف لے گئے۔ وہ اس وقت اپنے مصحف پر (بیٹھی) تسبیح و تہلیل میں مصروف تھیں۔ پھر آپ چاشت کی نماز پڑھ کر واپس آئے تو وہ وہیں بیٹھی ہوئی (تسبیح و تہلیل میں مصروف) تھیں۔ تو حضور نے دریافت فرمایا : کیا تم اسی طرح بیٹھی ہوئی تسبیح پڑھ رہی ہو جس طرح میں تمہیں چھوڑ کر گیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا۔ جی ہاں آپ نے فرمایا۔ تہلکے (پاس سے جانے کے) بعد میں نے صرف چار کلمات تین مرتبہ کہے ہیں جو اگر اس (تمام تسبیح و تہلیل) کے ساتھ وزن کئے جائیں جو تم نے دن نکلنے سے (اس وقت تک) پڑھا ہے تو وہ اس سب کے وزن میں بڑھ جائیں۔ وہ (مذکورہ بالا چار کلمات) ہیں :

(۸) یا اس طرح پڑھ لیا کرے :

اللَّهُ أَكْبَرُ سُبْحَانَ اللَّهِ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

دس مرتبہ

دس مرتبہ

دس مرتبہ

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :- حضرت ابو رافعؓ کی بیوی اُمّ سلمیٰؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا "یا رسول اللہ مجھے چند کلمات بتلا دیجئے (جو میں آسانی سے یاد کر لوں اور پڑھ لیا کروں) زیادہ نہ بتلائیے"

آپ نے فرمایا: ”تم دس مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہا کرو۔ اللہ تعالیٰ اس کے جواب میں (فرمائے گا) ”یہ میرے لیے ہیں“ اور دس مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہا کرو (اس کے جواب میں بھی) اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”یہ (بھی) میرے لیے ہے اور دس مرتبہ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي (اے اللہ! تو مجھے بخش دے) اللہ تعالیٰ فرمائے گا ”میں نے بخش دیا“ تو اس طرح دس مرتبہ تم کہو گی کہ
مرتبہ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو تمہاری مغفرت انشاء اللہ ضرور ہو جائے گی:

(۹) یا اس طرح تسبیح پڑھا کرے:-

سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَيَحْمَدُهُ سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَيَحْمَدُهُ

پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے۔ پاک ہے میرا پروردگار اور اسی کی سب تعریف ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّيَّ وَيَحْمَدُهُ سُبْحَانَ رَبِّيَّ

وَيَحْمَدُهُ سب سے افضل کلام ہے:

(۱۰) یا اس طرح پڑھا کرے:-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ

پاک ہے اللہ اور سب تعریف اللہ کے لیے (ہی) ہے

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ:- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ اَسْمَانِ

اور زمین کے درمیان (فضا) کو بھرتے ہیں اور (صرف) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(عمل کی) ترازو بھردیتا ہے:

(۱۱) یا اس طرح پڑھا کرے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وَاللَّهُ أَكْبَرُ

پاک ہے اللہ اور اللہ کے لیے ہی سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ ہی سب سے بڑا ہے :

ف: (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ (چار) کلمے اللہ کو سب سے زیادہ محبوب ہیں ان میں سے جس سے چاہو شروع کرو۔ کوئی صریح نہیں :
 ۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ :- قرآن عظیم کے بعد یہ سب سے افضل کلام ہے اور (درحقیقت) یہ قرآن ہی کے کلمات ہیں :
 ۳۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :- ان (چاروں) کلمات کو جو شخص پڑھا کرے گا اس کے لیے ان کلمات کے ہر حرف کے عوض میں دس سال نیکیاں لکھ دی جائیں گی :

۴۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : مجھے ان چار کلمات کا پڑھ لینا ہر اس چیز سے زیادہ محبوب ہے جس پر سورج طلوع ہوا (یعنی دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہے)
 ۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جنت کی مٹی نہایت عمدہ ہے اور پانی نہایت شیریں وہ خالی ہوتی ہے اور اس کے پوٹے یہ ہی (چاروں) کلمات ہوتے ہیں (جو شخص جتنا زیادہ ذکر کرتا ہے اسی قدر اس کی جنت ہری بھری ہوتی ہے)

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ہر کلمہ کے عوض تمہارے لیے ایک درخت کا پودا لگا دیا جاتا ہے :

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جہنم سے (بچاؤ کے لیے) سپر (ڈھال) سنبھال لو۔ یعنی ان (چاروں) کلمات کو پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ کلمات (پڑھنے والے کے) دائیں بائیں سے (ہر پہلو سے) اور آگے پیچھے سے (ہر طرف سے) (بچانے کے لیے) آئیں گے اور یہی باقی رہنے والی نیکیاں ہیں۔

۸۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ ہر سبح (سُبْحَانَ اللَّهِ) صدقہ (موجب ثواب) ہے اور ہر تحمید (الْحَمْدُ لِلَّهِ) صدقہ (باعث ثواب) ہے اور ہر تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ) صدقہ (موجب اجر و ثواب) ہے اور ہر تکبیر (اللَّهُ أَكْبَرُ) صدقہ (موجب ثواب) ہے:

صلوۃ التسبیح کا طریقہ اور ثواب

چار کلمات سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ صلوۃ التسبیح میں (۳۰۰) مرتبہ پڑھے جاتے ہیں:

ف۔ ۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس کا ثواب اور طریقہ اس طرح بیان فرمایا:

اے عجم بزرگوار! اے عباس! کیا میں آپ کو ایسے دس تحفے نہ عطا کروں، دس نعمتیں نہ دے دوں، دس عطیے نہ بخش دوں (یعنی) دس بائیں نہ بتلا دوں کہ جب آپ ان پر عمل کر لیں تو اللہ تعالیٰ آپ کے اگلے پچھلے پرانے نئے قصداں سہوا چھوٹے بڑے،

پوشیدہ علانیہ کئے ہوئے (سب) گناہ معاف فرمادیں ؟

آپ چار رکعت نماز پڑھیں (اس طرح کہ) ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور کوئی
 سی بھی (سورت پڑھیں) قرات سے فارغ ہونے کے بعد کھڑے کھڑے پندرہ مرتبہ
 سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَاللَّهُ أَكْبَرُ کہیں پھر
 رکوع میں جائیں تو (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ کہنے کے بعد) دس مرتبہ
 رکوع کی حالت میں یہی (چاروں کلمات) کہیں۔ پھر رکوع سے کھڑے ہو کر (کھڑے
 کھڑے) دس مرتبہ یہی کلمات کہیں پھر آپ سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ
 رَبِّيَ الْأَعْلَى کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں پھر
 سجدہ سے سر اٹھائیں اور اللَّهُ أَكْبَرُ کہنے کے بعد (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ یہی
 کلمات کہیں پھر (دوسرے) سجدہ میں جائیں اور (۳ مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى
 کہنے کے بعد) دس مرتبہ (سجدہ کی حالت میں) یہی کلمات کہیں پھر سجدہ سے سر اٹھائیں
 اور (اللَّهُ أَكْبَرُ کہنے کے بعد) کھڑے ہونے سے پہلے (بیٹھے بیٹھے) دس مرتبہ
 یہی کلمات کہیں یہ کل ۵۷ کلمات ہر رکعت میں ہوئے۔ اسی طرح آپ چار رکعت میں
 کل ۳۰۰ مرتبہ پڑھیں۔ اگر ہو سکے تو ہر روز ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ نہ ہو سکے تو ہر
 جمعہ میں (جمعہ کی نماز سے پہلے) ایک مرتبہ پڑھیں اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے میں ایک
 مرتبہ، اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھا کریں۔ اگر یہ بھی (میسر) نہ ہو
 تو عمر میں ایک مرتبہ (توضو پڑھیں) :

(۱۲) یا اِن (چاروں) کلمات کے ساتھ (پانچویں کلمہ کا) اضافہ کر کے اس طرح پڑھے :-

سُبْحَانَ اللَّهِ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ

اللَّهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ

پاک ہے اللہ اور اسی کے لیے سب تعریف ہے اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اللہ ہی سب بڑا ہے اور کوئی بھی طاقت اور قوت بزرگ بزرگ اللہ تعالیٰ (اکبر) کے بغیر (میسر) نہیں

ف-۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے: یہ (کلمات) باقی رہنے والی (یا دو گار) نیکیاں ہیں اور یہ (انسان کی) خطاؤں کو اس طرح جھاڑ دیتی ہیں جیسے درخت (مکرم خزان) میں اپنے پتے جھاڑ دیتا ہے اور یہ (کلمات) جنت کے خزانوں میں سے ہے۔
۲۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ یہ کلمات جو شخص قرآن نہ پڑھ سکتا ہو اس کے لیے قرآن (کی جگہ) کفایت کرتے ہیں:

۳۔ اسی طرح ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم میں سے ہر شخص روزانہ اُحد (پہاڑ) کے برابر عمل کرنے سے قاصر ہے؟ صحابہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ایسا کون کر سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا تم سب کر سکتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا وہ کونسا عمل ہے؟ آپ نے فرمایا۔ سُبْحَانَ اللَّهِ اُحد سے بہت بڑا ہے اور وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ بھی اُحد سے بہت بڑا ہے، اسی طرح وَالْحَمْدُ لِلَّهِ اُحد سے بہت بڑا ہے۔ اسی طرح وَاللَّهُ أَكْبَرُ اُحد سے بہت بڑا ہے۔
۴۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ تو مرتبہ سُبْحَانَ اللَّهِ کہنا اولادِ اسماعیل علیہ السلام (یعنی عرب) میں سے توفلاموں کے آزاد کر دینے کے برابر ہے اور تو مرتبہ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ کہنا تلوین کے سونے

لگام پڑے ہوئے گھوڑوں کے برابر ہے، جن پر جہاد کے لیے (غازیوں کو) سوار کیا جائے اور **وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** کہنا خدا کے ہاں ایسے مقبول افٹوں کے برابر ہے جن کے گلے میں قربانی کے بار پڑے ہوں (اور وہ مکہ میں فوج کئے جائیں) اور **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** تو زمین و آسمان کے درمیان کی فضا کو بھر دیتا ہے۔

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: واہ واہ واہ واہ

یہ پانچ چیزیں عمل کی ترازو میں کس قدر بھاری (وزنی) ہیں (ایک) **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** (دوسرے) **وَسُبْحَانَ اللّٰهِ** (تیسرے) **وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ** (چوتھے) **وَاللّٰهُ اَكْبَرُ** اور (پانچویں) کسی مسلمان کا وہ نیکو کار کا جو فوت ہو جائے اور وہ اُس پر صبر کرے (یعنی جہنم فرج رونا پینا نہ کرے)

۶۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منہ مایا تم جو

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و جلال کا اظہار کرتے ہو، تمہارے یہ کلمات عرشِ رحمن کے چاروں طرف اس طرح گھومتے (اور طواف کرتے) رہتے ہیں کہ ان کی آواز (گوشت) اُن کے الی شہد کی مکھیروں کی مانند گونجتی رہتی ہے اور اس طرح (یہ کلمات پڑھنے والے کی یاد دلاتے رہتے ہیں کیا تم میں سے ہر شخص اس کو پسند نہ کرے گا اس طرح (برابر) ہوتا ہے یا (فرمایا) اس کی یاد دہانی برابر ہوتی ہے؟

۷۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ زیادہ سے زیادہ

اچھی یادگاریں قائم کرو یعنی **اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** پڑھا کرو۔

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ کی فضیلت

(۱) یا صرف یہی پڑھا کرے :

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

ف۔ ۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ یہ کلمہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

پڑھا کرو۔ اس لیے کہ یہ کلمہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے :

۲۔ دوسری حدیث میں ہے : جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے :

۳۔ تیسری حدیث میں ہے : جنت (کے درخت) کا ایک پودا ہے :

۴۔ اس سے پہلے (صفحہ نمبر ۱۴۹ پر) ایک حدیث میں گزر چکا ہے کہ یہ کلمہ ننانوے

بیماریوں کی دوا ہے جن میں سب سے بڑی بیماری رنج و غم اور فکر و پریشانی ہے

(جس کو یہ کلمہ دور کرتا ہے)

۵۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ (حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے

ہیں کہ) میں (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود

تھا (اتفاقاً) میری زبان سے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ نکلا تو

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو اس کے معنی کیا ہیں؟ میں

نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول ہی زیادہ جانتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا۔ (اس کے معنی یہ ہیں کہ) اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے بغیر کسی شخص کو

اللہ کی نافرمانی (اور گناہ) سے بچنے کی قدرت نہیں اور اللہ کی مدد (اور توفیق)

کے بغیر کسی شخص کو اللہ کی اطاعت کی طاقت نہیں :

۶۔ اور یہ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا مَنجَا مِّنَ اللّٰهِ إِلَّا إِلَيْهِ (اللہ کے سوا اور کوئی اس (کے غضب) سے نجات کی جگہ نہیں، کے اضافہ کے ساتھ توجنت کے عزائوں میں سے ایک (بہت بڑا) عزانہ ہے :

رَضِيتُ بِاللّٰهِ كِي فَضِيتُ

۱۔ وقتاً فوقتاً دین میں دو چار مرتبہ یہ پڑھا کرے :

رَضِيتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ
بِمُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّم رَسُوْلًا

میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہونے پر دل سے راضی ہو چکا ہوں :

ف، حدیث شریف میں آیا ہے کہ جس شخص نے یہ کلمات رَضِيتُ بِاللّٰهِ کہہ لیے اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔

اللہ سے عہد و پیمان

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ
وَالشَّہَادَةِ اِنِّیْ اَعٰہَدُ اِلَیْكَ فِیْ ہٰذِہِ الْحَیٰوۃِ
الدُّنْیَا اِنِّیْ اَشْہَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ
لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ

فَإِنَّكَ إِن تَكَلَّفْتَ إِلَى نَفْسِي تَقَرَّبَ بَنِي مِنَ
الشَّرِّ وَتَبَاعِدَ بَنِي مِنَ الْخَيْرِ وَإِنِّي أَنَا أَثَقُ
إِلَّا بِرَحْمَتِكَ فَاجْعَلْ لِي عِنْدَكَ عَهْدًا
تَوْفِيئِيهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تَخْلِفُ الْمِعَادَ

اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے پروردگار پوشیدہ اور علانیہ کے جاننے والے
میں تجھ سے اس دنیا کی زندگی میں عہد کرتا ہوں کہ میں (صدق دل سے) اس پر گواہی
دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے تو (اپنی ذات اور صفات میں) اکیلا ہے
تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور یہ کہ محمدؐ تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں (یہ عہد)
اس لیے کرتا ہوں کہ بے شک تو نے اگر مجھ کو میرے نفس (آمارہ) کے حوالہ کر
دیا تو (گواہ) تو نے مجھ سے شریک کر دیا اور خیر سے دور کر دیا (لہذا تو
ایسا نہ کیجیو) اس لیے کہ میں تو تیری رحمت کے سوا اور کسی چیز پر بھروسہ نہیں
کرتا، اس لیے تو مجھ سے ایسا عہد کر لے جسے تو قیامت کے دن پورا کرے (کہ تو
مجھے جنت میں داخل کر دیجیو) بے شک تو اپنے وعدے کا خلاف کبھی نہیں کرتا۔

ف: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص اللہ سے مذکورہ بالا عہد و معاہدہ کر لے گا
(اور پھر اس پر قائم رہے گا) تو اللہ پاک قیامت کے دن اپنے (مقرب) فرشتوں
سے فرمائیں گے کہ ”میرے اس بندے نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے تم اس کو
پورا کرو“ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو (محض اپنے فضل و کرم سے) جنت میں داخل
فرمادیں گے۔ (راوی حدیث حضرت سہیلؓ کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن عبد الرحمنؓ کو
بتلایا کہ عوف نے مجھے ایسی ہی (یعنی مذکورہ بالا) حدیث سنائی ہے تو اس پر حضرت
قاسم نے فرمایا (اس میں تعجب کی کیا بات ہے) ہمارے گھر کی توہر درپہ نشین (یعنی
بالغ) لڑکی اپنے پردے (گھر) میں اس دعا کو پڑھا کرتی ہے۔

اللہ کی حمد کا ایک اور طریقہ

(۱) اس طرح اللہ کی حمد و ثنا کیا کرے :

الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ كَمَا يُحِبُّ
رَبُّنَا وَيَرْضَى

سب تعریف اللہ کے لیے ہی ہے۔ ایسی تعریف جو بہت زیادہ ہے، پاکیزہ اور برکت والی ہے جیسی ہمارا رب چاہتا اور پسند کرتا ہے :

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

(ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوا، تو جب وہ آدمی بیٹھ گیا اور اس نے مذکورہ بالا کلمات کہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا : قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جو نہی اس شخص نے یہ کلمات کہے دس فرشتے ان کی طرف لپکے ہر ایک حریفین تھا کہ میں اس کو لکھ لوں، لیکن ان کی یہ سمجھ میں نہ آیا کہ ان کو کس طرح لکھیں (یعنی ان کا ثواب کتنا لکھیں) چنانچہ رب العزت کے سامنے ان کو پیش کیا، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کو ایسے ہی لکھ لو جیسے میرے بندے نے کہا ہے (میں خود ان کا ثواب دوں گا) :

استغفار اور اس کی فضیلت

(۱) سید الاستغفار (سب بڑے استغفار) کا ذکر اس سے پہلے
 آچکا ہے (تاہم دوبارہ لکھتے ہیں) اسے زیادہ سے زیادہ پڑھا کرے۔
 اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِيْ وَاَنْتَا
 عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ
 اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ
 عَلٰى وَاَبُوْءُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ
 الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ۔

اے اللہ! تو ہی میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو نے ہی مجھے پیدا کیا ہے
 اور میں تیرا ہی بندہ ہوں، میں تیرے وعدے اور عہد پر (قائم) ہوں، جتنا مجھ سے ہو سکا۔ میں تیرے
 انکما ہوں (ان تمام کاموں) کے شر سے جو میں نے کئے اور میرے اوپر جو تیری نعمتیں ہیں ان
 کا اعتراف کرتا ہوں اور میں اپنے گناہوں کا بھی اقرار کرتا ہوں، پس تو میرے گناہوں کو بخش
 دے۔ اس لیے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہوں کو نہیں بخش سکتا۔

ف (۱) حدیث شریف میں آیا ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 میں دن میں ستر مرتبہ (دوسری روایت میں ہے) ستر مرتبہ سے بھی زیادہ
 اللہ سے توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ تیسری روایت میں ہے۔ سو مرتبہ
 ۲۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
 تم (زیادہ سے زیادہ) اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کیا کرو اس لیے کہ میں (دن
 دن) میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔

۳۔ ایک اور حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص نے (ہر گناہ کرنے کے بعد فوراً توبہ و استغفار کر لیا اس نے گناہ پر اصرار نہیں کیا اگرچہ وہ ستر مرتبہ (توبہ استغفار کے بعد بھی گناہ کرے۔

۴۔ ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میرے دل پر بھی (دنوی فتنہ داریوں کو پورا کرنے میں مصروف ہونے کی وجہ سے غفلت کا پردہ پڑ جاتا ہے (اسی لیے) میں دن میں سو مرتبہ اللہ سے (توبہ و استغفار کرتا ہوں۔

۵۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا قسم ہے اُس قادر مطلق کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر تم اتنی خطائیں بھی کرو کہ ان خطاؤں سے زمین و آسمان بھر جائیں اور پھر بھی تم اللہ سے مغفرت طلب کرو تو اللہ پاک ضرور تمہاری خطاؤں کو بخش دے گا اور قسم ہے اُس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے کہ اگر بالفرض تم بالکل خطائیں لے

لے گناہ اور خطاؤں سے محصوم مخلوق فرشتے ہیں اگر انسان گناہ اور خطا باطل چھوڑ دین تو ان فرشتوں میں فرشتے ہو جائیں تو پھر اللہ تعالیٰ کی صفت عفو و مغفرت (معاف کرنے اور بخشنے) کا کوئی محل نہ رہے اور اللہ تعالیٰ نے اس تمام کائنات کو انہی صفات کمال کے اظہار کے لیے پیدا کیا ہے اس لیے لازمی طور پر ایسے فرشتہ صفت انسانوں کی جگہ اللہ پاک قبول ہو کر اپنے اپنی خطاؤں اور گناہوں سے معافی مانگنے والی مخلوق کو پیدا کرے گا تا کہ اس کی دو عظیم صفوں کا غرور ہو نہ وہ خطائیں کریں اور معافی مانگیں اور اللہ معاف کرے وہ گناہ کر نہیں تو فوراً توبہ کریں اور اللہ پاک ان کے گناہ بخشیں۔ غرض حدیث کا مطلب صرف یہ بتلانا ہے کہ خطا تصور اور گناہ کو دیکھنا انسان کی فطرت میں اصل ہے اس پر خدا کی رحمت کی یوں ہونا چاہیے کہ فوراً توبہ و استغفار کرنا چاہیے چنانچہ ارشاد ہے: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اعْلَوْا إِلَيْكُمْ حُرًّا لَا تَقْطَعُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ كُلَّهَا حِينَ يَشَاءُ۔ (اے میرے اپنی جانوں پر نیا دینی کرنے والے! گنہگار! بندو! تم اللہ کی رحمت کی یوں مت ہو کہ اللہ تم گناہوں کو معاف کر دیتا ہے) واللہ اعلم ۱۶

نہ کرو تو اللہ تعالیٰ ایسی قوم کو پیدا کرے جو خطائیں کرے اور پھر اس سے مغفرت طلب کرے اور وہ ان کے گناہ معاف کر دے :

۶۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ : قسم ہے اس ذات پاک کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر بالفرض تم گناہ (بالکل) نہ کرو تو اللہ تم کو دُنیائے اُنھالے اور تمہاری جگہ ایسے لوگوں کو پیدا کرے جو گناہ کریں اور پھر مغفرت طلب کریں اور اللہ ان کے گناہ بخشے :

۷۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ جو بھی اللہ سے مغفرت مانگتا ہے اللہ اس کو بخش دیتا ہے ۔

۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص قیامت کے دن چاہے کہ اس کا نامہ اعمال اس کو خوش کر دے تو اس کو کثرت سے (توبہ و) استغفار کرتے رہنا چاہیئے ۔

۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ جو بھی مسلمان کوئی گناہ کرتا ہے تو اس کے گناہ لکھنے پر مقرر فرشتہ تین گھڑی (کچھ دیر) توقف کرتا ہے اگر اُس نے اس تین ساعت کے وقفہ کے کسی بھی حصہ میں اللہ سے اپنے اس گناہ کی مغفرت مانگی تو وہ فرشتہ (اس گناہ کو نہیں لکھتا اور) قیامت کے دن اس کو اس گناہ پر واقف نہ کرے گا اور نہ اس پر عذاب دیا جائے گا :

۱۰۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ ابلیس (شیطان) نے پروردگار عز و جل سے عرض کیا : تیری عزت و جلال کی قسم میں اولادِ آدم کو جب تک ان کے (تن بدن) میں جانیں ہیں برابر گمراہ کرتا رہوں گا تو اس پر پروردگار نے فرمایا : تو مجھے بھی اپنی عزت و جلال کی قسم ہے کہ میں بھی ان کی برابر مغفرت کرتا رہوں گا۔ جب تک وہ مجھ سے مغفرت مانگتے رہیں گے ،

۱۱۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو بھی دو محافظ فرشتے کسی بھی دن (کسی بندے کا) نامہ اعمال اللہ تعالیٰ کے حضور میں پیش کرتے ہیں اور وہ اس نامہ اعمال کے اول اور آخر میں استغفار دیکھتا ہے تو اللہ تبارک تعالیٰ فرماتا ہے بے شک میں نے معاف کر دیے وہ تمام گناہ جو اس نامہ اعمال کے دونوں طرفوں (اول و آخر) کے درمیان (لکھے ہوئے) ہیں :

۱۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی تمام مومن (بھائیوں) اور مومن (بہنوں) کے لیے اللہ تعالیٰ سے مغفرت چاہتا ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن مرد اور مومن عورت کے (استغفار) کے بدلے ایک نیکی اس کے لیے لکھ دیتے ہیں :

۱۳۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کثرت اور پابندی کے ساتھ استغفار کرتا ہے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر تنگی (مہیبت) سے رہائی اور ہر غم و اندوہ سے کشائش نصیب فرمائیں گے اور جہاں سے اس کا گمان بھی نہ ہوگا، وہاں سے اس کو روزی عطا فرمائیں گے۔

(۲) کوئی بڑا گناہ سرزد ہو جائے تو تین مرتبہ یہ الفاظ کہے :-

اللَّهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوبِي وَرَحْمَتُكَ
أَرْجَىٰ عِنْدِي مِنْ عَمَلِي

اے اللہ! تیری مغفرت میرے گناہوں سے زیادہ وسیع ہے اور مجھے اپنے عمل کی نسبت تیری رحمت کی بہت زیادہ امید ہے۔

۱۴۔ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں (روتا پیٹتا) "ہائے میرے گناہ" "ہائے میرے گناہ" کہتا آیا آپ نے اس شخص کو مذکورہ بالا دعا تعلیم

فرمائی۔ اُس نے اسی طرح دعا کی۔ آپ نے فرمایا ”دوبارہ کہو“ اُس نے دوبارہ
 یہی کلمات کہے۔ آپ نے فرمایا ”سہ بارہ کہو“ اس نے تیسری مرتبہ بھی کلمات
 کہے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اُٹھو جاؤ اللہ نے (تمہارے گناہ) بخش دیے :
 (۳) کم از کم ایک مرتبہ دن میں اور ایک مرتبہ رات میں توبہ ضرور کر لیا کرو۔
 ۱۵۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

اللہ تعالیٰ رات میں اپنا (رحمت کا) ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ دن کا گنہگار
 (دن کے گناہوں سے) توبہ کر لے اور دن میں رحمت کا ہاتھ بڑھاتے ہیں تاکہ
 رات کا گنہگار (رات کے گناہوں سے) توبہ کر لے (یہ سلسلہ برابر جاری
 رہے گا) یہاں تک کہ سورج مغرب تکھے (اور قیامت آئے) :
 ۱۶۔ اسی طرح ایک اور شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا،
 اور عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے (تو کیا ہوتا ہے؟)
 حضور نے فرمایا۔ (اس کے نامہ اعمال میں) لکھ دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے
 عرض کیا۔ پھر وہ اس گناہ سے توبہ و استغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ اس
 کی توبہ قبول کر لی جاتی ہے اور بخش دیا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کیا : وہ
 دوبارہ وہی گناہ کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا : پھر اس کے فتنے لکھ دیا جاتا ہے،
 اُس نے عرض کیا۔ وہ پھر توبہ و استغفار کر لیتا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ پھر اس کی
 توبہ قبول ہو جاتی ہے اور مغفرت کر دی جاتی ہے۔ اولیاد رکھو! اللہ (توبہ اور
 مغفرت سے) نہیں تھکتا۔ تم ہی تھک جاؤ تو تھک جاؤ :

۱۷۔ ایک اور حدیث قدسی میں آیا ہے کہ : اللہ تعالیٰ اولادِ آدم سے خطاب فرما کر

کہتے ہیں: اے آدم کی اولاد! بے شک توجہ تک مجھ سے دعا مانگتا ہے گا۔ اور (مغفرت کی) اُمید رکھے گا۔ میں تجھ کو معاف کرتا رہوں گا، کتنے ہی گناہ کیوں نہ ہوں اور (مطلق) پروا نہ کروں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تیرے گناہ (زمین سے) آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں گے اور پھر تو مجھ سے مغفرت طلب کرے گا تو میں تیرے گناہ بخش دوں گا۔ اے آدم کی اولاد! اگر تو زمین بھر گناہ بھی میرے سامنے لائے گا اور پھر تو میرے سامنے اس حالت میں پیش ہوگا کہ تو نے کسی بھی چیز کو میرے ساتھ شریک نہ کیا ہوگا تو میں بھی زمین بھر مغفرت تیرے لیے ضرور لاؤں گا (وسیع تر مغفرت سرفراز کر دوں گا)۔
۱۸۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

کوئی بھی بندہ جب گناہ کر لیتا ہے اور پھر (اسی وقت نادم ہو کر) کہتا ہے ”اے میرے پروردگار میں تو گناہ کر بیٹھا اب تو اس کو بخش دے“ تو اس کا پروردگار (فرشتوں کے سامنے) فرماتا ہے: کیا میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہو اور اُن پر پکڑ بھی کرتا ہے؟ (سُن لو) میں نے اپنے اس بندہ کو بخش دیا۔ پھر وہ بندہ جب تک خدا چاہتا ہے اس عہد پر قائم رہتا ہے۔ پھر کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نادم ہو کر) کہتا ہے ”اے میرے پروردگار میں تو یہ ایک اور گناہ کر بیٹھا تو اس کو بھی بخش دے“ تو اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرماتے ہیں: میرے اس بندہ کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہ معاف بھی کرتا ہے اور اُن پر مواخذہ بھی کرتا ہے؟ (سُن لو) میں نے اس کو پھر معاف کر دیا۔ پھر

جب تک خدا چاہے وہ گناہوں سے باز رہتا ہے۔ پھر اور کوئی گناہ کر بیٹھتا ہے تو پھر (نام ہو کر) کہتا ہے "اے میرے پروردگار میں تو پھر یہ اور گناہ کر بیٹھا۔ تو اس کو بھی بخش دے۔" اللہ تعالیٰ پھر (فرشتوں سے) فرماتے ہیں "میرے اس بندے کو یقین ہے کہ اس کا کوئی پروردگار ہے جو گناہوں کو معاف بھی کرتا ہے اور ان پر سزا بھی دیتا ہے (سنو) میں نے اپنے اس بندے کو پھر معاف کر دیا۔

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے) تین مرتبہ اس بندہ کے گناہ اور توبہ کرنے کا ذکر فرمایا اور (اس کے بعد) فرمایا۔ پس اسی طرح جو چاہے کرتا ہے (یعنی ہر گناہ کے بعد توبہ کرتا رہے)

۱۹۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

خوش خبری ہے اس شخص کے لیے جس کے نامہ اعمال میں کثرت سے استغفار موجود ہو۔

(۴) جو شخص بد زبان فحش گفتار ہو اسے پابندی سے استغفار پڑھنا چاہیے :

۲۰۔ حدیث شریف میں آیا ہے :

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنی بد زبانی اور فحش کلامی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا : تم استغفار کیوں نہیں کرتے۔ میں تو دن میں سو مرتبہ استغفار کرتا ہوں۔



استغفار کا طریقہ

- (۱) اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کثرت سے پڑھا کرے۔
 (۲) (صدق دل سے معنی کا دھیان کر کے) یا تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ ان کلمات کے ساتھ استغفار پڑھا کرے۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقِیُّوْمُ
 وَ اَتُوْبُ اِلَیْهِ

میں مغفرت چاہتا ہوں اس اللہ سے جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ ہمیشہ زندہ رہنے والا (آسمان و زمین کو) قائم رکھنے والا ہے اور اُسی کے سامنے توبہ کرتا ہوں۔

ف۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ: جو شخص ان کلمات کے ساتھ (صدق دل سے) مغفرت طلب کرے گا اس کی مغفرت کر دی جائے گی اگرچہ وہ میدانِ جہاد سے ہی بھاگا ہو، دوسری روایت میں ہے۔ اگرچہ اس کے گناہ سمندر کے جھاگوں کے مانند (بیشمار) ہوں اور ایک روایت میں تین مرتبہ ہے، دوسری میں پانچ مرتبہ:

(۳) ان الفاظ کے ساتھ بکثرت استغفار کیا کرے:

رَبِّ اغْفِرْ لِّیْ وَ تَبَّ عَلٰی اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اے میرے پروردگار توبہ مجھ بخش دے اور میری توبہ قبول کرے، بے شک توبہ بہت بڑا توبہ قبول کرنے والا ہر مان ہے۔

ف: ایک حدیث میں آیا ہے کہ :-

۱۔ صحابہ کہتے ہیں: ہم رسول اللہ کی زبان مبارک سے ان (مذکورہ بالا) کلمات کو ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ شمار کیا کرتے تھے۔

۲۔ حضرت ربیع بن خثیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنی اچھی بات کہی ہے کہ تم میں سے کسی شخص کو استغفر اللہ و اتوب الیہ نہ کہنا چاہیے کہ ایسا نہ ہو کہ کہیں یہ (کہنا) جھوٹ اور گناہ ہو جائے بلکہ اللھم اغفر لی و توب علی کہنا چاہیے :

مصنف رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں کہ اس طریق پر استغفار (درحقیقت) جھوٹ (اور گناہ) ہوتا ہے جیسا کہ جمائے بعض علماء

۳۔ اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَ اَتُوبُ اِلَیْہِ (میں اس مغفرت طلب کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں) اور اَللھُمَّ اغْفِرْ لی وَ توبْ عَلَی (اے اللہ تو مجھے بخش دے اور میری توبہ قبول فرما) اگرچہ دونوں مجھے قرآن و حدیث میں استغفار اور توبہ کے لیے آئے ہیں اور شرعاً دونوں طرح توبہ و استغفار درست ہے تاہم جیسا کہ ان کے ترجمے ظاہر ہے ان میں نمایاں فرق ہے پہلے جملہ میں اپنے مغفرت طلب کرنے اور توبہ کرنے کی خبر دے رہا ہے۔ خبر اگر واقعہ کے مطابق ہو تو سچی ہوتی ہے اور اگر واقعہ کے خلاف ہو تو جھوٹی ہوتی ہے اسی لیے ہر خبر میں سچ اور جھوٹ دونوں کا امکان ہوتا ہے چنانچہ یہاں بھی اس بات کا امکان ہے کہ یہ محض کسی کو دکھلانے یا سنانے کے لیے کہہ رہا ہو فی حقیقت اللہ سے مغفرت طلب کرنا اور توبہ کرنا مقصود نہ ہو۔ یا صرف زبان سے کہہ رہا ہو اور دل کسی اور طرف لگا ہوا ہو۔ اسی صورت میں یہ کہنا جھوٹ ہوگا اور گناہ بھی اگرچہ یہ صرف امکان ہے ایسا ہونا نہیں برعکس اس کے دوسرے جملہ میں کسی بات کی خبر نہیں دیتا بلکہ کسی گناہ پر خدا کو پکار کر اس سے مغفرت اور توبہ قبول کر لینے کا سوال کرتا ہے۔ انسان جب کسی کو پکار کر کوئی سوال کرتا ہے تو اس کی توجہ اس کی طرف ضرور ہوتی ہے اس لیے پہلے جملہ کی نسبت دوسرے جملہ سے توبہ و استغفار کرنا بہتر ہے۔ یہ تو شرعی حکم ہے باقی اہل باطن اور اولیاء اللہ چونکہ بے حد مشغول ہوتے ہیں ان کے دل ذرا ذرا سی بات پر پکڑ ہوتی ہے اس لیے محض اس احتمال کی بنا پر پہلے جملہ کو جھوٹ اور گناہ کہہ دیا اور دوسرے جملہ سے توبہ و استغفار کی ہدایت فرمائی ہے۔ واللہ اعلم

سمجھ بیٹھے ہیں بلکہ (ریح کے قول کا مطلب یہ ہے کہ) یہ گناہ اس لیے کہ جب (کوئی شخص) غافل اور بے پروا دل کے ساتھ مغفرت طلب کرے گا، اور دل سے مغفرت طلب کرنے کی طرف متوجہ اور مضطرب ہوگا تو بے شک یہ (غفلت اور بے پرواہی) ایک گناہ ہے جس کی سزا (قبولیت دعا سے) محرومی ہے اور یہ (ریح کا قول) ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے کہ ہمارا تو استغفار خود بہت کچھ استغفار کا محتاج ہے (کیونکہ ہم زبان سے تو اَسْتَغْفِرُ اللہَ کہتے ہیں اور دھیان ہمارا کہیں اور ہوتا ہے) لیکن جو شخص (زبان سے) اَقُوْبُ اِلَى اللہ کہتا ہے اور (دل سے) توبہ نہیں کرتا تو اس میں شک نہیں کہ یہ جھوٹ ہوگا۔ (اس لیے کہ واقعہ کے خلاف ہے)

باقی رہی توبہ اور مغفرت کی دعا تو اگر بے توجہی کے ساتھ بھی کرے گا، تب بھی ہو سکتا ہے کہ وہ دعا کی قبولیت کا وقت ہو اور قبول ہو جائے اس لیے کہ (مثلاً مشہور ہے کہ) جو شخص دروازہ کھٹکھٹاتا رہتا ہے کبھی نہ کبھی (دروازہ کھل ہی جاتا ہے اور) وہ اندر داخل ہو ہی جاتا ہے :

۱۔ مصنف علیہ الرحمہ کا استغفر اللہ اور اقوب الیہ میں یہ فرق کرنا کہ بے دل اور بے توجہی کے ساتھ استغفر اللہ کہنا گناہ تو ہے جھوٹ نہیں اور اقوب الیہ جھوٹ ہے کچھ واضح نہیں بلکہ دونوں کلمے یکساں ہیں اور اگر بے دل اور بے توجہی کی صورت میں اقوب الیہ جھوٹ ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسی بے دل اور بے توجہی کی صورت میں استغفر اللہ جھوٹ نہ ہو اور اگر استغفر اللہ بے دل اور بے توجہی کی صورت میں ایک ایسا گناہ ہے جس کی سزا (قبولیت سے) محرومی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ اقوب الیہ کو ایسا گناہ جس کی سزا قبولیت سے محرومی ہو نہ کہا جائے واللہ اعلم اصل بات وہی جو پچھلے صفحہ کے حاشیہ میں عرض کی گئی ہے ۱۲۔

اس حقیقت کی وضاحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اتنی کثرت کے ساتھ استغفار کرنے سے بھی ہوتی ہے کہ آپ ایک ایک مجلس میں سو سو مرتبہ استغفار فرمایا کرتے تھے؛ اس کے برعکس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شخص کے متعلق جس نے ایک مرتبہ یا تین مرتبہ (صدق دل اور توجہ کامل کے ساتھ) اَسْتَغْفِرُ اللہَ وَآتُوْبُ اِلَیْہِ کہا۔ آپ نے قطعی طور پر اس کی مغفرت کا حکم لگا دیا اگرچہ وہ میدان جہاد سے کیوں نہ بھاگا ہو۔

مصنف علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں! لو اب تو (استغفار کے دونوں طریق کی حقیقت تمہارے سامنے بے نقاب کر دی گئی ہے اب جو طریق تمہیں اچھا معلوم ہو اسے اپنے لیے انتخاب کر لو۔ مصنف فرماتے ہیں کہ:

کتاب الزہد میں حضرت لقمان سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت فرمائی کہ تم اپنی زبان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ اَعْفِرْ لِي کاغور بنا لو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی کچھ ایسی ساعتیں بھی ہیں کہ ان میں وہ کسی بھی سائل کے سوال کو رد نہیں فرماتا۔ (دل سے مانگتا ہو یا زبان سے)



اللہ کے ذکر کی فضیلت کا بیان

(۱) حدیث قدسی میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں (جیسا وہ میرے متعلق گمان رکھتا ہے میں ویسا ہوتا ہوں) اور میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں جب وہ میرا ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ اگر وہ اپنے دل میں (تنہائی میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اپنی تنہائی میں اُسے یاد کرتا ہوں اور اگر وہ کسی مجمع میں میرا ذکر کرتا ہے تو میں بھی اس کے مجمع سے بہتر مجمع میں (فرشتوں کے مجمع میں) اس کا ذکر کرتا ہوں۔“

(۲) ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

کیا میں تمہیں وہ عمل نہ بتلاؤں؟ جو تمہارے اعمال میں سب سے بہتر ہے اور تمہارے مالک (پروردگار) کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ ہے اور تمہارے درجات کو سب سے زیادہ بلند کرنے والا ہے اور سونے چاندی کے (اللہ کے) راہ میں خرچ کرنے سے بھی بہتر ہے اور اس سے بھی بہتر ہے کہ تم اپنے دشمن سے (میدان جہاد میں) مقابلہ کرو اور پھر تم ان کی گردنیں

لے لے۔ حدیث قدسی اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کے کسی قول یا فعل کو روایت کریں۔ ۱۲۔ مستحکم

لے اسی لیے بندہ کو اپنے رب اچھا گمان اور خیر کی توقع رکھنی چاہیے۔ اس لیے کہ خود اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے سَبَقَتْ رَحْمَتِي عَلَىٰ غَضَبِي (میری رحمت میرے غضب سے پہلے ہے) ۱۲۔

کاٹو اور وہ تمہاری گردنیں کاٹیں؟ (صحابہ نے عرض کیا) کیوں نہیں یا رسول اللہ ضرور بتلائیے! آپ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل) اللہ کا ذکر ہے :
 (۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :
 کوئی صدقہ (عمل خیر) اللہ کے ذکر سے افضل نہیں ہے ۔
 (۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کے کچھ فرشتے (اس پر مامور) ہیں کہ راستوں میں گھوم پھر کر اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے رہتے ہیں۔ پس جب وہ کسی جماعت کو اللہ جل شانہ کا ذکر کرتے ہوئے پاتے ہیں تو آپس میں ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں کہ آؤ! اپنے مقصود (ذکر اللہ) کی طرف آجاؤ تو سب فرشتے مل کر آسمان دنیا تک ان ذکر کرنے والوں کو اپنے بازوؤں کے سایہ میں لے لیتے ہیں۔ آخر حدیث تک :
 (۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بتلایا جب بھی کوئی جماعت اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے کے لیے بیٹھتی ہے تو فوراً (رحمت کے) فرشتے اُن کو (چاروں طرف سے) گھیر لیتے ہیں اور (اللہ کی) رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے کون

۱۷۵۔ اس لیے کہ تمام بدنی اور مالی عبادتوں کا حاصل ہی اللہ کا ذکر ہے۔ چنانچہ اہم ترین عبادت نماز ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ۔ اَحْبَبُ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِیْ (تم نماز کو قائم کرو میرے ذکر کے لیے) اسی پر اور تمام عبادتوں کو قیاس کر لیجئے ۱۲۔

۱۷۶۔ جب کوئی بھی شخص کسی بڑی حدیث کے قدر ضروری حصہ کو بیان کرے اسے اور باقی حدیث کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ آخر میں الحدیث کہہ دیتا ہے تاکہ ہر شخص کو معلوم ہو جائے کہ حدیث کا باقی حصہ اور بھی ہے ۔ ۱۲۔

اطمینان ان پر پڑنے لگتا ہے اور اللہ تعالیٰ ان (فرشتوں) سے ان ذکر کرنے والوں کا تذکرہ کرتے ہیں جو اس کے پاس (موجود رہتے) ہیں:

(۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی مثال جو اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے اور اس شخص کی جو اپنے پروردگار کا ذکر نہیں کرتا "زندہ" اور "مردے" کی سی مثال ہے:

(۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

ایک صحابی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اسلام کے (موجبِ اجر و ثواب) احکام تو بہت ہو گئے آپ تو مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس کو میں مضبوط پکڑ لوں۔ (اور برابر کرتا رہوں) آپ نے فرمایا: تمہاری زبان برابر اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہنی چاہیے:

(۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

ایک صحابی (معاذ بن جبل) کہتے ہیں کہ آخری بات جس پر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جدا ہوا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے آپ کے دریافت کیا: کونسا عمل اللہ کو سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا (وہ عمل یہ ہے) کہ تمہیں اس حالت میں موت آئے کہ تمہاری زبان اللہ کے ذکر سے تروتازہ ہو:

سے جس شخص کے دل میں اللہ کی یاد اور زبان پر اس کا نام ہے وہ زندہ ہے اور جو شخص ان دونوں سے محروم ہے وہ مردہ ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں جگہ جگہ مومن کو "زندہ" اور کافر کو "میت" مردہ کے نام سے ذکر فرمایا ہے:

(۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

انہی صحابی (معاذ) نے عرض کیا - یا رسول اللہ آپ مجھے (کچھ) وصیت کیجئے
آپ نے فرمایا : اپنے مقدور بھرا اللہ کے تقویٰ (خوف و خشیتہ) کو
اپنے اوپر لازم کر لو اور ہر حجر و شجر کے پاس (یعنی ہر جگہ) اللہ کا ذکر
کیا کرو اور جو بھی کوئی بُرا کام کرے بیٹھو تو فوراً اللہ تعالیٰ کے سامنے اس
سے از سہر نو توبہ کرو۔ پوشیدہ گناہ کی پوشیدہ توبہ، اور علانیہ
گناہ کی علانیہ توبہ :

(۱۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کسی بھی آدمی نے کوئی عمل ایسا نہیں
کیا جو اللہ کے ذکر سے زیادہ اس کو اللہ کے عذاب سے نجات
دلانے والا ہو :

(۱۱) اسی روایت میں آیا ہے کہ :

صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) نہ اللہ کی راہ میں جہاد؟ آپ نے
فرمایا : (ہاں) نہ اللہ کی راہ میں جہاد بجز اس شخص کے جو اپنی تلوار سے
دشمنوں کی گردنیں اس قدر کاٹے کہ وہ ٹوٹ جائے۔ (آخری جملہ آپ
نے تین مرتبہ فرمایا :

(۱۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

اگر ایک آدمی کی گود میں درہم (روپے بھرے) ہوں اور وہ اُن کو (برابر)
تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا آدمی برابر اللہ کا ذکر کر رہا ہو، تو اللہ کا ذکر

کرنے والا اس (درہم تقسیم کرنے والے) سے افضل و اعلیٰ ہوگا :

(۱۱۳) ایک اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم بہشت کے سبزہ زاروں میں گذرا کرو تو سیر ہو کر چر لیا کرو (یعنی ذکر اللہ کی نعمت خوب اچھی طرح حاصل کر لیا کرو)۔ صحابہ نے عرض کیا : بہشت کے باغ کیا ہیں ؟ آپ نے فرمایا : ذکر کے حلقے (مجھے)

(۱۱۴) ایک اور حدیث قدسی میں ہے کہ :

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے : آج تمام اہل محشر کو معلوم ہو جائے گا کہ کرم (عزت و احترام) کے لائق کون لوگ ہیں ؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا گیا : یا رسول اللہ یہ عزت و احترام کے لائق کون لوگ ہیں ؟ آپ نے فرمایا وہ مسجدوں میں ذکر کی مجلسیں (منعقد) کرنے والے (ذاکرین) ہیں :

(۱۱۵) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

ہر آدمی کے دل کی دو کوٹھڑیاں ہوتی ہیں۔ ایک میں فرشتہ (رہتا ہے) اور دوسری میں شیطان۔ پس جب وہ شخص اللہ کے ذکر میں مصروف ہو جاتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب اللہ کا ذکر نہیں کرتا تو شیطان اپنی چونچ اس کے دل میں رکھ دیتا ہے (یعنی اس کے دل پر مسلط ہو جاتا ہے) اور (طرح طرح کے) دوسو سے ڈالتا رہتا ہے :

(۱۱۶) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

جس شخص نے فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کی اور پھر سورج نکلنے تک

(ادیں) بیٹھا ہوا اللہ کا ذکر کرتا رہا۔ پھر دو رکعتیں (اشراق کی) پڑھیں (پھر مسجد سے واپس آیا) تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کی مانند اجر ملے گا، پونے (حج اور عمرہ) کا۔ پونے حج اور عمرہ کا۔ پونے حج اور عمرہ کا:

اسی روایت کے دوسرے الفاظ یہ ہیں: وہ ایک حج اور ایک عمرہ کا اجر لے کر (مسجد سے) واپس ہوگا:

(۱۷) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

(ذکر اللہ سے) غافل لوگوں (کے ماحول) میں اللہ کا ذکر کرنے والا اس مجاہد کی مانند ہے جو (میدان جنگ سے) بھاگنے والوں (کی جماعت) میں ثابت قدم رہا:

(۱۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جو کوئی جماعت کسی بھی مجلس میں جمع ہوئی اور اللہ کا ذکر کئے بغیر وہاں سے منتشر ہو گئی تو یوں سمجھو کہ وہ ایک مردار گدھے کی نقش پر جمع ہوئے تھے اور اسے کھا کر) منتشر ہو گئے اور ان کی یہ مجلس قیامت کے دن اُن کے لیے بڑی حسرت و افسوس کا موجب ہوگی:

(۱۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ:

جو شخص بھی کسی راستہ پر (کسی کام کے لیے) چلا اور اس (اتنا) میں اللہ کا ذکر نہیں کیا تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حیران کا موجب ہو گی اور جو شخص بھی اپنے بستر پر لیٹا اور اس نے اللہ کا ذکر نہیں کیا، تو یہ (غفلت) اس کے لیے حسرت و حیران کا موجب ہوگی:

(۲۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

ایک پہاڑ دوسرے پہاڑ کو اس کا نام لے کر آواز دیتا ہے کہ اے فلاں (پہاڑ) کیا تیرے پاس سے کوئی ایسا آدمی گذر رہا ہے جس نے (گذرتے وقت) اللہ کا ذکر کیا ہو تو جب وہ (جواب میں) کہتا ہے ”ہاں“ تو وہ خوش ہوتا ہے اور اُس کو (مبارکباد دیتا ہے) آخر حدیث تک (۲۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو اللہ کے ذکر کے لیے سوج چاند ستاروں اور سالیوں کی دیکھ بھال رکھتے ہیں اور ہر وقت اور موقعہ کے مناسب اللہ کا ذکر کرتے ہیں :

(۲۲) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(قیامت کے دن) جنت والے کسی چیز پر افسوس نہ کریں گے بجز اس ساعت کے جو ان پر گذر گئی اور اس میں انہوں نے اللہ کا ذکر نہیں کیا ، (کہ کاش اس ساعت میں بھی ہم اللہ کا ذکر کرتے اور اس کا بھی اجر و ثواب پاتے)

(۲۳) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

تم اتنی کثرت سے اللہ کا ذکر کرو کہ لوگ تم کو دیوانہ کہنے لگیں :

(۲۴) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ وہ تجیر (اللہ اکبر) تقدیس (سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوسِ) اور تہلیل (لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ)

غلاموں کو آزاد کر دوں اور اسی طرح میں ان لوگوں کے ساتھ بیٹھوں جو عصر کی نماز کے بعد سے سوُج ڈوبنے تک اللہ کا ذکر کریں یہ مجھ اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں چار غلام (اولادِ اسمعیل کم آزاد کروں :
(۲۸) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) تنہا سفر کرنے والے سبقت لے گئے صحابہ نے عرض کیا (یا رسول اللہ) یہ تنہا سفر کرنے والے کون لوگ ہیں؟ آپ نے فرمایا: کثرت سے اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتیں: اسی روایت کے دوسرے الفاظ میں ہے: "اللہ کے ذکر کے شیدائی۔ یہ اللہ کا ذکر ان کے (گنہوں کے) بوجھ ہلکے کرتا رہتا ہے، چنانچہ وہ قیامت کے دن (اللہ کے دربار میں) ہلکے پھلکے ہو کر آئیں گے :
(۲۹) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یحییٰ بن زکریا (علیہ السلام) کو پانچ باتوں کا حکم دیا کہ وہ خود بھی ان پر عمل کریں اور بنی اسرائیل کو بھی حکم دیں کہ وہ بھی ان پر عمل کریں (راوی نے پوری حدیث بیان کی یہاں تک کہ حضرت یحییٰ نے کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ تم (کثرت سے) اللہ کا ذکر کیا کرو۔ اس لیے کہ اس ذکر کرنے والے کی مثال اس

کثرت سے اور پابندی کے ساتھ ہر حالت میں اللہ کا ذکر کرنے والے گویا زندگی کا سفر اللہ کے ساتھ طے کرتے ہیں اس لیے کہ ہر وقت اسی سے ٹوٹ گئے رہتے ہیں اسی کے ذکر کے شیدائی ہیں، اُنٹے بیٹھے چلتے پھرتے سوتے جاگتے ہر حالت میں اسی کی یاد ان کے دل میں اور نام ان کی زبان پر رہتا ہے ۱۲

شخص کی سی ہے جس کے تعاقب میں دشمن انتہائی تیر و فاری کے ساتھ بھلا ہو اور وہ (شخص بھاگتے بھاگتے) ایک محفوظ قلعے تک پہنچ گیا ہو اور اس میں پناہ گزین ہو کر دشمن سے اپنی جان بچالی ہو، بالکل اسی طرح اللہ کا بندہ (اپنے دشمن) شیطان سے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا اور کسی چیز سے اپنے آپ کو نہیں بچا سکتا :

(۳۰) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا : خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی (سونے کے بجائے) اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا :

(۳۱) ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ :

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک وہ لوگ جن کی زبانیں ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے تر (و تازہ) رہتی ہیں۔ وہ بہتے ہوئے جنت میں جاتے گے :

۱۔ واضح ہو کہ یہ ذکر اللہ جس کے فضائل مذکورہ بالا احادیث میں بیان کئے گئے ہیں، صرف اللہ کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ تمام مسنون اذکار اور دعائیں، تمام قولی اور فعلی عبادتیں اور رکعتیں قرآن و حدیث اور علوم دینیہ کا درس و تدریس و غلط و نصیحت سب اس میں شامل ہیں اور سب سے مقدم اور سب سے فہرست کلام اللہ کی تلاوت ہے کہ وہ تو خود اللہ کا کلام ہے۔ جس کی شان یہ ہے **اَلَّذِي يَذْكُرُ اللّٰهَ قَطَعَ مِنَ الْقُلُوبِ** (مَنْ لَوْ) اللہ کے ذکر (تلاوت کلام اللہ) سے ہی دل مطمئن ہوتے ہیں یہ کتاب بھی انہی اربعہ و اذکار کا مجموعہ ہے اور اسی لیے مرتب کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ پابندی کے ساتھ ان کو پڑھا کریں اور ہم ہلکے پھلکے اور بہتے ہوئے جنت میں جائیں آمین :

اللہ تعالیٰ کے اسماءِ حسنیٰ کا بیان

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ارشاد مبارک فرمایا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے سنانوے نام ہیں جس نے ان کو یاد کیا وہ جنت میں داخل ہوگا: (بخاری و مسلم)



عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلَّهِ تَعَالَى تِسْعَةً وَتَسْعِينَ اسْمًا مِائَةً إِلَّا وَاحِدَةً مَنْ أَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ - هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوسُ السَّلَامُ

الْمُؤْمِنُ	الْمُهَيَّمُنُ	الْعَزِيزُ	الْجَبَّارُ	الْمُتَكَبِّرُ	الْخَالِقُ
الْبَارِئُ	الْمُصَوِّرُ	الْغَفَّارُ	الْقَهَّارُ	الْوَهَّابُ	الرَّزَّاقُ
الْفَتَّاحُ	الْعَلِيمُ	الْقَابِضُ	الْبَاسِطُ	الْخَافِضُ	الرَّافِعُ

الْعَزُزُّ	الْمُذَلُّ	السَّمِيعُ	الْبَصِيرُ	الْحَكَمُ	الْعَدْلُ
اللَّطِيفُ	الْخَبِيرُ	الْعَلِيمُ	الْعَظِيمُ	الْغَفُورُ	الشَّكُورُ
الْعَلِيُّ	الْكَبِيرُ	الْحَفِيفُ	الْمُقِيتُ	الْحَسِيبُ	الْجَلِيلُ
الْكَرِيمُ	الرَّقِيبُ	الْمُجِيبُ	الْوَاسِعُ	الْحَكِيمُ	الْوَدُودُ
الْمُجِيدُ	الْبَاعِثُ	الشَّهِيدُ	الْحَقُّ	الْوَكِيلُ	الْقَوِيُّ
الْمَتِينُ	الْوَلِيُّ	الْحَمِيدُ	الْمُخْصِي	الْمُبْدِي	الْمُعِيدُ
الْمُحْيِي	الْمُمِيتُ	الْحَيُّ	الْقَيُّومُ	الْوَلِيدُ	الْمَاجِدُ
الْوَاحِدُ	الْأَحَدُ	الصَّمَدُ	الْقَادِرُ	الْمُقْتَدِرُ	الْمُقَدِّمُ
الْمُؤَخِّرُ	الْأَوَّلُ	الْآخِرُ	الظَّاهِرُ	الْبَاطِنُ	الْوَالِي
الْمُتَعَالَى	الْبَرُّ	التَّوَابُ	الْمُنْقِمُ	الْعَفْوُ	الرَّؤُوفُ
مَالِكُ الْمُلْكِ		ذُو الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ			
الْغَنِيُّ	الْمُغْنِي	الْمَانِعُ	الضَّارُّ	الشَّافِعُ	النُّورُ
الْهَادِي	الْبَدِيعُ	الْبَاقِي	الْوَارِثُ	الرَّشِيدُ	الصَّبُورُ

چہل احادیث نبوی

جن کے یاد کرنے پر خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جنت کا وعدہ فرمایا :

عَنْ سَلْمَانَ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْأَرْبَعِينَ حَدِيثًا الَّتِي قَالَ مَنْ حَفِظَهَا مِنْ أُمَّتِي
دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَمَا هِيَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ أَنْ
تُؤْمِنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ
وَالنَّبِيِّينَ وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْقَدَرِ خَيْرِهِ وَشَرِّهِ
مِنَ اللَّهِ تَعَالَى وَأَنْ تَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنْ مُحَمَّدًا
رَسُولُ اللَّهِ وَتَقِيْمَ الصَّلَاةَ بِوُضُوْءٍ سَابِغٍ كَامِلٍ لَوْقَتِهَا وَ
تُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَصُومَ رَمَضَانَ وَتُحْجَّ الْبَيْتَ إِنْ كَانَ
لَكَ مَالٌ وَتُصَلِّيَ اثْنَتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ
وَالْوَيْتَرَ لَا تَتْرُكُهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ وَلَا تُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا وَ
لَا تَعُوْذَ وَالِدَيْكَ وَلَا تَأْكُلَ مَالَ الْيَتِيْمِ ظُلْمًا وَلَا تَشْرَبَ
الْخَمْرَ وَلَا تَزْنِ وَلَا تَحْلِفَ بِاللَّهِ كَاذِبًا وَلَا تَشْهَدَ
شَهَادَةَ زُورٍ وَلَا تَعْمَلْ بِالْهَوَى وَلَا تَغْتَبِ أَخَاكَ
الْمُسْلِمَ وَلَا تَقْذِفَ الْمُحَصَّنَةَ وَلَا تَغْلِبَ أَخَاكَ الْمُسْلِمَ
وَلَا تَلْعَبَ وَلَا تَلْعَ مَعَ اللَّاهِيْنَ وَلَا تَقُلَ لِلْقَصِيْرِ

يَا قَصِيرُ تُرِيدُ بِذَلِكَ عَيْبَهُ وَلَا تَسْخَرُ بِأَحَدٍ
 مِنَ النَّاسِ وَلَا تَمْشِ بِالنَّمِيمَةِ بَيْنَ الْأَخْوِيْنَ
 وَاشْكُرِ اللَّهَ تَعَالَى عَلَى نِعْمَتِهِ وَتَصَبَّرْ عَلَى الْبَلَاءِ
 وَالْمُصِيبَةِ وَلَا تَأْمَنْ مِنْ عِقَابِ اللَّهِ وَلَا تَقْطَعْ
 أَقْرَبَاتِكَ وَصَلَّهُمْ وَلَا تَلْعَنَ أَحَدًا مِنْ خَلْقِ اللَّهِ وَ
 أَكْثَرِ مِنَ السَّبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ وَالتَّهْلِيلِ وَلَا تَدْعُ حُضُورَ
 الْجُمُعَةِ وَالْعِيدَيْنِ وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ
 لِيُخْطِئَكَ وَمَا أَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ وَلَا تَدْعُ
 قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَلَى كُلِّ حَالٍ :

(رواه الحافظ ابو القاسم بن عبد الرحمن بن محمد

بن اسحق بن مندة والحافظ ابو الحسن علي بن ابي

القاسم بن بابويه الرازي في الاربعين و

ابن عساكر والرافعي عن سلمان)

ترجمہ : حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 سے عرض کیا کہ وہ چالیس حدیثیں جن کے بارے میں یہ فرمایا ہے کہ جو ان کو یاد کرے جنت میں داخل ہوگا وہ کیا ہیں ؟
 حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔

(۱) اللہ تعالیٰ پر ایمان لانا یعنی اس کی ذات و صفات پر (۲) اور آخرت کے دن پر (۳) اور فرشتوں کے
 وجود پر (۴) اور پہلی کتابوں پر (۵) اور تمام انبیاء علیہم السلام پر (۶) اور مرنے کے بعد دوبارہ زندگی پر (۷) اور تقدیر
 پر کہ بھلا اور برا جو کچھ ہوتا ہے اللہ ہی کی طرف سے ہے (۸) اور گواہی دے تو اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود

نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں (۹) ہر نماز کے وقت کامل وضو کر کے نماز کو قائم کرے (کامل وضو وہ کہلاتی ہے جس میں آداب و مستحبات کی رعایت رکھی گئی ہو اور ہر نماز کے وقت اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ نئی وضو ہر نماز کے لیے کرے اگرچہ پہلے سے وضو ہو اور نماز کے قائم کرنے سے اس کے تمام سنتیں اور مستحبات کا اہتمام کرنا مراد ہے چنانچہ دوسری روایت میں وارد ہے۔ ان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوۃ (یعنی جماعت میں صفوں کا ہموار کرنا کہ کسی قسم کی کجی یا درمیان میں غلامی نہ ہے) یہ بھی نماز قائم کرنے کے مفہوم میں داخل ہے (۱۰) زکوٰۃ ادا کرے (۱۱) اور رمضان کے روزے رکھے (۱۲) اگر مال ہو تو حج کرے یعنی اگر جانے کی قدرت ہو حج بھی کئے چونکہ اکثر مال ہی نافع ہوتا ہے اس لیے اسی کو ذکر فرمادیا اور یہ مقصود ہے کہ حج کے شرائط پائے جاتے ہوں تو حج کرے۔ (۱۳) بارہ رکعات سنت مؤکدہ روزانہ ادا کرے اس کی تفصیل دوسری روایات میں اس طرح آتی ہے کہ صبح سے پہلے دو رکعت نہر سے قبل چار نہر کے بعد دو، مغرب کے بعد دو رکعت عشاء کے بعد دو رکعت (۱۴) اور وتر کو کسی ات میں نہ چھوٹے چونکہ وہ واجب ہے اور اس کا اہتمام سنتوں سے زیادہ ہے اس لیے اس کو تاکید ہی لفظ سے ذکر فرمایا (۱۵) اور اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرے (۱۶) اور والدین کی نافرمانی نہ کرے (۱۷) اور ظلم سے تمیز کا مال نہ کھائے یعنی اگر کسی وجہ سے تمیز کا مال کھا جائے ہو مگر بعض صورتوں میں جتنا ہے تو مضائقہ نہیں، (۱۸) اور شراب نہ پیئے (۱۹) زنا نہ کرے (۲۰) جھوٹی قسم نہ کھائے (۲۱) جھوٹی گواہی نہ دے (۲۲) اور خواہشات نفسانیہ پر عمل نہ کرے (۲۳) مسلمان بھائی کی غیبت نہ کرے (۲۴) پاک عورت کو تمہمت نہ لگائے (اسی طرح پاک مرد کو) (۲۵) اپنے مسلمان بھائی سے کینہ نہ رکھے (۲۶) لہو و لعب میں مشغول نہ ہو (۲۷) تماشائیوں میں شریک نہ ہو (۲۸) کسی پستہ قد کو عیب کی نیت سے ٹھگنا مت کہلانی اگر کوئی عیب دار لفظ ایسا مشہور ہو گیا ہو کہ اس کے کہنے سے نہ عیب سمجھا جاتا ہو نہ عیب کی نیت سے کہا جاتا ہو جیسا کہ کسی کانام بڑھو ٹیپا جواسے تو مضائقہ نہیں لیکن طعن کی غرض سے کسی کو ایسا کہنا جائز نہیں (۲۹) کسی کا مذاق نہ اڑائے (۳۰) نہ مسلمانوں کے درمیان چغلی خری کئے (۳۱) اور ہر حال میں اللہ جل شانہ کی نعمتوں پر اس کا شکر کرے (۳۲) بلا اور مصیبت پر صبر کرے،

(۳۳) اور اللہ کے عذاب سے بے خوف نہ ہو (۳۴) رشتہ داروں سے قطع تعلق نہ کرے (۳۵) بلکہ ان کے ساتھ صلہ رحمی کرے (۳۶) اللہ کی کسی مخلوق کو لغت نہ کرے (۳۷) سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر ان الفاظ کا اکثر دور رکھا کرے (۳۸) جمعہ اور عیدین میں مجلسی نہ چھوڑے (۳۹) اور اس بات کا یقین رکھے کہ جو کچھ تکلیف راحت سمجھے پہنچی وہ تقدیر میں تھی جو ملنے والی نہ تھی اور جو کچھ نہیں پہنچی وہ کسی طرح پہنچنے والا نہ تھا (۴۰) اور کلام اللہ شریعت کی تلاوت کی حالت میں ہی نہ چھوڑے :-

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ جو شخص اس کو یاد کرے اس کو کیا اجر ملے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حق سبحانہ و تقدس اس کا انبیاء اور علماء کے ساتھ حشر فرمادیں گے۔

حق سبحانہ و تعالیٰ ہماری سیات سے درگزر فرما کر اپنے نیک بندوں میں محض اپنے لطف سے شامل فرمائیں تو یہ ان کی شانِ کریمی سے کچھ بھی بعید نہیں پڑھنے والے حضرات سے بڑی ہی لمبا جت کے ساتھ استدعا ہے کہ دعائے خیر سے اس سیکار کی بھی دُکھیری فرمادیں۔ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَتَمُّ وَ اَحْكَمُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِيْبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَآلِهِ وَصَحْبِهِ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰی جَمِيْعِ الْمَلَائِكَةِ وَالْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا وَاَرْزُقْنَا رِضَاكَ وَحَيًّا وَمَيِّتًا
يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ۔ اٰمِيْنَ شَرُّ اٰمِيْنَ۔

مشورہ

مفید

طواف زیارت دسویں تاریخ کو افضل ہے مگر اس وقت بارہویں تاریخ کے غروب آفتاب تا سہ پہر اگر آپ شہرست
 تو آنا ہوں تو دسویں تاریخ کو طواف زیارت ضرور کریں، اگر آپ کے ساتھ عورتیں اور بونہے آدمی ہوں یا آپ خود کمزور ہوں تو اس
 صورت میں اللہ تعالیٰ کی آسان قربانی ہوتی ہے راہیوں کا فائدہ اٹھائیں آپ گیا رہیں تاریخ کو عشا کی نماز منیٰ میں پڑھ کر اپنا ضرورت سے
 زائد سامان جاہ نماز اور لوگوں کے علاوہ ساتھ لے کر طواف زیارت کے لیے جو کمزور آجائیں ایک شخص یا بیش گاہ پر سامان پہنچا کر فوراً
 بیت اللہ شریف آجائے، اطمینان سے طواف زیارت کریں، اگر آپ کے ذمہ سعی ہو تو وہ بھی ادا کریں، بعد فراغت فوراً
 منیٰ آجائیں اس گاہ میں تقریباً آپ کی ساری رات ہی صرف ہو جائے گی فجر کی نماز پڑھ کر منیٰ میں آجائیں بارہویں تاریخ کو
 بعد عصر منکریاں مار کر اطمینان کے ساتھ واپس مکہ مکرمہ آجائیں، رات کو طواف زیارت کرنے میں جو کمزور ہوگا آسانی ہوگی تمام
 سامان پر بیش ہو، پہنچ جائے گا تقریباً تین میل کا سفر ہے اگر محبت ہو تو واپس پیدل آجائیں راستہ میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے
 کرتے رہیں دوبارہ پھر بطور یاد دہانی اور عمدہ دی کے عوض بنے اس کو خوب یاد رکھیں دس گیاہ اور بارہ مینوں یا جم میں لنگریاں خود
 بعد عصر پائیں اور عورتوں سے دس اور گیاہ کو بعد مغرب اور بارہ کو بعد عصر خود اپنے ساتھ لے جا کر لنگریاں مواتین عورتوں کی طرف سے
 قطعاً خود لنگریاں نہ پائیں سوائے معذور شخص کے جو کمزور ہو کر نماز پڑھ سکتا ہو اور حجرات تک پیدل یا سوار ہو کر آنے میں سخت
 تکلیف کا اندیشہ ہو، اس کے علاوہ کسی کی طرف سے لنگریاں ماری جائیں تو ادا نہ ہوں گی، نفعیہ واجب ہوگا، نوال کے وقت حجوم میں حج
 و لنگریاں لے جاتے ہیں وہ حجوم میں پھنس جاتے ہیں اور کئی کمزور لوگ انتقال کر جاتے ہیں اس لیے احتیاط بہتر ہے اسی طرح قربانی بھی
 دسویں تاریخ کو افضل ہے اگر آپ مسوین تاریخ کو لنگریوں سے بعد عصر فاسخ ہوں تو بعد عصر ہی قربان گاہ جا کر قربانی کر لیں اس
 وقت بکل حجوم نہ ہوگا اور آسانی سے قربانی ہوگی اور اگر دسویں تاریخ کو نہ کر سکیں تو گیاہ تاریخ کو بعد ظہر قربان گاہ جائیں فجر کے
 وقت بہت ہی حجوم ہوتا ہے

قرآن وحدیث سے ماخوذ
مستند دُعاؤں کی مشہور و معروف کتاب

مُنَاجَاتِ مَقْبُولِ کابل علی

مترجم عربی اردو

حصہ منظوم، شجرہ و ضرب البحر غیرہ

تالیف

حکیم الامتہ مجدد الملت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

ادارۂ اسلامیات

۱۹۰ - انارکلی، لاہور

لَقَدْ كَانَ زَيْدٌ كَذِبًا
 فِي سَبِّهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا
 وَاللَّهُ عَلِيمٌ

اُسُوۃُ رُسُوْلٍ اَكْرَم

حدیث کی مستند کتابوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شاملِ فضائل کو جمع کر کے انسانی زندگی کے ہر پہلو، ہر شعبہ اور مرحلہ کے متعلق ہدایت پیش کی گئی ہے جن سے اتباعِ سنت اور اطاعتِ رسول کا صحیح مفہوم متعین ہو سکا۔

مؤلف

حضرت عارف باللہ ڈاکٹر محمد عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مجاز بیعت

حکیم الامتہ مجدد الملتہ حضرت مولانا شاہ محمد اشرف علی تھانوی مدظلہ

اَدَاۃُ اِسْلَامِیۃِ

۱۹۰- انارکلی ○ لاہور ۲



اِدارۃ اہل سنت اِکسپریس

لاہور — دینا ناٹھ مینشن، مال روڈ، لاہور

فون ۳۲۳۳۱۲-۳۲۳۴۸۵-۴۲۲-۴۲۲ فیکس

لاہور — ۱۹۰، انارکلی، لاہور، پاکستان

فون — ۴۲۳۳۹۹۱ - ۴۳۵۳۲۵۵

کراچی — موہن روڈ

چوک اُردو بازار، کراچی فون ۴۲۲۴۰۱

E mail: idara@brain.net.pk